یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.



سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان





۷۸۶
۹۲-۱۱۰
یا صاحب الزماں ادرکنی

DvD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

عربی لغات کا سب سے بڑا ذخیرہ

لغات الحدیث

عربی - اُردو

مُؤلف

علامہ وحیدُ الزّمان

اس عظیمُ الشان کتاب کی مدد سے عربی زبان کے تمام الفاظ کی دریافت کیساتھ ساتھ جُملہ احادیثِ اہلِ سُنّت و امامیہ اور آثارِ صحابہؓ پر بھی بخوبی عبُور حاصِل کیا جا سکتا ہے

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ش

لُغاتُ الحَدیث

تالیف

حضرت علّامہ وحید الزّماں رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات و سعی مالا کلام

باھتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب، آرام باغ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتاب الشین المعجمة

شین حروف تہجی میں سے تیرہواں حرف ہے اور سریانی اور عبرانی میں اس کا معنی دانت ہے اور اس کا عدد حساب جمل میں ۳۰۰ ہے اور کبھی یہ حرف کاف خطاب مؤنث سے بدلا جاتا ہے۔ بنی اسد اور بنی ربیعہ عرب کے قبیلے یوں ہی بولتے ہیں۔ اَکْرَمْتُكِ کو اَکْرَمْتُشِ کہتے ہیں اور کبھی وقف کے طور پر اخیر میں لاتے ہیں جیسے عَلَیْکِش اور اَکْرَمْتُکِش اس کو شین کشکشہ کہتے ہیں مگر ضمیر مذکر کے آخر میں اس کا استعمال نادر ہے۔

باب الشین مع الھمزة

شَأْ: امر ہے شَاءَ سے اور بکری یا گدھے کو ڈانٹنے کے لئے بھی بولتے ہیں جیسے شَأْ شَأْ کہکر اونٹ کو ڈانٹتے ہیں۔

شَآبِیب: جمع ہے شُؤْبُوْب کی یعنی ایک دفعہ کی برسات۔

تَمْرِیْهِ الْجَنُوْبُ دِرَرَاهَا ضِیْبِهٖ وَ دُفَعَ شَآبِیْبِهٖ: اتر کی ہوا اس کی بارشوں کے دودھ بہاتی ہے (اس کی برساتوں کی جھڑیوں کو۔

اَفَاضَ عَلَیْهِ شَآبِیْبَ الْغُفْرَانِ: اس پر مغفرت اور بخشش کے مینہ برسائے۔

شَأْزٌ: جماع کرنا۔

شَأَزٌ اور شُؤُوْزٌ: غلیظ ہونا، بلند ہونا، سخت بے قرار ہونا۔

اِشْآزٌ: بے قرار کرنا، گھبرا دینا۔

اَوَجَعٌ یُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَی الدُّنْیَا: (معاویہ اپنے ماموں ابو ہاشم بن عتبہ کے پاس گئے وہ زخمی تھے مرنے کے قریب رو رہے تھے۔ معاویہ نے کہا کیا کوئی درد ہے جو تم کو بے قرار کر رہا ہے یا دنیا کی حرص ہے (اس کی جدائی پر روتے ہو) نہایہ میں ہے کہ شَأَزٌ کہتے ہیں غلیظ پتھریلے مقام کو۔

شَأْسٌ: سخت ہونا۔

شَئِسٌ اور شَأْسٌ سخت اس کی جمع شَئِیْسٌ اور شُؤُوْسٌ ہے۔

شَأْشَأَةٌ: اونٹ یا بکری یا گدھے کو شَأْ شَأْ یا شُؤْ شُؤْ کہہ کر ڈانٹنا۔

قَالَ لِبَعِیْرِهٖ شَأْ شَأْ لَعَنَكَ اللّٰهُ: ایک انصاری مرد نے اپنے اونٹ کو کہا شَأْ شَأْ اللہ کی پھٹکار تجھ پر (ایک روایت میں سَأْ سَأْ ہے سین مہملہ سے، معنی وہی ہیں)۔

شَأْفٌ: پاؤں کا پھوڑا نکلنا (یہ پھوڑا پاؤں میں

نیچے کی طرف نکلتا ہے اگر اس کو داغ دیں تو اچھا ہو جاتا ہے، کاٹیں تو آدمی مر جاتا ہے)۔

شَأْفٌ اور **شَأْفَةٌ** : دشمنی رکھنا بدنظر سے ڈرنا۔

شَأْفُ الْأَصَابِعِ : ناخون کے گرد پھٹ جانا۔

شُئِفَ الرَّجُلُ : ڈر گیا، گھبرا گیا۔

خَرَجَتْ بِآدَمَ شَأْفَةٌ فِي رِجْلِهِ : آدم کے پاؤں میں ایک پھوڑا نکلا۔

اِسْتَأْصَلَ اللّٰهُ شَأْفَتَهُ : اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے (لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ اس کا پھوڑا دور ہو جائے اور مطلب یہ ہے کہ وہ خود فنا ہو جائے، جڑ سے اُکھڑ جائے)۔

لَقَدِ اسْتَأْصَلْنَا شَأْفَتَهُمْ (حضرت علیؓ سے آپ کے ساتھیوں نے کہا) ہم نے تو خارجیوں کا شافہ میٹ دیا (یعنے ان کو بالکل تمام کر دیا سب کو مار ڈالا)۔

مَنْ حَمَلَ شِيَافَةً : اسکے معنی معلوم نہیں ہوئے بعضے نسخوں میں **شَيْئًا قَذِرًا** ہے اور یہی ٹھیک ہے یعنے جو پلید چیز اٹھائے۔

تَشَأَّمَ : نحوست لانا۔

تَشْئِيمٌ : شام کے ملک کی طرف چلا دینا۔

مُشَاءَمَةٌ : بائیں طرف لے جانا۔

إِشْآمٌ : شام کے ملک میں آنا۔

تَشَاؤُمٌ : بائیں طرف جانا، شام کی طرف منسوب ہونا، نحوست لینا (شام ایک ملک ہے جو کعبہ سے بائیں طرف ہے جیسے یمن داہنی طرف بعضوں نے کہا شام بن نوح وہاں جا کر رہے تھے بعضوں نے کہا اس لئے کہ اس کی زمین کہیں سفید ہے کہیں سرخ کہیں سیاہ۔

شُؤْمٌ : برکت کی ضد یعنے نحوست۔

شِيمَةٌ : خصلت، طبیعت، عادت جیسے شِيمَةٌ ہو۔

مَشْئُومٌ : منحوس جیسے **أَشْأَمُ** بہت منحوس۔

حَتّٰى تَكُونُوا كَأَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ : تم اپنے تئیں اچھے اخلاق اور عادات اور لباس سے آراستہ کرو جیسے خال پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے اس طرح تم پر نظر پڑے۔

حَتّٰى عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِشَامَةٍ : یہاں تک کہ ان کی بہن نے ایک خال (تل) دیکھ کر ان کو پہچانا ورنہ زخموں کی وجہ سے شناخت نہیں ہوتی تھی۔

إِذَا نَشَأَتْ بَحْرِيَّةً ثُمَّ تَشَاءَمَتْ فَتِلْكَ عَيْنٌ غُدَيْقَةٌ : جب سمندر کی طرف سے ایک ابر اٹھے پھر شام کی طرف جائے تو وہ ایک چشمہ ہے بھرپور (یعنے خوب برسے گا)۔

أَشْأَمَ اور **شَاءَمَ** : شام میں گیا جیسے **أَيْمَنَ** اور **يَامَنَ** یمن میں گیا۔

لَا يَأْتِي خَيْرُهَا إِلَّا مِنْ جَانِبِهَا الْأَشْأَمِ : اونٹ کی بہتری بائیں طرف سے ہی آتی ہے (بہتری سے مراد یہ ہے کہ اس کا دودھ بائیں طرف سے ہی دوہا جاتا ہے اور بائیں طرف سے ہی اس پر سواری کی جاتی ہے)۔ بائیں ہاتھ کو **شُؤْمٰی** کہتے ہیں جو **أَشْأَمُ** کا مونث ہے۔

فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ وَأَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ : پر وہ داہنے اور بائیں دیکھے گا وہی اعمال دیکھے گا جو اس نے آگے بھیجے۔

أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ : بائیں طرف والے۔

نَوْمَةُ الْغَدَاةِ مَشْؤُومَةٌ : صبح کو سونا یا صبح کی نماز کے بعد سونا منحوس ہے (اس سے بیماری اور مفلسی پیدا ہوتی ہے اور ناتوانی، میں اس کا تجربہ کر چکا ہوں صبح سویرے بیدار ہونا اور فجر کی نماز اول وقت ادا کرنا اور طلوع آفتاب تک ذکر اور عبادت الٰہی میں گزارنا تمام خوبیوں

بھلائیوں کی کنجی ہے جو اس سے محروم رہا اس کو نحوست گھیر لے گی۔

یَوْمٌ یَتَشَاءَمُ بِهِ الْاِسْلَامُ یَوْمُ عَاشُوْرَاءَ جس دن سے اسلام نحوست لیتا ہے وہ عاشورے کا دن ہے (اسی دن امام حسینؑ مع ہمراہیان کربلا میں شہید ہوئے)۔

اَلشُّؤْمُ لِلْمُسَافِرِ فِیْ خَمْسَةٍ: مسافر کو پانچ چیزوں میں نحوست ہوتی ہے۔

اَلشُّؤْمُ فِی الْمَرْاَۃِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ وَالْخَادِمِ: نحوست عورت اور گھوڑے اور گھر اور خادم میں ہوتی ہے (یعنی اگر نحوست کوئی چیز ہو تو ان چیزوں میں ہوگی۔ بعضوں نے کہا عورت کی نحوست یہ ہے کہ زبان دراز، شریر اور بدکار ہو، گھوڑے کی نحوست یہ ہو کہ منہ زور اور شریر ہو، گھر کی نحوست یہ ہے کہ تنگ تاریک ہو اس میں تازی ہوا کا گذر نہ ہوتا ہو، مسجد سے دور ہو، اذان اور اقامت کی آواز وہاں تک نہ آتی ہو اس کے ہمسائے برے لوگ ہوں، خادم کی نحوست یہ ہے کہ بد اطوار اپنے کاموں سے غافل، چور اور مکار اور شریر ہو)۔

شَاْنٌ: قصد کرنا، اچھا کام کرنا، آزمانا، بگاڑنا، خبر لینا، بڑا کام بڑا حال بڑا مرتبہ، طبیعت خلق عادت، آنسوؤں کی نالی جو آنکھ میں ہے۔

ضَمِیْرُ الشَّانِ: وہ ضمیر جو جملہ کے شروع میں آتی ہے اور جملہ اس کی تفسیر واقع ہوتا ہے جیسے قُلْ ہو اللہ احد میں ہو ضمیر شان ہے۔ **شُئُوْنٌ** اور **شِئَانٌ** اس کی جمع ہے۔

لَكَانَ لِیْ وَلَهَا شَاْنٌ: اگر لعان کا حکم نہ اترتا تو میں اس عورت کے ساتھ کچھ کرتا (یعنے اس پر زنا کی حد قائم کرتا کیونکہ اس کا بچہ اس شخص کی شکل پر پیدا ہوا جس سے وہ متہم ہوئی تھی)۔

وَالشَّانُ اِذْ ذَاكَ دُوْنٌ، اس وقت حالت بہت اتری ہوئی تھی یعنے مفلسی تھی۔

ثُمَّ شَاْنَكَ بِاَعْلَاهَا: (عورت جب حائضہ ہو تو اس کی فرج پر کپڑا ڈال دے پھر اس کے اوپر کے جسم سے جو تیرا جی چاہے وہ کر (یعنے فرج کے سوا باقی جسم سے مزہ لے سکتا ہے) بعضوں نے **شَاْنُكَ** برفع نون پڑھا ہے اس صورت میں **شَاْنُكَ** مبتدا ہوگا اور خبر محذوف ہے یعنے **مُبَاحٌ** درست ہے۔

حَتّٰی تُبْلِغَ بِهٖ شُئُوْنَ رَاْسِهَا: یہاں تک کہ پانی سر کے رستوں اور مانگوں میں پہنچا دے۔

لَمَّا انْهَزَمْنَا رَكِبْتُ شَاْنًا مِنْ قَصَبٍ فَاِذَا الْحَسَنُ عَلٰی شَاطِئِ دَجْلَةَ فَاَدْنَیْتُ الشَّانَ فَحَمَلْتُهٗ مَعِیْ: جب ہم کو شکست ہوئی تو میں بانس کے ایک شان پر سوار ہو گیا دیکھتا ہوں کہ حسن دجلہ کے کنارے ہیں میں نے شان کو نزدیک کیا ان کو اپنے ساتھ سوار کر لیا۔

اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِیْ هٰذَا الشَّانِ: تمام دنیا کے لوگ اس بات میں یعنے امامت کبریٰ اور خلافت میں قریش کے تابع ہیں (مطلب یہ ہے کہ خلافت نبوی ہمیشہ قریش ہی میں رہے گی اور غیر قرشی خلیفہ یا امام نہیں ہو سکتا۔ اس پر صحابہ کا اجماع ہو چکا ہے اور جو لوگ غیر قرشی کو خلیفہ یا امام سمجھیں یا بنائیں وہ خدا و رسول اور اجماع امت کے مخالف ہیں)۔

كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ، پروردگار عالم ہر روز ایک کام میں ہے (کسی کو چڑھاتا ہے کسی کو گراتا ہے کسی کو بخش دیتا ہے کسی کو سزا دیتا ہے اس کا کوئی دن خالی نہیں گذرتا یہ آیت یہود کے رد میں اتری جو کہتے تھے اللہ تعالیٰ ہفتہ کے دن کوئی کام نہیں کرتا۔

اَصْلِحْ لِیْ شَانِیْ کُلَّهٗ : میرے سب کام بنادے (درست کردے)۔

مَا شَانُ النَّاسِ : لوگوں کو کیا ہوا ہے (جو گھبراہٹ میں کھڑے ہوئے ہیں (یعنے سورج گہن کے وقت)۔

کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ فَهُوَ فِیْ شُئُوْنٍ یُبْدِیْهَا لَا یَبْتَدِیْهَا : (عبداللہ بن طاہر امیر نے حسن بن نفضل سے پوچھا یہ آیت کُلَّ یَوْمٍ فِیْ شَاْنٍ کا کیا مطلب ہے۔ بظاہر تو یہ اس صحیح حدیث کے برخلاف ہے جفّ القلم بما هو کائن الی یوم القیامۃ یعنے قیامت تک جو ہونے والا ہے اس کو اللہ تعالیٰ سب لکھ چکا ہے اور قلم اس کو لکھ کر سوکھ گیا ہے حسن نے کہا کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے لوح محفوظ میں لکھا تھا اس کو روز بروز ظاہر کرتا جاتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو روز بروز نئی نئی باتیں سوجھتی ہیں جن کا پہلے سے قصد نہ تھا (جیسے بعضے گمراہ فرقوں کا اعتقاد ہے وہ بدا کو اللہ کے لئے تجویز کرتے ہیں (یعنی نئی بات سوجھنے کو معاذاللہ)۔

لَفِیْ شَاْنٍ : وہ تو ایک شان رکھتا ہے یعنے عزت میں۔

شَانَانِ : سر کی دو رگیں جو ابرو پر اتری ہیں۔

مَاءُ الشُّئُوْنِ : آنسو۔

اِشْاَنْ شَانَكَ : جو تو اچھا سمجھے وہ کر۔

شَاَنَ فُلَانٌ بَعْدَكَ : وہ تمہارے بعد بڑی شان والا ہوگیا۔

مَا شَاَنْتُ شَانَهٗ : میں نے اس کی کوئی خبر نہ لی یا اس کی فکر نہ کی۔

شُئُوْنٌ : حضرات صوفیہ کے نزدیک اشیا کی اجمالی صورتیں مرتبہ تعین اول یعنی واحدیت میں اور دوسرے تعین میں ان کو اعیان ثابتہ کہتے ہیں تیسرے تعین میں اعیان خارجیہ۔

شَاْوٌ : آگے بڑھ جانا قدم اور حد اور غایت اور مسافت۔

فَطَلَبْتُهٗ اَرْفَعُ فَرَسِیْ شَاْوًا وَاَسِیْرُ شَاْوًا : میں آپ کو ڈھونڈنے کے لئے نکلا کبھی گھوڑے کو تیز چلاتا، کبھی دھیمی چال سے۔

تَرَکْتُمَا سُنَّتَهُمَا شَاْوًا بَعِیْدًا : (ابن عباس نے خالد بن صفوان سے کہا جو عبداللہ بن زبیر کے مصاحب تھے) تم دونوں نے تو ابوبکر اور عمر کے طریق کو بہت دور چھوڑ دیا (یعنے تم ان کے طریق پر بالکل نہیں رہے)۔

هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِیْ لَمْ یَجْتَمِعْ شَوَیٰ رَاْسِهٖ : یہ لڑکا جس کے سر کی مانگیں ابھی اکٹھا نہیں ہوتیں۔

باب الشین مع الباء

شَبٌّ یا شُبُوْبٌ : سلگانا روشن کرنا، روشن ہونا بلند ہونا، بڑھنا۔

شَبَابٌ اور شَبِیْبَةٌ : جوان ہونا۔

شِبَابٌ اور شَبِیْبٌ اور شُبُوْبٌ : ہاتھ اٹھانا خوش ہونا، کھیلنا کودنا، بڑھانا، ظاہر کرنا۔

تَشْبِیْبٌ : جوانی کے حالات بیان کرنا، عیش و نشاط کا تذکرہ کرنا، کسی عورت کے اوصاف بیان کرنا اس کی محبت کا کنایہ کرنا۔

اِنَّهٗ اِئْتَزَرَ بِبُرْدَةٍ سَوْدَاءَ فَجَعَلَ سَوَادُهَا یَشُبُّ بَیَاضَهٗ وَجَعَلَ بَیَاضُهٗ یَشُبُّ سَوَادَهَا : آنحضرتؐ نے ایک سیاہ رنگ کی ازار پہنی تو اس کی سیاہی آپ کی سپیدی کو چمکا دیتی اور آپ کی سپیدی اس کی سیاہی کو زیب دے رہی

ایک روایت میں یوں ہے: إِنَّهُ لَبِسَ مِدْرَعَةً
سَوْدَاءَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا أَحْسَنَهَا عَلَيْكَ
يَشُبُّ سَوَادُهَا بَيَاضَكَ وَبَيَاضُكَ سَوَادَهَا
آنحضرتؐ نے ایک کالا کُرتہ پہنا تو حضرت عائشہ کہنے
لگیں یہ کُرتہ آپ کو کیسا زیب دیتا ہے (کتنا بھلا معلوم
ہوتا ہے) اس کی سیاہی آپ کی سفیدی کو نمودار کر رہی
ہے اور آپ کی سفیدی اس کی سیاہی کو (ایک دوسرے
کو زیب دے رہی ہے) عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ
مَشْبُوبٌ: جب کوئی مرد سفید رو سیہ بال والا ہو یہ
شَبَّ النَّارُ سے نکلا ہے یعنے آگ کو روشن کیا
وہ چمکنے لگی۔

إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَفْعَلِيهِ (جب
ابو سلمہ مر گئے تو ان کی بی بی حضرت ام سلمہؓ نے سوگ
کے دنوں میں منہ پر ایلوا لگایا آپ نے فرمایا) ایلوا
منہ کو خوش رنگ کرتا ہے تو (عدت میں) اس کو
مت لگا۔

فِي الْجَوَاهِرِ الَّتِي جَاءَتْهُ مِنْ فَتْحِ نَهَاوَنْدَ
يَشُبُّ بَعْضُهَا بَعْضًا: حضرت عمرؓ نے ان جواہرات کے
باب میں جو نہاوند؎ سے فتح ہو کر آئے تھے اور ایک دوسرے کو رونق
(حسن) دے رہے تھے۔

إِلَى الْأَقْيَالِ الْعَبَاهِلَةِ وَالْأَرْوَاعِ الْمَشَابِيبِ
(روئی بادشاہوں اور اچھے خوبصورت خوش رنگ
سرداروں کی طرف۔

لَمَّا بَرَزَ عُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَالْوَلِيدُ بَرَزَ
إِلَيْهِمْ شَبَبَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: جب (جنگ بدر
میں) عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ کافروں کی طرف
سے جنگ کے لئے نکلے تو ان سے مقابلہ کرنے کو چند

؎ ایک شہر کا نام ہے ملک فارس میں ۱۲

انصاری نوجوان نکلے (بعضوں نے غلطی سے شَبَبَةٌ
کو سِتَّةٌ پڑھا ہے یعنے چھ انصاری نکلے یہ صحیح نہیں ہے)
كُنْتُ أَنَا وَابْنُ الزُّبَيْرِ فِي شَبَبَةٍ: میں
اور عبداللہ بن زبیر جوان لوگوں میں سے تھے۔

شَابٌّ: جوان (اس کی جمع شَبَابٌ اور شَبَبَةٌ
اور شُبَّانٌ آئی ہے)۔

تَجُوزُ شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ عَلَى الْكِبَارِ
يُسْتَشَبُّونَ: بچوں کی گواہی بڑے بوڑھوں پر
درست ہے جب بڑے ہو کر گواہی دیں مگر تحمل شہادت
انہوں نے بچپنے میں کیا ہو۔

إِسْتَشِبُّوا عَلَى أَسْوُقِكُمْ فِي الْبَوْلِ: اپنی
پنڈلیوں پر (اُکڑوں) پیشاب کرتے وقت زور دو
جلدی میں بیٹھا کرو (یہ نہیں کہ زمین پر پالتی مار کر
بیٹھ جاؤ بلکہ اُکڑوں بیٹھو جیسے کوئی جلدی کی حالت
میں کرتا ہے)۔

فَلَمَّا سَمِعَ حَسَّانُ شِعْرَ الْهَاتِفِ شَبَّبَ
يُجَاوِبُهُ: جب حسان نے ہاتف کے شعر
سنے تو انہوں نے بھی شعر کہنا شروع کر دیا اس
کو جواب دینے لگے۔

إِنَّهُ كَانَ يُشَبِّبُ بِلَيْلَى بِنْتِ الْجُودِيِّ
فِي شِعْرِهِ: وہ اپنے شعروں میں لیلیٰ جودی کی
بیٹی سے تشبیب کرتے (شروع میں اس کے خط و خال
اور حسن اور اپنی محبت کا بیان کرتے)۔

إِنَّهَا دَعَتْ بِمِرْكَنٍ وَشَبٍّ يَمَانٍ:
انہوں نے ایک کونڈا اور پھٹکری منگوائی۔

فَشَبَّبَ: انہوں نے تشبیب کی۔

أَنْ تَشِبُّوا وَلَا تَهْرَمُوا: تم جوان رہو
اور بوڑھے نہ ہو۔

أَشَبُّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدُهُمْ: سب لوگوں

میں کم سن اور طاقتور۔

وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ : میں جوان آدمی ہوں اور مضبوط، اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرسکتا ہوں، مجھ کو یہ بھی ڈر ہے اگر بی بی کے پاس رہوں تو کہیں اس سے صحبت نہ کر بیٹھوں۔

وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ : ہم سب جوان عمر میں ایک دوسرے کے قریب تھے۔

یَامَعْشَرَ الشَّبَابِ : اے جوان لوگو (یہ جمع ہے شَابٌّ کی بروزن فَعَالٌ اور اس وزن پر اور کوئی جمع نہیں آئی ہے۔ مجمع البحار میں ہے جوان وہ ہے جو تیس برس تک پہنچا ہو)۔

سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ : امام حسن اور امام حسین علیہما السلام ان سب جوانوں کے سردار ہوں گے جو بہشت میں جائیں گے۔

یَھْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَیَشِبُّ فِیْہِ اثْنَتَانِ : آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور دو خصلتیں اس کی جوان ہوتی جاتی ہیں (مال کی حرص اور طول عمر کی خواہش)۔

اِبْنُ ثَلٰثِیْنَ سَنَۃً یُسَمّٰی شَابًّا : تیس برس کے آدمی کو جوان کہیں گے (چالیس تک پھر اس کے بعد کہل ہے ساٹھ تک پھر شیخ ہے اسّی تک پھر ہرم ہے موت تک۔

شِبِتٌّ : سویا۔

شَبَثٌ : لٹکنا متعلق ہونا جیسے تَشَبُّثٌ ہے۔

شِبْثَاثٌ : دوزخ کا آنکڑا جیسے شَبُّوْثٌ ہے۔

شِبِثٌ : ایک بھاجی ہے۔

شَبَثٌ : مکڑی ایک قسم کا کیڑا جس کے بہت پاؤں ہوتے ہیں۔ (گنجائی)۔

اَلزُّبَیْرُ ضَرِسٌ ضَبِسٌ شَبِثٌ : (حضرت عمرؓ نے کہا) زبیر سخت آدمی ہیں بدخلق پیچھے پڑ جانے والے۔

شُبَیْثٌ : ایک پانی کا نام ہے اسی کی طرف دَارَۃُ شُبَیْثٍ منسوب ہے۔

شُنْبُثَۃٌ : علاقہ۔

مَسْجِدُ شَبَثِ بْنِ رِبْعِیٍّ : شبث بن ربعی کی مسجد یہ ایک تابعی ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ یہ مسجد امام حسینؑ کے قتل کی خوشی میں بنائی گئی تھی مگر مجھ کو اس کی دلیل معلوم نہیں ہوئی)۔

اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَنْبِئْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ : اسلام کے مسائل بہت ہو گئے میں کہاں تک سیکھوں اور ان پر عمل کروں) مجھ کو کوئی ایسی مختصر بات بتلا دیجئے جس کو میں لئے رہوں (بس اس پر عمل کرنا کافی ہو میری نجات ہو جائے) فرمایا اللہ کی یاد ہر وقت اپنی زبان اس کی یاد سے تازہ رکھ۔

شَبَجٌ : اونچا دروازہ، شَبَجَۃٌ اس کا مفرد

اَشْبَجَ الْبَابَ : دروازہ پھیر دیا۔

شَبْحٌ : چیرنا، میخیں لگا کر کھینچنا، پھیلانا، مشابہ ہونا، دراز ہونا۔

شَبَحٌ : اونچا دروازہ، جسم، بدن۔

شَبَاحَۃٌ : چوڑا ہونا۔

تَشْبِیْحٌ : چوڑا کرنا، ایک کو دو دیکھنا بوڑھا ہو کر۔

کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَشْبُوْحَ الذِّرَاعَیْنِ : آنحضرتؐ کی بانہیں لمبی یا چوڑی تھیں، ایک روایت میں شَبْحَ الذِّرَاعَیْنِ ہے معنی وہی ہے۔

شَبْحٌ یا شَبَحٌ : جو چیز آنکھ سے دکھائی دے اس کی جمع اَشْبَاحٌ اور شُبُوْحٌ

شَبْحَانٌ : لمبا۔

شَبْحَةٌ: ایک بار اصل میں **شَبْحٌ** کے معنی میخیں گاڑ کر کسی چیز کا کھینچنا جیسے چمڑا یا رسّی عرب لوگ کہتے ہیں؛

شَبَحْتُ الْعُوْدَ: میں نے لکڑی کو تراشا اس کو چوڑا کرنے کے لئے۔

شَبَحَ الدَّاعِيْ: دعا کرنے والے نے (دُعا کے لئے اپنے ہاتھ لمبے کئے)۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِبِلَالٍ وَقَدْ شُبِحَ فِي الرَّمْضَاءِ: حضرت ابوبکرؓ بلال پر سے گذرے وہ گرم جلتی ریتی میں لٹا دیئے گئے تھے تکلیف دینے کے لئے (ان کا مالک جو ایک کافر تھا اُن سے کہتا تھا اسلام سے پھر جاؤ وہ نہیں پھرتے تھے تو مردود ان کو ایسی سخت تکلیف دیتا گرم ریتی پر لٹاتا اوپر سے گرم پتھر ان کے سینے پر رکھتا، وہ احد احد کہکر اللہ کو یاد کرتے آخر اللہ مالک نے ان پر رحم کیا حضرت ابوبکرؓ نے اپنا بیش قیمت غلام دے کر اُن کو خرید لیا اور خریدنے کے بعد آزاد کر دیا خاک پڑے اُن بے وقوفوں کی عقل پر جو ایسے بزرگوں پر بدگمانی کرتے ہیں جنہوں نے اپنا مال، اپنی جان اپنی عزت سب اللہ اور اس کے رسول پر سے تصدق کی اگر یہی لوگ سچے مسلمان نہ ہوں تو پھر دنیا میں کوئی مسلمان نہیں)۔

خُذُوْهُ فَاشْبِحُوْهُ: (دجّال اپنے لوگوں سے کہے گا) اس کو پکڑو اس کو لمبا کرو مارنے کے لئے ایک روایت میں **فَشُجُّوْهُ** ہے یعنے اسکے سر پر زخم لگاؤ اس کا سر توڑو۔

فَنَزَعَ سَقْفَ بَيْتِيْ شَبْحَةً شَبْحَةً: اس نے میرے گھر کی چھت ایک ایک لکڑی کر کے کھول ڈالی۔

خَلَقَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا وَّعِتْرَتَهٗ اَشْبَاحَ نُوْرٍ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ قُلْتُ وَمَا الْاَشْبَاحُ قَالَ ظِلُّ النُّوْرِ اَبْدَانٌ نُوْرَانِيَّةٌ بَلْ اَرْوَاحٌ: اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے نور کی تصویریں اپنے سامنے پیدا کیں، میں نے عرض کیا نور کی تصویروں سے کیا مراد ہے۔ فرمایا نور آلٰہی کا ایک سایہ یعنے نورانی بدن نہیں بلکہ نورانی روحیں۔

اِنَّ اٰدَمَ رَاٰى عَلَى الْعَرْشِ اَشْبَاحًا يَلْمَعُ نُوْرُهَا فَسَاَلَ اللّٰهَ عَنْهَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّهَا اَشْبَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَفَاطِمَةَ: حضرت آدم نے عرش پر کچھ تصویریں دیکھیں ان کا نور چمک رہا تھا اللہ تعالےٰ سے پوچھا یہ تصویریں (مثالیں) کن لوگوں کی ہیں فرمایا یہ مثالیں ہیں اللہ کے رسول اور امیرالمومنین (حضرت علی بن ابی طالب) اور امام حسن اور امام حسین اور جناب سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم کی)۔

لَا يُجَرَّدُ فِيْ حَدٍّ وَّلَا يُشْبَحُ: کسی حد شرعی (سزا) میں آدمی ننگا نہ کیا جائے نہ لمبا کیا جائے (لٹا کر یا ہاتھ پاؤں باندھ کر جیسے ہمارے زمانہ میں ٹکٹکی میں باندھ کر لمبا کر کے بید لگاتے ہیں)

شِبْدِعٌ یا شِبْدَعٌ: بچھو، زبان آفت۔

مَنْ عَضَّ عَلٰى شِبْدِعِهٖ سَلِمَ مِنَ الْاٰثَامِ: جو شخص اپنی زبان کو کاٹتا رہے، خاموش رہے، بے ضرورت فضول باتیں نہ کرے وہ گناہوں سے یا نقصانوں سے بچا رہے گا (زبان ہی تمام آفتوں کی جڑ ہے اور بہت سے گناہ زبان ہی سے کئے جاتے ہیں۔ کفر، غیبت، تہمت، جھوٹ

گالی گلوچ، چغلخوری وغیرہ۔

شَبَرٌ: بالشت سے ماپنا، دینا۔

شَبَرٌ: اِترانا۔

تَشْبِیْرٌ: اندازہ کرنا، تعظیم کرنا۔

اِشْبَارٌ: دینا۔

تَشَبُّرٌ: بڑا ہونا، بزرگ ہونا۔

تَشَابُرٌ: ایک بالشت کے فاصلہ پر آجانا۔

شَبَرٌ: عطیہ، بھلائی، انجیل شریف، اجسام، قوی قربانی۔

جَمَعَ اللّٰہُ شَمْلَکُمَا وَ بَارَکَ فِیْ شَبَرِکُمَا: اللہ تعالٰے تمہاری پراگندگی کو دور کرے (تم کو خاطر جمع رکھے) اور تمہارے نکاح میں برکت دے (اصل میں شبر عطا کو کہتے ہیں چونکہ نکاح میں عطا ہوتی ہے یعنے مہر دیا جاتا ہے اس لئے نکاح کو بھی شبر کہنے لگے)

نَھٰی عَنْ شَبَرِ الْجَمَلِ: آنحضرتؐ نے نراونٹ کے مادہ پر کُدانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا جیسے دوسری روایت میں ہے نہی عن عسب الفحل یعنے نرجانور کو مادہ پر چڑھانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا)۔

اِنْ سَاَلَتْکَ ثَمَنَ شَکْرِھَا وَشَبْرِکَ اَنْشَأْتَ تَطُلُّھَا: (یحیٰی بن یعمر نے ایک شخص سے کہا جو اپنی جورو سے مہر کے بارے میں جھگڑ رہا تھا) اگر وہ تجھ سے اپنی شرمگاہ اور تیرے چڑھنے کی اُجرت مانگے تو تو حیلہ اور حوالہ کرنے لگے۔ (اس کا مہر دینے میں ٹال مٹول کرے)۔

ذُکِرَ لَہُ الشَّبُّوْرُ: آنحضرتؐ سے کسی نے بگل کا ذکر کیا (یعنے نماز کے لئے بلانے کو اذان کے بدل) شبور قبع کو کہتے ہیں یعنے نرسنگا یہ لفظ عبرانی ہے)۔

شِبْرٌ: بالشت، اس کی جمع اَشْبَارٌ ہے۔

شَبَّرٌ اور شُبَیْرٌ حضرت ہارون کے بیٹوں کا نام تھا۔ امام حسن اور امام حسین کو بھی کہتے ہیں۔

دُعَاءُ الشَّبُّوْرِ: ایک دعا ہے جو حضرت یوشعؑ نے عمالقہ پر چڑھائی کرنے کے وقت اپنے لوگوں کو سکھائی تھی۔ یہ دعا بڑی سریع الاثر ہے۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اس کو دشمنوں کی تباہی کے لئے پڑھو اور بچوں اور عورتوں اور بے وقوفوں اور ناسمجھوں سے اس کو چھپاؤ اور یہ بھی فرمایا اگر میں قسم کھاؤں کہ اس دعا میں اسم اعظم ہے تو میری قسم سچی ہوگی۔

شَبْرَذَۃٌ: جلدی چلنا، دوڑنا۔

شَبْرَذِیٌّ: تیز دوڑنے والا اونٹ۔

شَبْرَذَاءُ: (اس کا مؤنث ہے)

شَبْرَقَۃٌ: دوڑنا، کاٹنا، نوچنا، پھاڑنا۔

ثَوْبٌ شَبَارِقُ یا شُبَارِقٌ: کٹا ہوا کپڑا۔

شَبَارِقُ: جماعت اور گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو کاٹ کر پکائے جائیں۔

شِبْرِقٌ: ایک مشہور بھاجی ہے کانٹے دار جو ملک حجاز میں پیدا ہوتی ہے اور بلی کا بچہ۔

لَا بَأْسَ بِالشِّبْرِقِ وَالضَّغَابِیْسِ مَالَمْ تَنْزِعْہُ مِنْ اَصْلِہٖ: حرم کی زمین میں شبرق اور چھوٹی چھوٹی ککڑیاں لینے میں کوئی قباحت نہیں جب تک جڑ سے تو ان کو نہ نکالے (یعنی جڑ سے ان کا درخت نہ کھود دے۔ اوپر سے اگر کچھ کاٹ لے تو قباحت نہیں نہایہ میں ہے کہ شبرق تازی بھاجی کو کہتے ہیں جب وہ سوکھ جائے تو اس کو ضریع کہتے ہیں)۔

فَاَمَّا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ فَدَخَلَ فِیْ اَخْمَصِ رِجْلِہٖ شِبْرِقَۃٌ فَھَلَکَ: عاص بن وائل (جو آنحضرتؐ اور قرآن پر ٹھٹے مارتا) اس کے

(لوٹے میں شبرقہ کا کانٹا گھس گیا وہ اسی کی وجہ سے ہلاک ہوا (وہ کانٹا خدا کے عذاب کا کانٹا تھا)۔

شُبْرُمٌ : بخیل اور ایک درخت ہے کانٹے دار پست قد جیسے شَبْرَمٌ ہے مجمع البحار میں ہے کہ شُبْرُم ایک دانہ ہے چنے کی طرح بہت گرم اس کا پانی دوا کے طور پر پیتے ہیں منتہی الارب میں ہے کہ وہ مسہل ہے اسی طرح اس کی جڑ۔

اِنَّهَا شَرِبَتِ الشُّبْرُمَ فَقَالَ اِنَّهٗ حَارٌّ جَارٌّ : بی بی ام سلمہؓ نے شبرم پیا آنحضرتؐ نے فرمایا وہ تو گرم انگار ہے۔

اِبْنُ شُبْرُمَةَ کوفہ کے مشہور قاضی تھے۔

شَبْعٌ یا شِبَعٌ : شکم سیر ہونا، پیٹ بھر جانا۔

شَبَاعَةٌ : وفور، کثرت۔

تَشْبِیْعٌ : سیری کے قریب ہونا۔

اِشْبَاعٌ : سیر کرنا، پیٹ بھر کر کھلانا، بہت کرنا، وافر کرنا، پورا کرنا، مضبوط کرنا۔

تَشَبُّعٌ : جھوٹ موٹ سیری ظاہر کرنا، شکم سیر بننا۔

شَبْعَانٌ : شکم سیر۔

اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَا یَمْلِكُ كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ : (جو شخص اپنی تونگری اس چیز سے دکھلائے جس کا وہ مالک نہیں (کہے میرے پاس فلاں فلاں مال ہے یا ایسی دولت ہے حالانکہ اس کے پاس نہ ہو) اس کی مثال اس شخص کی ہے جو جھوٹ اور فریب کے دو کپڑے پہنے ہو۔ بعضوں نے کہا المتشبع بما لا یملک سے وہ شخص مراد ہے جو اپنا زہد و خشوع اس سے زیادہ بیان کرے جتنا اس کے دل میں

ہو) جیسے ہمارے زمانہ کے اکثر فقرا اور مشائخ ہیں اللہ کو نیک توفیق دے، اسی طرح مکار دنیا کمانے والے مولوی لوگوں میں اپنا بڑا تقدس اور تقویٰ جتلاتے ہیں اور دل میں یہ ہے کہ جس کا مال ملے کھا جائیں نوش جان کریں، جاہل ہمارے معتقد ہوں، ہاتھ پاؤں چومیں ہم کو بزرگ سمجھیں۔ میرے ایک دوست نے مجھ کو لکھا کہ فلاں کتاب کی تالیف کی وجہ سے لوگوں کا اعتقاد آپ کے ساتھ جاتا رہا حتیٰ کہ اہلحدیث لوگ بھی آپ کو بُرا سمجھنے لگے۔ میں نے جواب میں لکھا کہ بہت عمدہ اور بہتر اور خوشی کا موجب ہوا اب یہ لوگ مجھ کو ہرگز بزرگ نہ سمجھیں نہ میرے ساتھ کوئی اعتقاد رکھیں نہ میرے ہاتھ پاؤں چومیں، نہ میری ضیافت کریں۔ اللہ نے اپنے فضل و کرم سے مجھ کو ایسا غنی اور بے پرواہ بنایا ہے کہ مجھ کو کسی کے اعتقاد اور تعظیم و تکریم کی احتیاج نہیں ہے نہ ان کی بے اعتقادی اور بددلی کی رتی برابر مجھکو پرواہ ہے۔

لَنْ یَّشْبَعَ مُؤْمِنٌ مِّنْ خَیْرٍ حَتّٰی یَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ : مسلمان بھلائی اور ثواب کے کام کرنے سے سیر نہیں ہوتا (ہمیشہ نیک کام کئے جاتا ہے) یہاں تک کہ اس کا آخری مقام بہشت ہوتا ہے (منزل مقصود کو پہنچ جاتا ہے بہشت میں جا کر دم لیتا ہے)۔

اِنَّ مُوْسٰی اٰجَرَ نَفْسَهٗ شُعَیْبًا بِشِبَعِ بَطْنِهٖ : حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب کی نوکری کی پیٹ بھر کھانے پر۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ : میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس نفس سے جو سیر نہ ہو (کتنی ہی دولت اور نعمت ملے لیکن اس کی حرص کم نہ ہو اور بڑھتی جائے یا رات دن لمبی لمبی آرزوئیں کرتا جائے یا کھانے سے سیر نہ ہو جوع البقر کی طرح کھاتا چلا جائے)۔

زاد المعاد میں ہے کہ چھ تھے درجہ میں گرم و خشک ہے سودا بلغم کا مسہل ہے اور کرب اور غشیان پیدا کرتا ہے اس کا بہت استعمال قاتل ہے اس کا دودھ تو زہر ہے جامع الادویہ میں اس کا نام فارسی ہندی کچھ نہیں لکھا ۱۲

مَنْ اَخَذَہٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ کَالَّذِیْ یَأْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ: جو شخص دنیا کے مال کو دل لگا کر شوق کر کے لے گا اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی جو کھاتا ہے پر سیر نہیں ہوتا (اسی طرح جس کو مال اکٹھا کرنے کا شوق ہو جائے گا وہ کبھی قناعت نہیں کرنے کا اگر گنجِ قارون بھی مل جائے تو اور زیادہ کی طمع کرے گا۔

لَا اَشْبَعَ اللّٰہُ بَطْنَہٗ یا بَطْنَکَ: (آنحضرتؐ نے معاویہ بن ابی سفیان کے حق میں فرمایا) اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے یا اللہ تیرا پیٹ نہ بھرے۔

اِنَّ زَمْزَمَ کَانَ یُقَالُ لَہَا فِی الْجَاہِلِیَّۃِ شُبَاعَۃُ: زمزم کو جاہلیت کے زمانہ میں شباعہ کہتے تھے۔ (کیونکہ اس کا پانی پینے والے کو سیراب کر دیتا ہے)۔

لَا یَشْبَعُ مِنْہُ الْعُلَمَاءُ: عالم لوگ اس سے (یعنے قرآن شریف سے) سیر نہیں ہوتے (بلکہ جتنا غور کرتے جاتے ہیں اتنا ہی زیادہ قرآن شریف کے نکات اور لطائف تازہ بتازہ ان پر کھلتے جاتے ہیں)۔

فَمَا شَبِعْنَا حَتّٰی فَتَحْنَا خَیْبَرَ: پھر ہم سیر نہیں ہوئے یہاں تک ہم نے خیبر فتح کیا (مطلب یہ ہے کہ جب خیبر سے اناج اور میوہ آنے لگا اس وقت ہماری نیت بھر گئی اس سے پہلے کھانے کی قلت رہتی تھی)۔

مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ طَعَامٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ: حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل نے تین دن تک برابر پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا (بلکہ ایک دن پیٹ بھر کھانا ملا تو دوسرے دن فاقہ ہوا یا پیٹ سے کم اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کی آل فقیر دوست تھی آپ بھوکے رہتے فقیر اور محتاج کو کھانا کھلا دیتے یا شکم سیری کو پسند نہیں کرتے اور دوسری وجہ مال اور دولت کی تنگی بھی تھی اللہ تعالٰے نے جیسے اپنے پیغمبر کو دنیا سے الگ رکھا ایسے ہی آپ کی آل پر بھی اس کا فضل وکرم ہے۔ وہ اپنے پیارے بندوں کو دنیا کے عیشوں اور لذتوں میں ڈوبنے نہیں دیتا بلکہ طرح طرح کی تکلیفیں پہنچا کر ان کو جانچتا ہے ان کا امتحان کرتا ہے۔ آنحضرتؐ کی آل میں سب سے زیادہ محبوب آپ کو اپنی ایک اکلوتی صاحبزادی جناب فاطمہ زہرا تھیں ان کا یہ حال رہا کہ گھر کے سارے کام کوٹنا پیسنا پانی بھرنا کھانا پکانا سب اپنے ہاتھوں سے کرتیں ایک غلام یا خدمتگار تک نہ رکھا۔ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد اگر مدت تک زندہ رہتیں اور مسلمانوں کے فتوحات اور تونگری کا زمانہ پاتیں تو شاید کچھ چین آپ کو ملتا مگر اللہ تعالٰے نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد چند ہی مہینے میں حضرت فاطمہ کو بھی دنیا سے اٹھا لیا اور آپ دنیا سے اسی طرح صاف اور پاک گئیں جیسے آپ کے والد بزرگوار حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گئے تھے۔ اللہم احشرنا مع محمد وآل محمد)۔

مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ خُبْزٍ مَّاْدُوْمٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ: حضرت محمدؐ کی آل نے تین دن تک روٹی سالن کے ساتھ پیٹ بھر کر نہیں کھائی (بلکہ کبھی سالن ملا کبھی نہیں روکھی روٹی پر اکتفا کی)۔

مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ یَوْمَیْنِ اِلَّا وَاَحَدُہُمَا تَمْرٌ: حضرت محمدؐ کی آل نے دو دن تک جب پیٹ بھر کھایا تو ایک دن ان میں ایسا تھا کہ صرف کھجور کھا کر رہے (اور ظاہر ہے کہ کھجور سے پیٹ نہیں بھرتا تو گویا دو دن پیہم کبھی شکم سیر نہیں ہوئے ایک دن پیٹ بھر کر کھایا تو دوسرے دن کھجور پر اکتفا کی)۔

یَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

لِشِبَعِ بَطۡنِہٖ: وہ (یعنے ابوہریرہؓ) اپنی شکم سیری کی وجہ سے آنحضرتؐ سے لپٹے رہتے (ہر وقت آپ کے پاس رہتے کیونکہ وہ دوسرے صحابہ کی طرح بیو پار یا تجارت نہ کرتے بس اپنا پیٹ جہاں بھر گیا بیفکر ہوگئے۔ بے فکری کے ساتھ آنحضرتؐ کے ساتھ رہتے اسی لئے انہوں نے بہ نسبت دوسرے صحابہ کے آپ کی بہت حدیثیں سُنیں اور روایت کیں بعضوں نے لِشِبَعِ بَطۡنِہٖ روایت کیا ہے یعنے اپنا پیٹ بھرنے کے لئے آنحضرتؐ کے ساتھ رہتے یعنے اس امید سے کہ آپ کے پاس رہنے سے کچھ کھانے کو مل جائے گا یا تو آپ خود کھلا دیں گے یا کہیں دعوت وغیرہ میں آپ کے ساتھ جاکر کھالیں گے۔ بعضوں نے لِشِبۡعِ بَطۡنِہٖ روایت کیا ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ شِبۡعٌ بسکون باء وہ کھانا جس سے سیر ہو اور شِبَعٌ بفتحہ باء مصدر ہے یعنے سیر ہونا)۔

یَا ابۡنَ اٰدَمَ لَا یُشۡبِعُكَ شَیۡءٌ: اے آدم کے بیٹے تو کسی چیز سے سیر نہیں ہو سکتا (یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ بہشت میں تو بھوکا نہ ہوگا نہ ننگا کیونکہ سیر ہونے سے یہاں مُراد دل بھر جانا ہے اور بہشت میں دل نہیں بھرے گا بلکہ برابر خواہش باقی رہے گی اور کھانے پینے کی لذت کم نہ ہوگی اور بھوکے نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ بھوک اور پیاس کی تکلیف جیسی دنیا میں ہوتی ہے یہ بہشتیوں کو نہ ہوگی۔ بعضوں نے کہا سیر نہ ہونے سے یہاں مراد یہ ہے کہ تیری حرص نہیں جانے کی، قناعت تجھ میں کبھی نہ ہوگی ہر وقت زیادہ کا طلبگار رہے گا)۔

بِاَبِیۡ مَنۡ لَّمۡ یَشۡبَعۡ مِنۡ خُبۡزِ الشَّعِیۡرِ: میرے باپ کی جو شخص جَو کی روٹی سے سیر نہ ہو (وہ دوسرے عمدہ کھانوں سے کیا سیر ہوگا اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہمیشہ جو ہی کی روٹی کھاتے تھے کیونکہ آپ گیہوں کی بھی روٹی کھایا کرتے)۔

یَا ابۡنَ اٰدَمَ لَا یُشۡبِعُ بَطۡنَكَ شَیۡءٌ: آدم کے بیٹے تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھرے گی

اَلَا رَجُلٌ شَبۡعَانُ، دیکھو ایک پیٹ بھرا شخص (اپنی مسند پر تکیہ لگائے یوں کہے گا میں تو یہ بات اللہ کی کتاب میں نہیں پاتا اور حدیث شریف پر اعتماد نہیں کرے گا، حدیث کو واجب العمل نہیں سمجھے گا جیسے ہمارے زمانہ میں ایک گمراہ فرقہ چکڑالویہ نکلا ہے اور اس نے اپنا نام اہل القرآن رکھا ہے حالانکہ وہ حزب احبار الشیطان ہے۔ ابن عربی نے کہا اگر کوئی عمدًا تمسخر کی راہ سے حدیث کو رد کرے تو وہ بالاتفاق کافر ہے اور اگر خبر واحد ہونے کی وجہ سے اس کو نہ مانے تو وہ کافر ہے یا بدعتی ہے)۔

شَبَقٌ: شہوت کا غلبہ مارنا۔

شَبِقٌ: بڑا شہوتی۔

قَالَ لِمُحۡرِمٍ وَّطِئَ قَبۡلَ الۡاِفَاضَۃِ شَبَقٌ شَدِیۡدٌ: ابن عباسؓ نے کہا جو شخص احرام کی حالت میں طواف الزیارۃ سے پہلے صحبت کرے اس پر تو شہوت کا سخت غلبہ ہے (کیونکہ صحبت محرم کے لئے اس وقت درست ہوتی ہے جب وہ طواف الزیارۃ سے فارغ ہو جائے)۔

مَنِ انۡقَطَعَ عَنۡهَا الدَّمُ اِذَا اَصَابَ زَوۡجَهَا شَبَقٌ فَلۡيَأۡمُرۡهَا فَلۡتَغۡتَسِلۡ فَرۡجَهَا: جب عورت کا حیض بند ہو جائے، خون آنا موقوف ہو اور اس کے خاوند پر شہوت کا غلبہ ہو (وہ غسل تک انتظار نہ کر سکے) تو اپنی عورت کو یہ حکم دے کہ اپنی شرمگاہ

دھو ڈالے پھر اس سے صحبت کرے۔

مترجم کہتا ہے یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور ہمارے اکثر ائمہ اہل سنت کا یہ قول ہے کہ حائضہ سے صحبت درست نہیں گو اس کا حیض ختم ہو گیا ہو جب تک وہ غسل نہ کرے۔ ابن منذر نے کہا اس پر گویا اجماع ہے صرف ابوحنیفہؒ کا یہ قول ہے کہ اگر حیض اکثر مدت میں یعنی دس دن میں ختم ہوا ہو تب تو غسل سے پہلے بھی اس سے صحبت درست ہے اور اگر اس سے کم میں ختم ہوا ہو تو اس سے صحبت درست نہیں یہاں تک کہ غسل کرے یا ایک نماز کا وقت اس پر گذر جائے۔

وَالْاِشْتِيَاقُ اِلَى الْمُرْسَلِيْنَ : پیغمبروں کا شوق ان سے ملنے کا ذوق۔

شَبْكٌ : ملا دینا، ایک میں ایک گھسیڑ دینا، مل جانا۔

تَشْبِيْكٌ : ملانا، ایک میں ایک ڈالنا۔

شَبَكَةٌ اور شُبَّاكٌ : صیاد کا جال دریا میں ہو یا خشکی میں۔

اِذَا مَضٰى اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِىْ صَلٰوةٍ : جب کوئی تم میں سے نماز کو جانے لگے تو اپنی انگلیوں میں تشبیک نہ کرے (ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں نہ پروئے) کیونکہ وہ گویا نماز میں ہے اور نماز میں تشبیک منع ہے۔ بعضوں نے کہا یہاں تشبیک سے یہ مراد ہے کہ جھگڑا اور خصومت نہ کرے۔

اِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُوْمُ : جب تارے گھن گئے، خوب نمایاں ہوئے۔

اَنْ صَلِّ الصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ (حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کو لکھا) صبح کی نماز اس وقت پڑھو جب صبح صادق ہو جائے لیکن تارے نمایاں اور گھنے ہوئے ہوں (یعنی شب کی تاریکی باقی ہو یہ نہیں کہ دن نکل آئے پوری روشنی ہو جائے)۔

وَقَعَتْ يَدُ بَعِيْرِهٖ فِىْ شَبَكَةِ جُرْذَانٍ : ان کے اونٹ کا ہاتھ چوہوں کے بل میں گھس گیا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِىْ تَمِيْمٍ اِلْتَقَطَ شَبَكَةً عَلٰى ظَهْرِ جَلَالٍ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَسْقِنِىْ شَبَكَةً : بنی تمیم کے ایک شخص نے ظہر جلال پر (جو ایک رستے کا نام ہے نجد کی طرف) کنوؤں کی ایک قطار دیکھی تو حضرت عمرؓ سے کہنے لگا امیر المومنین مجھ کو یہ کنوئیں مقطعہ کے طور پر دیدیجئے (شبکہ وہ کنوئیں جو قریب قریب واقع ہوں اور ایک کا پانی دوسرے میں جاتا ہو)۔

اَلَّذِيْنَ لَهُمْ نَعَمٌ بِشَبَكَةِ جَرَجٍ : جن لوگوں کے شبکہ جرح میں جانور ہیں (شبکہ جرح ایک موضع کا نام ہے ملک حجاز میں غفار قبیلے کی حدود میں)۔

لَا تُشَبِّكْ اَصَابِعَكَ : اپنی انگلیوں میں تشبیک مت کر۔

شَبَكَتْهُ الرِّيْحُ : ہوا اس کے بدن میں گھس گئی۔

شُبُوْلٌ : عیش و آرام میں پرورش پانا۔

اِشْبَالٌ : عنایت اور مہربانی کرنا، مدد کرنا، عورت کا اپنے خاوند کے مرجانے پر اولاد کی پرورش کرنا، دوسرا نکاح نہ کرنا۔

شَابِلٌ : شیر گھنے دانتوں والا، جو بچہ ناز و نعم میں پلا ہو۔

شِبْلٌ : شیر کا بچہ (اس کی جمع اَشْبَالٌ اور اَشْبُلٌ اور شُبُوْلٌ اور شِبَالٌ آئی ہے)۔

مُشْبِلٌ : وہ اونٹنی جس کا بچہ طاقت دار ہو کر

اسکے ساتھ چلنے لگا ہو۔

مَكَانٌ مَشْبُولٌ: جس جگہ شیر کے بچے بہت ہوں۔

إِشْبِيلَة: ایک بڑا شہر ہے اندلس (اسپین) میں۔

بَارِكْ فِي شِبْلَيْهِمَا: ان کے دونوں شیر بچوں میں برکت دے۔ (یہ آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی کو نکاح کے وقت دعا دی۔ آپ کو اللہ تعالٰے نے بتلا دیا ہوگا کہ شیر خدا کے دو شیر بچے (شہزادے) پیدا ہوں گے یعنی امام حسن اور امام حسین علیہما السلام اور شبل ان کو اس لئے کہا کہ یہ دونوں شہزادے حضرت علی کے فرزند ہے جو شیر خدا تھے (شجاعت اور بہادری اور سپاہگری میں نظیر نہیں رکھتے تھے)۔

أَكْرَمْتُكَ بِشِبْلَيْكَ وَسِبْطَيْكَ: میں نے تجھ پر احسان کیا تجھے دو شیر بچے دو نواسے دے کر (یعنی امام حسن اور امام حسین علیہما السلام)۔

تَشَبُّمٌ: شِبَام لگانا (یعنے ایک آڑی لکڑی جو بکری کے منہ پر لگا دیتے ہیں تاکہ وہ اپنی ماں کا دودھ نہ پی سکے اور شَبَامٌ بالفتح ایک بھاجی ہے)۔

شَبَمٌ: سردی۔

خَيْرُ الْمَاءِ الشَّبِمُ: بہتر پانی وہ ہے جو سرد ہو۔

فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةٍ شَبِمَةٍ: آنحضرتؐ حضرت فاطمہ کے پاس ایک سردی کے دن صبح کو تشریف لے گئے۔

شُجَّتْ بِذِي شَبَمٍ مِّنْ مَّاءِ مَحْنِيَةٍ صَافٍ بِأَبْطَحَ أَضْحَى وَهُوَ مَشْمُولٌ: اس میں سرد پانی نالہ کے مڑاؤ کا ملا دیا گیا ایسا پانی جو صفا ہے پتھریلے میدان میں اس پر اتر کی ہوا لینے

شمالی ہوا لگی ہو۔

شِبَامٌ: بکسرۂ شین، عرب کا ایک قبیلہ ہے۔

مَرَّ عَلِيٌّ بِالشِّبَامِيِّينَ فَسَمِعَ بُكَاءً: حضرت علی شبام کے لوگوں پر گزرے تو رونے کی آواز سنی۔

شَبَنٌ: نزدیک ہونا۔

شَابِنٌ: خوب رُو، موٹا تازہ لڑکا۔

شُبَانِيٌّ: سُرخ رو، سُرخ مونچھ والا۔

شَبِينٌ یا إِشْبِينٌ: دلہن کی خدمت کرنے والی عورت

شِبْهٌ یا شَبْهٌ: مثل، مانند، مشابہ۔

شَبَهٌ: زرد تانبا یعنے پیتل (برنج) جیسے شِبْهٌ ہے اور ایک بھاجی کا بھی نام ہے، اس کا پھول لطیف اور سُرخ ہوتا ہے۔

شِبْهَانٌ اور شَبَهَانٌ: پیتل۔

شُبْهَةٌ: اشتباہ اور شک مثل اور مشابہ۔

شَبِيهٌ: مشابہ۔

تَشْبِيهٌ: مشابہت دینا، مشابہت کرنا ملتبس کرنا

إِشْتِبَاهٌ اور مُشَابَهَةٌ: مشابہ ہونا، مماثل ہونا

آمِنُوا بِمُتَشَابِهِهِ وَاعْمَلُوا بِمُحْكَمِهِ: قرآن کی متشابہ آیتوں پر ایمان لاؤ (جن کے اصل معنی سمجھ میں نہیں آتے جیسے اوائل سور الٓمٓ حٰمٓ وغیرہ یا جو آیتیں اعتقاد سے متعلق ہیں جیسے ذات اور صفاتِ باری تعالے کہ ان کا لغوی معنے تو معلوم ہے مگر کیفیت اور کنہ معلوم نہیں ہوسکتی) اور جو آیتیں محکم ہیں جن کے معنی اور مطلب صاف ہے ان پر عمل کرو۔

تُشَبِّهُ مُقْبِلَةً وَتُبَيِّنُ مُدْبِرَةً: فتنہ اور گمراہی کی بات جب سامنے آتی ہے تو لوگوں

کو حق اور سچ بات کی طرح معلوم ہوتی ہے پھر جب پیٹھ موڑ کر چلتی ہوتی ہے (اس کا زمانہ گذر جاتا ہے) تو اپنا حال کھولتی ہے کہ وہ غلط اور باطل تھی اور جن لوگوں نے اس کو اختیار کیا تھا وہ گمراہی میں پڑ گئے تھے اور خطا پر تھے (یہ حذیفہ بن یمان صحابیؓ نے فرمایا جو آنحضرتؐ کے رازدار تھے)۔

نَهَى أَنْ تُسْتَرْضَعَ الْحَمْقَاءُ فَإِنَّ اللَّبَنَ يَتَشَبَّهُ: آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کہ احمق اور بے وقوف (یا بدخلق کم ذات) عورت کا دودھ بچوں کو پلایا جائے (کیونکہ دودھ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے (دودھ پینے والا انّا کے اخلاق اور اوضاع اور اطوار اختیار کرتا ہے، دودھ کا اثر بچہ میں آجاتا ہے اسی لئے انّا خوش خلق شریف، صحیح المزاج تندرست رکھنی چاہیے)۔

اَللَّبَنُ يُشَبِّهُ عَلَيْهِ: دودھ اس کو مشابہ بنائے گا (دودھ والی کی طرح کر دے گا)۔

دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ أَثْلَاثٌ: شبہ عمد قتل جس کو عمد الخطا بھی کہتے ہیں اس میں تین طرح کے جانور دیت میں دینا ہوں گے یعنے تیس حقہ اور تیس جذعے اور چالیس خلفے یعنے حاملہ اونٹنیاں۔ شبہ العمد اور عمد الخطا وہ قتل ہے کہ آدمی ایسی چیز سے مارے جس سے جان نہیں جاتی اور نہ قتل کی نیت ہو مگر اتفاق سے مضروب مر جائے جیسے کوئی کسی کو کوڑے یا چھوٹے پتھر یا باریک چھڑی سے مارے، اتفاق سے وہ مر جائے تو اس میں قصاص نہ ہوگا بلکہ دیت دینا ہوگی لیکن بڑے پتھر یا موٹے لٹھ سے مارنا جس سے آدمی عادتاً مر جاتا ہے یا پانی میں ڈبا دینا یا آگ میں جلا دینا یا زہر دے کر مارنا یہ سب صورتیں اہلحدیث کے نزدیک قتل عمد میں داخل ہیں اور ان میں قصاص واجب ہوگا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ شبہ عمد ہے اس میں دیت لازم ہوگی)۔

وَبَنُو الْمُطَّلِبِ أَشْبَهُ: صحیح بنو المطلب ہے نہ کہ بنو عبدالمطلب کیونکہ عبدالمطلب ہاشم کے بیٹے تھے تو ہاشم کی اولاد میں عبدالمطلب کی اولاد بھی آگئی برخلاف مطلب کے کہ وہ ہاشم کے بھائی تھے اور دونوں عبدمناف کے بیٹے تھے۔

وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ: (حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے جس کی حلت یا حرمت صاف قرآن اور حدیث میں موجود ہے) اور دونوں کے بیچ میں وہ چیزیں ہیں جو مشتبہ ہیں (ان میں شبہ ہے نہ ان کو قطعی حلال کہہ سکتے ہیں نہ قطعی حرام تو تقویٰ اور پرہیزگاری یہ ہے کہ ان چیزوں سے بھی بچا رہے۔ مثلاً کسی شخص کی اکثر کمائی حرام کی ہے تو اس سے کوئی معاملہ نہ کرے یا جس عورت پر شبہ ہو جائے کہ وہ رضاعی بہن ہے یا باپ کی مدخولہ ہے اس سے نکاح نہ کرے اگر نکاح کر چکا ہو تو اس کو چھوڑ دے گو رضاع یا باپ کا نکاح حسب قاعدہ گواہوں کی شہادت سے ثابت نہ ہوا ہو)۔

مترجم کہتا ہے یہ حدیث دین کی ایک بڑی اصل ہے اور اس سے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں جس امر کی حلت اور عدم حلت میں مجتہدین کا اختلاف ہو مثلاً گدھے یا گھوڑ پھوڑ کا گوشت یا درندوں یا شکاری پرندوں کا گوشت اسی طرح جس چیز کے جواز یا عدم جواز میں علماء کا اختلاف ہو جیسے مجلس میلاد یا تقلید مذہب معین ان سے بچے رہنا ہی تقویٰ اور پرہیزگاری ہے مگر جو کوئی نہ بچے اس کو برا کہنا یا جماعت اسلام سے خارج کر دینا یا اس سے ترک سلام

نام کرنا یہ بالکل غلو اور زیادتی ہے اختلافی امور میں کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان پر سختی کے ساتھ انکار نہ کرنا چاہیے)۔

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہی میں کا ہوگا (مجمع البحار میں ہے مثلاً کافروں کا سا لباس پہنے یا فاسقوں کا سا، صوفیوں کا سا یا نیک لوگوں کا سا تو وہ بظاہر انہی لوگوں میں شمار کیا جائے گا)۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث کے مطلب میں لوگوں نے مختلف اقوال کہے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ اگر مشابہت کی نیت ہو تو ہر طرح کا لباس کافروں کا پہننا حرام ہوگا اور جو مشابہت کی نیت نہ ہو تب وہ لباس حرام ہوگا جو خاص ان کی نشانی ہو جیسے زنار ہندوؤں کی، کردھنا پارسیوں کا، ٹوپی انگریزوں کی، صلیب نصاریٰ کی لیکن جو لباس جو ان سے مخصوص نہیں ہے مثلاً بوٹ شوز کوٹ پتلون، قمیص، نکٹائی وغیرہ اُن کے پہننے میں کوئی قباحت نہیں ہے اگر مشابہت کی نیت نہ ہو لیکن وہ نکٹائی جس پر صلیب بنی ہوتی ہے یا وہ تمغہ جس پر صلیب کا نشان ہو بالاتفاق اس کا پہننا حرام ہے اور بعضوں نے اس کو کفر کہا ہے جیسے زنار گلے میں ڈالنا یا کردھنا پارسیوں کا کمر پر باندھنا یا ماتھے پر قشقہ کرنا ہندوؤں کی طرح بالاتفاق کفر ہے۔

اَلْحَسَنُ اَشْبَهَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّأْسِ۔ امام حسن علیہ السلام سر سے سینہ تک آنحضرتؐ کے مشابہ تھے اور امام حسین علیہ السلام باقی نیچے کے جسم میں آنحضرتؐ کے مشابہ تھے۔

بِاَبِیْ شَبِیْهٌ بِالنَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت ابوبکر صدیق نے امام حسن علیہ السلام کو اٹھا لیا اور فرمانے لگے میرا باپ ان پر صدقے یہ آنحضرتؐ کے مشابہ ہیں اور علی کے مشابہ نہیں ہیں۔ علی ہنس رہے تھے (بعضوں نے کہا بِاَبِی کے معنی باپ کی قسم)۔

لَيْسَ شَبِيْهًا بِعَلِيٍّ یا لَيْسَ شَبِيْهٌ لِعَلِيٍّ علی کے مشابہ نہیں ہیں۔

خَاتَمٌ مِّنْ شَبَهٍ۔ ایک پیتل کی انگوٹھی۔

فَمِنْ اَيْنَ يَكُوْنُ الشِّبْهُ یا الشَّبَهُ۔ اگر عورت کی منی نہیں نکلتی تو بچہ ماں کے مشابہ کیوں ہوتا ہے۔

اِنِّیْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِهٖ۔ میں تم سب لوگوں سے زیادہ آنحضرتؐ سے مشابہ ہوں نماز میں (یعنے میری نماز آپ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے)۔

فَاِنَّمَا شُبِّهَ عَلَيْهِمْ۔ ان کو اشتباہ ہوگیا

لِمَا رَاٰى مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ۔ کیونکہ آپ نے اس بچے کو عتبہ بن ابی وقاص کے مشابہ پایا۔

فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ۔ مرد اور عورت دونوں کے پانیوں میں سے جو غالب ہو یا آگے نکلے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

تَوْرٌ مِّنْ شَبَهٍ۔ پیتل کا ایک کڑا (کونڈا)۔

سُئِلَ عَنِ التَّشَبُّهِ فِی الصَّلٰوةِ۔ آپ سے پوچھا گیا نماز میں اگر شبہ ہوجائے (کتنی رکعتیں پڑھی ہیں یا اور کسی رکن میں شک پیدا ہو کہ اس کو کیا یا نہیں)۔

مَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ۔ جو شخص مشتبہ باتوں سے بچا رہے (جس کی حلت یا حرمت میں اختلاف ہو یا جواز یا عدم جواز میں) اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور جو شخص مشتبہ باتوں میں پڑ جائے (وہ آگے چل کر شاید حرام میں بھی پڑ جائے (کیونکہ جب مشتبہ باتیں بلا

خوف وخطر کرنے لگا تو خدا کا ڈر اس کے دل سے کم ہو گیا ایسا شخص عجب نہیں کہ حرام بھی کر بیٹھے)۔

باب الشین مع التاء

شَتٌّ : یا شَتَاتٌ یا شَتِیْتٌ - دور کرنا، جدا کرنا، دور ہونا، جدا ہونا، متفرق ہونا۔

تَشْتِیْتٌ اور اِشْتَاتٌ - جدا کرنا۔

تَشَتُّتٌ - پریشان ہونا، متفرق ہونا۔

شَتَاتَ شَتَاتَ - جدا جدا، الگ الگ۔

شَتَّانَ - اسم فعل ہے یعنے دور ہونا۔

یَهْلِکُوْنَ مَهْلِکًا وَّاحِدًا وَّ یَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰی - سب ایک بارگی ہلاک ہو جائیں گے پھر (قیامت کے دن) مختلف جگہوں پر لوٹیں گے۔ (اپنے اپنے اعمال کے موافق کوئی بہشت میں جائے گا کوئی دوزخ میں) عرب لوگ کہتے ہیں:۔

شَتَّ الْاَمْرُ شَتًّا وَّ شَتَاتًا اور اَمْرٌ شَتٌّ شَتِیْتٌ - یہ کام مختلف فیہ ہے۔

قَوْمٌ شَتّٰی - مختلف لوگ۔

وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی - (پیغمبروں کی مائیں الگ الگ ہیں، یعنے دین تو سب کا ایک ہے توحید الٰہی اور اصول عقائد میں سب متفق ہیں لیکن امور فروعی اور تشریعی میں اختلاف ہے۔ بعضوں نے کہا مائیں الگ الگ ہونے سے ان کا زمانہ جدا جدا ہونا مراد ہے۔ جوہری نے کہا نقلاً عن الاصمعی۔

شَتَّانَ مَا هُمَا یا شَتَّانَ بَیْنَهُمَا کہیں گے "شتان ما بینهما" فصیح نہیں ہے بلکہ مولدین کا محاورہ ہے۔ محیط میں ہے کہ یہ قول بلا دلیل ہے عرب لوگ کہتے ہیں:۔

شَتَّانَ مَا بَیْنَ الثُّرَیَّا وَالثَّرٰی[1] خطبہ شقشقیہ میں حضرت علی نے اعشیٰ کی یہ بیت نقل کی:

شَتَّانَ مَا یَوْمِیْ عَلٰی کُوْرِهَا وَ یَوْمُ حَیَّانَ اَخِیْ جَابِرٍ - یعنے میرے اس دن میں جب میں اونٹنی کی زین پر سوار مارا مارا پھرتا تھا اور اس دن میں جب میں حیان کا مصاحب ہوں جو جابر کا بھائی ہے بڑا فرق ہے (یعنے وہ دن پریشانی اور حیرانی اور رنج وغم کا تھا اور یہ دن عیش ونشاط و کامرانی کا، مطلب حضرت علی کا یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی زندگی میں جو دن میرے چین اور آرام سے گذرے ان کو آج کل کے دنوں سے کیا نسبت ہے جن میں ہزاروں فکریں اور مصیبتیں درپیش ہیں)۔

شَتْرٌ - کاٹنا، الٹنا، زخمی کرنا۔

شَتَرٌ - کٹ جانا۔

شِتِّیْرٌ - بدخلق، کثیر العیوب۔

لَوْ قَدَرْتُ عَلَیْهِمَا لَشَتَرْتُ بِهِمَا - اگر میں ان پر قدرت پاتا تو ان کو خوب گالیاں سناتا (برا بھلا کہتا) یہ شَتَّار سے ماخوذ ہے بمعنی عار اور عیب۔

فِی الشَّتَرِ رُبْعُ الدِّیَةِ - پلک کاٹ ڈالے میں چوتھائی دیت دینی ہوگی۔ اصل میں شَتَرٌ کہتے ہیں پلک نیچے کی طرف پلٹ جانے کو اور جس کی پلک ایسی ہو اس کو اَشْتَر کہیں گے۔

مَالِکُ الْاَشْتَر - حضرت علی کے بڑے رفیق تھے آپ نے ان کو محمد بن ابی بکر کی کمک کے لئے مصر کو روانہ کیا تھا۔

قَرِیْبٌ مَفَرُّ ابْنِ الشَّتْرَاءِ - شتراء کے بیٹے کا بھاگ جانا قریب ہے (یہ حضرت علی نے بدر کے دن فرمایا۔ ابن شتراء ایک ڈاکو تھا جو لوگوں کو لوٹنے کے لئے آتا لوگ اس پر حملہ کرتے تو بھاگ

[1] ثریا ستارے اور تحت الثریٰ میں کتنا فرق ہے ۱۲

جاتا پھر دھوکا دے کر غفلت میں ایک بارگی آگرتا)۔
شَتْمٌ یا مَشْتَمَۃٌ یا مَشْتُمَۃٌ۔ گالی دینا، برا کہنا۔
شَتِیمَۃٌ۔ گالی۔
مُشَاتَمَۃٌ اور تَشَاتُمٌ۔ آپس میں گالی گلوج کرنا۔
شَتَمَنِی ابْنُ اٰدَمَ۔ آدمزادے نے مجھ کو گالی دی (کہنے لگا خدا بیٹا رکھتا ہے یا فرشتے اس کی بیٹیاں ہیں)
فَاِنِ امْرَءٌ شَاتَمَہٗ۔ اگر کوئی آدمی اس سے گالی گلوج کرے (یا لڑائی جھگڑا) تو کہہ دے میں روزہ دار ہوں)۔
مِنَ الْکَبَائِرِ اَنْ یَّشْتِمَ وَالِدَیْہِ۔ بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ لوگوں نے عرض کیا اپنے ماں باپ کو کون گالی دیگا، فرمایا اس طرح کہ دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے تو گالی دلوانے کا سبب یہ خود ہوا گویا اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالیاں دیں۔ طیبی نے کہا گالی سے مراد وہ گالی ہے جس سے حد لازم آتی ہے مثلاً دوسرے سے کہے تیرا باپ زانی تھا وہ کہے تیرا باپ زانی ہے۔ اگر یوں کہے او احمق یا بیوقوف وہ کہے تیرا باپ بے وقوف احمق تو یہ کبیرہ گناہ نہ ہوگا اور حق یہ ہے کہ یہ بھی کبیرہ ہے کیونکہ ماں باپ کو اُف کہنا منع ہے احمق یا بے وقوف تو اس سے بڑھ کر ہے)۔
کَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰہُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ۔ دیکھو اللہ قریش کی گالی (جو وہ مجھ کو دیتے ہیں) کس طرح مجھ پر سے ٹالتا ہے (وہ مذمم کو گالیاں دیتے تھے۔ انہوں نے عداوت اور عناد سے بجائے محمد کے جس کے معنی سراہا گیا کے ہیں مُذَمَّم یعنے ہجو کیا گیا آپ کا لقب رکھا تھا اور مذمم ہی کو برا بھلا کہتے

جیسے ابولہب کی بیوی جو ابوسفیان کی بہن اور معاویہ کی پھوپھی تھی یوں کہا کرتی: مُذَمَّمًا قَلَیْنَا وَدِیْنَہٗ اَبَیْنَا وَاَمْرَہٗ عَصَیْنَا۔ یعنے مذمم سے ہم دشمنی رکھتے ہیں اس کے دین کو نہیں مانتے اس کا حکم نہیں سنتے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی گالیاں اس پر پڑتی ہیں جس کا نام مذمم ہو میرا نام تو محمد ہے)۔
شَثْنٌ۔ بننا، مضبوط کرنا۔
شَثُوْنٌ۔ نرم۔
شَثْنُ الْکَفِّ۔ بمعنی شَثْنُ الْکَفِّ جس کا ذکر آگے آئے گا۔
شَتَانٌ۔ ایک پہاڑ ہے مکہ کے پاس آنحضرتؐ رات کو اس پر رہے تھے۔ پھر دوسرے دن صبح کو مکہ میں داخل ہوئے تھے۔
شَتْوٌ۔ جاڑے میں رہنا۔
شَتَا فُلَانٌ۔ جاڑے میں پہنچا۔
شَتَا الْقَوْمُ۔ جاڑے میں ان پر خشک سالی ہوئی۔
شُتِیَ الْقَوْمُ۔ ان کو جاڑا مار گیا۔
تَشْتِیَۃٌ اور تَشَتِّیْ۔ جاڑے میں اقامت کرنا
شَاتِیْ۔ سرد جاڑے کا دن۔
غَدَاۃٌ شَاتِیَۃٌ۔ سردی کی صبح۔
وَکَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِیْنَ مُشْتِیْنَ۔ اس وقت لوگ بے توشہ اور بھوکے تھے (خشک سالی اور قحط میں گرفتار تھے اصل میں مُشْتِیْ تو اس کو کہیں گے جو جاڑے میں داخل ہو جیسے مُرْبِعٌ جو ربیع میں داخل ہو اور مُصِیْفٌ جو گرمی میں داخل ہو پھر اس کو بھی کہنے لگے جو گرسنگی اور قحط سالی میں مبتلا ہو کیونکہ جاڑے میں اکثر عرب لوگ گھروں

ہیں رہتے اور روٹی کمانے کو باہر نہیں نکلتے (مشہور روایت مُسْنِتِيْنَ ہے سَنَةٌ سے جو بمعنی قحط اور خشک سالی ہے اور جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

اَلصَّوْمُ فِی الشِّتَاءِ غَنِيْمَةٌ بَارِدَةٌ۔ جاڑے کا روزہ تو بن لڑائی کی لوٹ ہے (محنت کچھ نہیں اور ثواب حاصل)۔

يُشْتِيْنِيْ۔ جاڑے میں مجھ کو کافی ہے۔

شِتَاءٌ۔ جاڑے کا موسم (جو ۱۵ نومبر سے شروع ہو کر ۱۵ فروری تک رہتا ہے یعنی جب آفتاب برج جدی میں آتا ہے اس وقت جاڑے کا موسم شروع ہوتا ہے اور برج حمل میں آنے پر اخیر ہوتا ہے)۔

کَافَاتُ الشِّتَاءِ۔ جاڑے کے وہ سات سامان جن کے شروع میں کاف کا حرف ہے یعنی کِنّ اور کن اور کانون اور کاس شراب اور کباب اور کُس ناعم اور کھیسا (کملی یا لحاف اوڑھنے کے لئے)۔

شَتٌّ۔ ایک درخت کا نام ہے جس کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں اور پہاڑ کا وہ پتھر جو ٹوٹ کر قبہ کی طرح رہ گیا ہو۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ عَنْ جِلْدِهَا اَلَيْسَ فِی الشَّثِّ وَالْقَرَظِ مَا يُطَهِّرُهٗ۔ آنحضرتؐ ایک مری ہوئی بکری پر گذرے آپ نے اس کی کھال کے بارے میں فرمایا کیا شث اور قرظ اس کو پاک نہیں کر سکتی تھیں ــــ قرظ مشہور درخت ہے جس کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں اس کو ورق السلم بھی کہتے ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ شث ایک خوشبودار درخت ہے اس کا مزہ تلخ ہوتا ہے اور غور اور نجد کے پہاڑوں میں اُگتا ہے۔ اس حدیث میں اکثر لوگوں نے شث بثای مثلثہ روایت کیا ہے۔ ازہری نے کہا صحیح شب ہے بای موحدہ سے اور وہ ایک معدنی چیز ہے یعنی پھٹکری بعضوں نے غلطی سے اس کو شث کر دیا ہے اور شث ایک تلخ مزے کا درخت ہے۔ معلوم نہیں کہ اس سے چمڑا صاف کیا جاتا ہے یا نہیں۔ امام شافعی نے کتاب الامّ میں یوں کہا ہے کہ چمڑے کی دباغت ہر ایک چیز سے ہو سکتی ہے جس سے عرب لوگ دباغت کیا کرتے ہیں قرظ ہو یا شب۔

يَكُوْنُ بَيْنَ شَثٍّ وَّطُبَّاقٍ (محمد بن حنفیہ نے کہا سفیانی کے بعد جو حاکم ہوگا) وہ اس ملک میں سے ہوگا جو شث اور طباق کے درمیان ہے۔ (طُبَّاق۔ ایک درخت ہے جو ملک حجاز میں طائف تک پیدا ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ شخص ان ملکوں میں سے نکلے گا جہاں شث اور طباق پیدا ہوتے ہیں)۔

شَثْنٌ یا شُثُوْنَةٌ۔ سخت ہونا، موٹا ہونا۔

شَثِنَ۔ غلیظ ہونا۔

شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ۔ آنحضرتؐ کی ہتھیلیاں پُرگوشت تھیں اسی طرح دونوں پاؤں آپ کے چھوٹے اور پُرگوشت تھے۔ بعضوں نے کہا شثن کے معنی یہ ہیں کہ پوری انگلیاں موٹی ہوں لیکن چھوٹی نہ ہوں اور مردوں میں یہ صفت عمدہ ہے کیونکہ اس سے گرفت خوب ہوتی ہے لیکن عورتوں میں عمدہ نہیں ہے۔ اب دوسری روایت میں جو یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی ہتھیلی سے بڑھ کر کوئی چیز نرم اور ملائم نہیں دیکھی یہ اس کے خلاف نہیں اس لئے کہ جب انگلیاں اور ہتھیلیاں پُرگوشت ہوں گی اسی وقت نرم بھی ہوں گی۔ بعضوں نے کہا نرمی جلد میں تھی اور سختی اور موٹاپا ہڈیوں میں آپ میں دونوں عمدہ صفتیں اللہ تعالیٰ نے رکھی تھیں

یعنی جسم نرم اور ملائم اور اسکے ساتھ جوڑوں میں زور اور قوت۔

شَثِنَتِ الْاَصَابِعُ۔ انگلیاں موٹی اور پُرگوشت اور سخت ہوگئیں۔

باب الشین مع الجیم

شَجَبٌ۔ ہلاکت، موت۔

شُجُوْبٌ۔ ہلاکت، رنج۔

شَجْبٌ۔ ہلاک کرنا، رنج دینا، مشغول کرنا، کھینچنا، ایسا تیر مارنا جس سے جانور کے ہاتھ پاؤں میں سے کچھ الگ ہوجاتے پھر وہ چل نہ سکے۔

تَشَجُّبٌ۔ رنجیدہ ہونا۔

تَشَاجُبٌ۔ مل جانا، ایک میں ایک گھس جانا۔

شِجَابٌ۔ گھڑونچی۔

فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَجْبٍ فَاصْطَبَّ مِنْهُ الْمَاءَ وَتَوَضَّأَ۔ آنحضرتؐ ایک پرانی مشک کی طرف گئے اس میں سے پانی بہایا اور وضو کیا۔

شَجْبٌ۔ وہ مشک جو پرانی ہوگئی ہو اُس کو شَنٌّ بھی کہتے ہیں۔

سِقَاءٌ شَاجِبٌ۔ سوکھی خراب مشک (شَجْبٌ یعنی ہلاکت سے ماخوذ ہے اس کی جمع شُجُبٌ اور شِجَابٌ آئی ہے)۔

فَاسْتَقَوْا مِنْ كُلِّ بِئْرٍ ثَلَاثَ شُجُبٍ۔ ہر کنویں سے تین مشکیں بھریں۔

كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ فِيْ اَشْجَابِهٖ ایک انصاری شخص آنحضرتؐ کے لئے اپنی پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کیا کرتا۔ (کیونکہ آپ کو ٹھنڈا پانی بہت پسند تھا دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ شیریں اور سرد کو بہت دوست رکھتے تھے)۔

اَلْمَجَالِسُ ثَلٰثَةٌ فَسَالِمٌ وَّغَانِمٌ وَّ شَاجِبٌ۔ صحبت میں بیٹھنے والے (یار لوگوں میں) تین طرح کے ہیں ایک تو وہ جو بچا رہا (گو ثواب نہیں کمایا پر گناہ سے محفوظ رہا غیبت بہتان جھوٹ میں شریک نہیں ہوا) دوسرے وہ جس نے ثواب کمایا (ذکر الٰہی کیا دین کا علم سکھایا، اچھی بات کا حکم کیا بری بات سے منع کیا) تیسرے وہ جو تباہ ہوا (جھوٹ غیبت گناہ افترا فحش گوئی گالی گلوچ میں مبتلا ہوا)۔

وَثَوْبُهٗ عَلَى الْمِشْجَبِ (جابرؓ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی) حالانکہ ان کے کپڑے گھڑونچی پر رکھے ہوئے تھے۔

مِشْجَبٌ اور مِشْجَاب وہ ہے کہ لکڑیوں کے سرے ملاکر گھڑونچی کی طرح بنائیں ان پر کپڑے وغیرہ لٹکاتے ہیں پانی کی مشکیں بھی ٹھنڈا کرنے کے لئے اس پر لٹکاتے ہیں۔

شَجٌّ۔ زخمی کرنا، توڑنا، چیرنا جیسے تَشْجِيْجٌ ہے مُشَاجَّةٌ اور شِجَاجٌ۔ ایک کو ایک زخمی کرنا۔

شَجَّةٌ۔ سر کا زخم۔

اَشَجُّ۔ جس کے سر پر زخم کا نشان ہو۔

شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَّكِ۔ تیرا سر زخمی کرے یا دوسرا کوئی عضو توڑے یا دونوں باتیں کرے۔ (نہایہ میں ہے کہ اصل میں شَجٌّ سر سے خاص تھا یعنی سر پر مارنا، اس کو زخمی کرنا، توڑنا چیرنا پھر دوسرے اعضا کو بھی زخمی کرنے میں اس کا استعمال ہونے لگا)۔

شِجَاجٌ شَجَّةٌ کی جمع ہے یعنی سر کے زخموں کا بیان

فَشَجَّهٗ فِیْ رَأْسِہٖ۔ اس کے سر پر زخم لگایا۔

فَاَشْرَعَ نَاقَتَهٗ فَشَرِبَتْ فَشَجَّتْ فَبَالَتْ: انہوں نے اپنی اونٹنی بہتے پانی میں ڈال دی اس نے پانی پیا پھر پانی پینا موقوف کیا اور پیشاب کیا خطابی نے یوں روایت کیا ـــ فَشَجَتْ: یعنے اونٹنی نے اپنے پاؤں کھولے پیشاب کرنے کے لئے یہ فشج سے نکلا ہے تو فا اصلی ہوگی۔

اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَالْتَقَمْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّۃِ فَکَانَ یَنْشَجُّ عَلَیَّ مِسْکًا۔ آنحضرتؐ نے مجھ کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لیا۔ میں نے نبوت کی انگشتری کو دیکھ لیا (جو آپ کے مونڈھے پر تھی چھپرکٹ کی گھنڈی کی طرح) اور آپ مشک کی خوشبو جو آپ کے جسم سے آ رہی تھی میں اس کو سونگھ رہا تھا۔ یہ شَجَّ الشَّرَابَ سے ماخوذ ہے یعنے شراب کو پانی کے ساتھ ملایا۔

شُجَّتْ بِذِیْ شَبَمٍ مِّنْ مَّاءِ مَحْنِیَۃٍ (یہ ایک مصرعہ ہے کعب بن زہیر کے قصیدے کا جس کا ترجمہ شَبَمْ میں گذر چکا ہے) اس میں سرد پانی نالے کے تراؤ کا ملا دیا گیا ہے۔

شَجَّۃٌ قَرْنِیَّۃٌ مِلْحَۃٌ مُجْرٍ فَقْطَا۔ یہ ایک منتر ہے بخار کا جو حدیث میں وارد ہے اس کے معنی معلوم نہیں۔

شَجْرٌ۔ باندھ دینا، ہٹانا، روکنا، دھکیلنا، کھولنا، ستون لگانا، منجر پر ڈال دینا، کونچنا۔

شُجُوْرٌ۔ جھگڑا کرنا، اختلاف کرنا۔

شَجَرٌ۔ درخت۔

مُشَاجَرَۃٌ۔ درخت چرانا، جھگڑا کرنا، نزاع کرنا۔

اِشْجَارٌ۔ درخت اگانا۔

تَشَاجُرٌ۔ ایک میں ایک گھس جانا، اختلاف کرنا۔

اِشْتِجَارٌ: ٹھڈی کے تلے ہاتھ رکھ کر کہنی پر ٹیکا دینا، آگے بڑھ جانا، جدا ہونا۔

اِیَّاکُمْ وَمَا شَجَرَ بَیْنَ اَصْحَابِیْ۔ میرے صحابہ میں جو اختلاف اور جھگڑا ہو تم اس سے بچے رہنا (اس کا ذکر تذکرہ نہ کرنا کسی جانب کو برا نہ کہنا بلکہ سکوت اور خاموشی اختیار کرنا اور ان کے کاموں کو اللہ کے سپرد کر دینا)۔

یَشْتَجِرُوْنَ اِشْتِجَارَ اَطْبَاقِ الرَّأْسِ اس طرح لڑائیوں اور فتنوں میں گھس جائیں گے جیسے کی ہڈیاں ایک میں ایک گھسی ہوتی ہیں (بعضوں نے کہا سر کی ہڈیوں کی طرح مختلف ہوں گے)۔

کُنْتُ اٰخِذًا بِحَکَمَۃِ بَغْلَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَجَرْتُهَا بِهَا حَتّٰی فَتَحَتْ فَاهَا۔ میں آنحضرتؐ کے خچر کی لگام پکڑے تھا میں اس کو لگام سے مار رہا تھا روکنے کے لئے یہاں تک کہ اس نے منہ کھول دیا۔ (یہ حضرت عباس کا قول ہے) وَالْعَبَّاسُ یَشْجُرُهَا یَا یَشْتَجِرُهَا بِلِجَامِهَا حضرت عباس اس کی لگام پر زور دے رہے تھے (اس کو روکنے کے لئے) نہایہ میں ہے کہ شجر کہتے ہیں منہ کے اس مقام کو جو کھلتا ہے۔ بعضوں نے کہا

قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ شَجْرِیْ وَنَحْرِیْ۔ آنحضرتؐ نے میرے اور دگدگی کے درمیان انتقال فرمایا (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے آپ کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا اور انگلیوں میں تشبیک کر لی تھی)

فَکَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ یُّطْعِمُوْهَا اَوْ یَسْقُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا۔ جب اس کو کھلانا یا پلانا چاہتے تو اس کا منہ ایک لکڑی سے کھول

ایک روایت میں شحوا فاھا ہے یعنے اس کا منہ لکڑی سے کشادہ کرتے اس خیال سے کہ کہیں منہ بند نہ کرلے اور کھانا پانی اندر نہ جاسکے۔

تفقدن فی طھارتک کذا وکذا والشاکل والشجر۔ طہارت (وضو) میں ان اعضاء کا خیال رکھ اور کنپٹی اور کان کے بیچ کا اور جہاں پر دونوں جبڑے ملتے ہیں عنفقہ کے نیچے (عنفقہ وہ مقام ہے جو نیچے کے جبڑے اور ٹھڈی کے بیچ میں ہوتا ہے)۔

فشجرناھم بالرماح ہم نے ان کو برچھوں سے کونچ ڈالا۔

فی شجار لہ۔ ایک کھلے ہودے ہیں (شجار اور مشجر چھوٹا ہودہ یا محافہ جو اوپر سے کھلا ہوا ہو اس پر سایہ نہ ہو)۔

الصخرۃ والشجرۃ من الجنۃ بیت المقدس کا صخرہ اور انگور کا درخت یہ دونوں بہشت سے آئے ہیں بعضوں نے کہا شجرہ سے وہ درخت مراد ہے جس کے نیچے بیعۃ الرضوان ہوئی تھی (یعنی حدیبیہ میں) کیونکہ اس درخت کے تلے بیعت کرنے والے سب بہشتی تھے)۔

حتی کنت فی الشجراء یہاں تک کہ میں درختوں کے جھنڈ میں ہوگیا۔

شجراء۔ جھنڈ درخت جیسے قصباء بانس بن۔

ونای بی الشجر۔ درختوں میں چراگاہ مجھ سے دور ہوگئی۔

قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تشاجروا فی الطریق بسبعۃ اذرع۔ جب راستہ کی مقدار میں جھگڑا ہو کوئی زیادہ بتلائے کوئی کم تو آنحضرتؐ نے یہ فیصلہ کیا کہ سات ہاتھ رستہ رکھو (اتنے میں اونٹ گاڑی سب فراغت کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ کرمانی نے کہا یہ بڑے رستوں یعنے سڑکوں میں ہے جن پر اکثر رستہ چلتا رہتا ہے لیکن چھوٹی گلیوں میں جس پر اڑوسی پڑوسی اتفاق کریں اتنا رستہ مقرر کردیا جائے اور اپنے اپنے حصہ کے موافق اتنی زمین رستہ کے لئے نکال دیں)۔

واما الذی شجر بینی وبینک لیکن وہ بات جس میں مجھ کو اور تجھ کو نزاع اور اختلاف ہے۔

وشجرھم الناس برماحھم۔ لوگوں نے ان خارجیوں کو برچھوں پر رکھ لیا (سب کو کونچ ڈالا حضرت علی کے ساتھیوں میں سے اس دن صرف دو صاحب شہید ہوئے اور خارجیوں کے کشتوں کے پشتے لگ گئے)۔

من اکل من ھذہ الشجرۃ۔ جو شخص اس درخت میں سے یعنے لہسن میں سے کھائے (وہ ہماری مسجدوں کے پاس نہ پھٹکے) نووی نے کہا اس میں ہر بدبودار چیز آگئی جیسے مولی پیاز وغیرہ اسی طرح اس کو بھی مسجد میں نہ آنا چاہئے جو گندہ دہن ہو یا اس کو کوئی زخم لگا ہو جس میں سے بدبو آتی ہو۔ میں کہتا ہوں جو شخص سگار یا سگرٹ یا بیڑی پیتا ہو اور اسکے منہ سے بو آرہی ہو اس کو بھی مسجد میں نہ آنا چاہئے غرض جس بو سے دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہو اس کا یہی حکم ہے فرشتوں کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے اور یہ حکم عام ہے ہر مسجد کے لئے اور عیدگاہ اور علم اور وعظ اور ذکر الٰہی اور ولیمہ کے مجمع بھی یہی حکم رکھتے ہیں)۔

وہاں بھی ایسا شخص نہ آئے البتہ بازاروں اور میلوں میں ممانعت نہیں ہے۔

مترجم کہتا ہے جب میں ۱۳۳۱ھ ہجری میں مدینہ طیبہ جانے لگا اس زمانہ میں میں کھانے کے بعد خوشبودار تمباکو کا حقہ پیا کرتا مگر چلتے وقت میں نے خیال کیا کہ آنحضرتؐ کے مزار مبارک پر اکثر جانا ہوگا اور شاید حقہ کی بو آپ کو ناگوار ہو اس لئے میں نے ممبئی پہنچتے ہی حقہ پینا یک قلم چھوڑ دیا حالانکہ بیس پچیس سال سے مجھ کو اس کی عادت تھی مگر حق تعالےٰ کی قدرت اور اسکے رسول کریم کی کرامت ملاحظہ فرمایئے کہ مطلقاً مجھ کو ایذا نہ ہوئی اور یہ کمبخت عادت اس نے مجھ سے بلا تکلیف چھڑا دی)۔

فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ اَوْلٰی۔ اگر عورت کے ولی جھگڑا کریں (اور دونوں برابر کے ولی ہوں) تو بادشاہ یا حاکم جدھر ہو وہی اولیٰ ہوگا اور عورت کا نکاح اس ولی کی پسند پر کر دیا جائے گا بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ عورت کے ولی اس کو یوں ہی بٹھا رکھیں اور اس کا نکاح نہ ہونے دیں تو حاکم اس کا نکاح کر دے اور ان کی ولایت ساقط ہو جائے گی۔

اَصْحَابُ الشَّجَرَةِ۔ وہ لوگ جنہوں نے حدیبیہ میں ایک درخت کے تلے آنحضرتؐ کے ساتھ ہو کر لڑ کر مرجانے کے لئے بیعت کی تھی اسی بیعت کو بیعۃ الرضوان کہتے ہیں ....

.....**اَصْحَابُ السَّمُرَةِ**۔ ببول (کیکر) کے درخت والوں سے بھی یہی لوگ مراد ہیں کیونکہ یہ کیکر ہی کا درخت تھا۔

اَلشَّجَرَةُ الْمَلْعُوْنَةُ فِی الْقُرْاٰنِ۔ جس درخت پر قرآن میں لعنت ہوئی ہے یعنے تھوہڑ کا درخت جو دوزخیوں کی خوراک ہوگی۔ امامیہ کی کتابوں میں ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا ابوحفص میں تم کو بتلاؤں بنی امیہ کے باب میں یہ آیت اتری ہے والشجرۃ الملعونۃ فی القرآن تو حضرت عمر نے کہا تم جھوٹے ہو بنی امیہ تم سے اچھے ہیں اور تم سے زیادہ ناطہ جوڑنے والے ہیں۔

میں کہتا ہوں یہ روایت افترا ہے حضرت عمر پر، حضرت عمر حضرت علیؓ کی نسبت کبھی یہ کہنے والے نہیں کہ تم جھوٹے ہو اور نہ کبھی آپ بنی امیہ کو حضرت علی پر فضیلت دینے والے ہیں۔

اَلشَّجَرَةُ الطَّيِّبَةُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَفَرْعُهَا عَلِيٌّ وَعُنْصُرُ الشَّجَرَةِ فَاطِمَةُ وَثَمَرَتُهَا اَوْلَادُهَا وَاَغْصَانُهَا وَاَوْرَاقُهَا شِيْعَتُهَا

(امام محمد باقرؒ نے فرمایا) قرآن میں جو شجرہ طیبہ آیا ہے اس سے مراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کی ڈالی حضرت علی ہیں اور اس کی جڑ حضرت فاطمہ ہیں اور اس کے پھل آپ کی اولاد ہیں اور اس کی شاخیں اور پتے آپ کے شیعہ ہیں۔

كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةٍ. قَالَ الْبَاقِرُ هُمْ بَنُوْ اُمَيَّةَ۔ شجرہ خبیثہ سے مراد بنی امیہ ہیں یہ امام محمد باقرؒ نے فرمایا۔

فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ اَیْ فِيْمَا تَعَاقَدَ عَلَيْهِ الْخَمْسَةُ فِیْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ وَهُمُ الْاَوَّلُ وَالثَّانِیْ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَسَالِمٌ مَوْلٰی حُذَيْفَةَ حَيْثُ قَالُوْا اِنْ اَمَاتَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا لَا نَرُدُّ هٰذَا الْاَمْرَ فِیْ بَنِیْ هَاشِمٍ۔ قرآن شریف میں جو آیا ہے فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ پانچ شخصوں نے یعنی ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور ابوعبیدہ بن جراح اور عبدالرحمان

ابن عوف اور سالم مولیٰ حذیفہ نے کعبہ کے اندر عہد کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ حضرت محمدؐ کو اٹھالے تو ہم یہ امر یعنے خلافت بنی ہاشم کو نہیں دیں گے۔

مترجم کہتا ہے یہ سارا قصہ بے اصل معلوم ہوتا ہے بھلا یہ پانچ شخص کیا ایسے مقتدر تھے کہ خلافت بنی ہاشم کو نہ دیں خصوصاً سالم کو دیکھئے وہ بیچارے حذیفہ کے غلام اور اس وقت بالکل بچے اور کم سن اور نابالغ تھے وہ ایسے بڑے مشوروں میں کیونکر شریک ہو سکتے تھے آنحضرتؐ کے صحابہ میں بڑی تعداد انصار کی تھی ان کو نہ ابوبکرؓ سے کچھ غرض تھی نہ عمرؓ سے اگر آنحضرتؐ صراحت فرما گئے ہوتے کہ میرے بعد علیؓ خلیفہ ہیں تو قیامت تک یہ لوگ ابوبکر صدیقؓ کو قبول نہ کرتے اللہ کی پناہ ایسے جھوٹ اور افترا سے۔ یہ پانچوں شخص آنحضرتؐ کے جاں نثار اور وفادار خادم تھے بھلا ان سے ایسی باتیں سرزد ہو سکتی تھیں اور لطف یہ کہ ان پانچوں کو بنی ہاشم سے عداوت ہونے کی کوئی وجہ بھی معلوم نہیں ہوتی۔ البتہ اگر بنی امیہ ایسی صلاح کرتے تو ایک طرح قیاس میں بھی آتا۔ افسوس ہے کہ حضرات امامیہ کی اکثر روایتیں ایسی ہی بے اصل اور دوراز قیاس ہوتی ہیں۔۔۔ اَصْلَحَهُمُ اللّٰهُ تَعَالیٰ۔

شَجُعَ۔ بہادری میں غالب آنا۔

شَجَاعَةٌ بہادری، دلیری۔

تَشْجِیْعٌ۔ بہادر کرنا کسی کا دل مضبوط کرنا بہادر کہنا۔

تَشَجُّعٌ۔ بہادر ہونا۔

شُجَاعٌ بحرکات ثلثہ و رشین، بہادر۔

یَجِیْءُ کَنْزُ اَحَدِهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ۔ ان میں سے اس شخص کا خزانہ (جس کی وہ زکوٰۃ نہ دیتا ہو) قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل بن کر آئے گا۔ (شجاع نر سانپ۔ بعضوں نے کہا سانپ نر ہو یا مادہ)۔

اِلَّا بُعِثَ عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ سَعَفُهَا وَلِیْفُهَا اَشَاجِعَ تَنْهَشُهٗ۔ قیامت کے دن ان کی شاخیں اور پوست سانپوں کی شکل بنا کر بھیجی جائیں گی وہ اس کو نوچیں گی (کاٹیں گی)۔

اَشَاجِعُ جمع ہے اَشْجَعُ کی بمعنی نر سانپ۔ بعضوں نے کہا اَشْجِعَة کی جمع ہے وہ شُجَاعٌ کی جمع ہے بمعنی سانپ۔

عَارِیُ الْاَشَاجِعِ۔ انگلیوں کے جوڑ بن گوشت والے (یہ ابوبکر صدیقؓ کی صفت ہے۔ آپ کی انگلیاں دبلی پتلی تھیں پُر گوشت نہ تھیں)۔

شَجَنٌ۔ روک لینا، رنجیدہ کرنا۔

شَجَنٌ اور شُجُوْنٌ رنجیدہ ہونا۔

اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ ناطہ رحمان کی ایک شاخ ہے (یعنے رحمان سے رحم نکلا ہے جس کے معنی ناطہ کے ہیں یا رحمان سے اس طرح ملا ہوا ہے جیسے رگیں ایک دوسرے سے ملی ہوتی ہیں)

اَلْحَدِیْثُ ذُوْ شُجُوْنٍ۔ بات میں بہت شاخیں ہیں یعنے بات سے بات نکلتی ہے (یہ ایک مثل ہے عرب کی)۔

اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ۔ ناطہ عرش سے لٹکا ہوا ہے (ایک روایت میں ہے کہ پروردگار کی کمر کے دونوں جانب پکڑے ہوئے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ناطہ کو بہت قرب الٰہی حاصل ہے اس لئے ہر شخص کو اس کا خیال رکھنا چاہئے اور ناطہ والوں سے عمدہ سلوک اور احسان کرنا چاہئے جس ناطہ کا جوڑنا واجب ہے وہ وہ ناطہ ہے جو نکاح کو حرام کرتا ہے اس میں سب محارم آگئے اولاد، ماں باپ، بھائی، بہنیں، خالہ پھوپھی، چچا، دادا، نانا، ماموں۔ بعضوں نے کہا ہر ایک ناطہ مراد ہے اس میں سب وہ رشتہ دار داخل

ہر جو فرائض میں ذوی الارحام کہلاتے ہیں)۔

تَجُوبُ بِیَ الْاَرْضَ عَلَنْدَاۃٌ شَجَنٌ۔ مجھ کو ایک زوردار اونٹنی جس کے اعضا جڑے ہوئے ہیں (یعنی ٹھوس بدن کی) لے کر زمین کو قطع کر رہی ہے (یعنی مسافت طے کرا رہی ہے)۔

مَالِیْ شَجَنٌ وَّلَا سَکَنٌ غَیْرُکُمْ۔ مجھ کو تمہارے سوا نہ اور کسی کا رنج ہے نہ تمہارے سوا اور کہیں میرا ٹھکانا ہے (یہ حضرت ابوذر غفاریؓ نے حضرت علی اور حسنین علیہم السلام سے کہا)۔

شَجْوٌ۔ رنج دینا، خوش کرنا، اختلاف ہونا۔

شَجَیٰ۔ رنج۔

اِشْجَاءٌ۔ رنجیدہ کرنا۔

شَجِیُّ النَّشِیْجِ۔ ان کی آواز رنج دینے والی تھی۔ (یہ حضرت عائشہ نے ابوبکرؓ کی فضیلت بیان کی، آپ کی آواز ایسی دردناک تھی جب قرآن پڑھتے تو لوگ سنکر رو دیتے)۔

اِنَّ رُفْقَۃً مَاتَتْ بِالشَّجِیِّ۔ کچھ رفیق شجی میں مر گئے۔ (شجی ایک منزل کا نام ہے مکہ کے رستے میں)۔

اِذَا تَذَکَّرْتَ شَجْوًا مِّنْ اَخِیْ ثِقَۃٍ۔ جب تو کسی اعتباری بھائی سے رنج کی بات یاد کرے۔

فَصَبَرْتُ وَفِی الْعَیْنِ قَذًی وَّفِی الْحَلْقِ شَجًی۔ میں نے صبر کیا اس حالت میں کہ آنکھ میں کچرا (کوڑا)، اور حلق میں اٹکا ہوا تھا (یعنی بطور قہر درویش برجان درویش میں خاموش رہا دل میں ناراضی بھری تھی)۔

کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ یُّقَالُ لَہُ الشَّجَاءُ۔ آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کو شجاء کہتے تھے (کذا فی مجمع البحرین اور یہ غلط ہے، اس گھوڑے کا نام سکب تھا حائے حطی سے جس کا ذکر آگے آئے گا)۔

باب الشین مع الحاء

شَحْبٌ۔ پھاوڑے سے زمین چھیلنا۔

شُحُوْبٌ اور شُحُوْبَۃٌ۔ رنگ بدل جانا، یا بھوک یا بیماری یا سفر کی وجہ سے۔

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلَیَّ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اَشْعَثَ شَاحِبٍ۔ جس کو میری طرف دیکھنا بھلا لگے اس کو چاہئے کسی پریشان حال رنگ بدلے ہوئے کو دیکھے۔

رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاحِبًا شَاکِیًا۔ (سلمہ بن اکوع نے کہا) آنحضرتؐ نے مجھ کو رنگ بدلا ہوا بیمار دیکھا۔

یَلْقٰی شَیْطَانُ الْکَافِرِ شَیْطَانَ الْمُؤْمِنِ شَاحِبًا۔ کافر کا شیطان (جو اسکے ساتھ رہتا ہے) مسلمان کے شیطان سے ملتا ہے تو اسکو رنگ بدلا ہوا (ضعیف اور ناتوان پاتا ہے)۔

لَا تَلْقَی الْمُؤْمِنَ اِلَّا شَاحِبًا۔ تو جب کسی مومن کو دیکھے اس کو پریشان حال رنگ بدلا ہوا پائے گا۔ (کیونکہ سچا مومن دنیا میں عیش نہیں کرتا بلکہ کم خوراکی اور عبادت اور ریاضت اور خوف عاقبت کی وجہ سے ہمیشہ رنگ بدلا ہوا رہتا ہے)۔

شُخْبٌ۔ دودھ کی دھار جو دوہنے کے وقت نکلتی ہے۔ (کذا فی مجمع البحار اور یہ غلطی ہے صاحب مجمع کی دودھ کی دھار کو شُخْبٌ کہتے ہیں خائے معجمہ سے نہ کہ حائے حطی سے)۔

شِیْعَتُنَا الشَّاحِبُوْنَ۔ ہمارے گروہ والے وہ ہیں جن کا رنگ بدلا ہوا ہے۔

شَحْثٌ۔ تیز کرنا۔

شَحِیْثٌ۔ ایک سریانی لفظ ہے عرب لوگ

گمان کرتے تھے کہ اس سے قفل بغیر کنجی کے کھل جاتے ہیں۔

هَلُمِّي الْمُدْيَةَ فَاشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ۔ چھری لا اس کو ایک پتھر سے تیز کرلے بعضوں نے کہا صحیح فَاشْحَذِيهَا ہے۔

شُحَاجٌ یا شَحِيجٌ یا شَحَجَانٌ خچر یا گدھے کا آواز کرنا بعضوں نے کہا کوے کا بھی بعضوں نے کہا مطلق بلند آواز کرنا۔

دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى قَاصًّا صَيَّاحًا فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ اللهَ يُبْغِضُ كُلَّ شَحَّاجٍ۔ عبداللہ بن عمر ایک مسجد میں گئے وہاں ایک واعظ قصہ خواں کو دیکھا (جو سچی جھوٹی ہر طرح کی روایتیں اور حکایتیں بیان کرتا ہے جیسے ہمارے زمانہ کے واعظ ہیں) خوب چلا رہا تھا (بلند آواز سے بیان کر رہا تھا) انہوں نے کہا تو یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہر چلانے والے کو ناپسند کرتا ہے (گویا انہوں نے اس آیت کی طرف اشارہ کیا اِنَّ اَنْکَرَ الاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ)۔

شُحٌّ یا شَحٌّ یا شِحٌّ۔ بخیلی، حرص، لالچ۔

مُشَاحَّةٌ۔ مناقشہ، جھگڑا۔

تَشَاحَّ الْقَوْمُ۔ ہر ایک نے چاہا وہ مجھ کو ملے اس کی حرص کی۔

شَحَاحٌ۔ بخیل۔

مَاءٌ شَحَاحٌ۔ اُتھلا پانی جو گہرا نہ ہو۔

زَنْدٌ شَحَاحٌ۔ کند چقمق جس میں سے آگ نہ نکلے۔

اِیَّاکُمْ وَالشُّحَّ۔ بخیلی سے بچے رہو۔ بعضوں نے کہا شُحّ سخت بخیلی، بعضوں نے کہا بخیلی لالچ کے ساتھ بعضوں نے کہا بخیلی یہ ہے کہ آدمی مال میں بخیلی کرے اور شُحّ یہ ہے کہ مال میں بھی بخیلی کرے اور اچھی طرح سلوک کرنے میں بھی (مثلاً مانگے پر کوئی چیز نہ دے)۔

بَرِئَ مِنَ الشُّحِّ مَنْ اَدَّى الزَّكٰوةَ وَقَرَى الضَّيْفَ وَاَعْطٰى فِي النَّائِبَةِ جو شخص زکوٰۃ دے اور مہمان نوازی کرے اور مصیبت کے وقت سلوک کرے (مصیبت زدوں کی مدد کرے) وہ شح سے پاک ہوا اس کو شحیح نہیں کہیں گے۔

اَنْ تَتَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تو اس وقت خیرات کرے جب تو تندرست ہو تجھ کو مال دولت کی چاہ ہو (دنیا میں زندہ رہنے کی توقع ہو مفلسی محتاجی کا ڈر ہو) یہ نہیں کہ جب جان حلق میں آ گئی مرنے کا یقین ہو گیا اس وقت لگے خیرات کرنے۔

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ اِنِّيْ شَحِيحٌ فَقَالَ اِنْ كَانَ شُحُّكَ لَا يَحْمِلُكَ عَلٰى اَنْ تَاْخُذَ مَا لَيْسَ لَكَ فَلَيْسَ بِشُحِّكَ بَاْسٌ ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا میں بخیل ہوں انہوں نے کہا اگر تیری بخیلی تجھ سے یہ نہیں کراتی کہ تو دوسروں کا مال اُٹھا لے (بلکہ اپنے ہی مال کی حفاظت کرتا ہے) تو تیری بخیلی میں کوئی قباحت نہیں۔

قَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا اُعْطِيْ مَا اَقْدِرُ عَلٰى مَنْعِهٖ قَالَ ذَاكَ الْبُخْلُ وَالشُّحُّ اَنْ تَاْخُذَ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقِّهٖ۔ ایک شخص نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا میں جس مال کے روکنے پر قادر ہوں اس کو نہیں دیتا (یعنی بغیر مجبوری کے میں روپیہ خرچ نہیں کرتا جب ایسا لاچار ہو جاتا ہوں کہ بن خرچ کئے بن نہیں پڑتا اس وقت خرچ کرتا ہوں) انہوں نے کہا یہ بخیلی ہے اور شح یہ ہے کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا مال ناحق مار لے۔

اَلشُّحُّ مَنْعُ الزَّكٰوةِ وَاِدْخَالُ الْحَرَامِ۔ شح یہ ہے کہ آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے اور حرام حلال کی قید اٹھا دے (حرام روپیہ بھی لے لے جیسے رشوت اور ظلم کا)۔

وَيُلْقَى الشُّحُّ۔ قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ لوگوں پر لالچ کا غلبہ ہوگا (ہر طرح سے مال جوڑنے کی فکر میں رہیں گے حلال طریقہ سے ہو یا حرام سے)۔

شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ وَجُبْنٌ۔ مرد میں سب سے بدتر دو خصلتیں ہیں ایک تو حرص لالچ دوسرے نامردی بزدلی۔

لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا۔ لالچ اور ایمان دونوں کسی بندے کے دل میں جمع نہیں ہوتے۔

اَلشُّحُّ اَنْ تَرَى الْقَلِيْلَ سَرَفًا وَمَا اَنْفَقْتَ تَلَفًا۔ شح یہ ہے کہ تھوڑا سا بھی خرچ کرے تو اس کو اسراف سمجھے اور جو کچھ خرچ کرے سمجھے کہ وہ تلف ہو گیا (اس پر رنج کرے)۔ مجمع البحرین میں ہے ایک حدیث میں ہے کہ بخیل تو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہے اور شحیح چاہتا ہے کہ اپنے مال کے علاوہ دوسروں کے بھی مال مار لے جب وہ کسی کے پاس کوئی چیز دیکھتا ہے تو آرزو کرتا ہے کہ میں بھی اس کو حاصل کر لوں)۔

حلال طریق سے ہو یا حرام طریق سے اور اللہ تعالیٰ نے جو اس کو دیا ہے اس پر قناعت نہیں کرتا۔

شَحْذٌ۔ تیز کرنا، ہنکا دینا، تیز چلانا، پوست نکالنا، یا پیچھے لگ کر مانگنا یعنے الحاح کے ساتھ۔

شَحَّاذٌ۔ چڑچڑا فقیر جو بن لئے نہ ٹلے۔

..... شَحَّاثٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

مِشْحَذٌ۔ سِلّی جس پر لوہا تیز کریں۔

مِشْحَاذٌ۔ پہاڑ کی چوٹی ٹیلہ، ہموار زمین۔

هَلُمِّي الْمُدْيَةَ وَاشْحَذِيهَا۔ چھری لا اور اس کو تیز کرلے۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَدُوٍّ شَحَذَ لِي ظُبَةَ مُدْيَتِهِ۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس دشمن سے جو اپنی چھری کی دھار میرے لئے تیز کرے۔

شَحْرٌ۔ منہ کھولنا۔

شَحَّارٌ۔ کالی زمین، دھوئیں کی کالک جو دیگچی وغیرہ میں لگ جاتی ہے۔

شَحْزٌ۔ جماع کرنا۔

شَخْزٌ۔ ڈرنا، گھبرانا۔

شَخِيْرٌ۔ آواز بلند کرنا کاٹتے وقت۔

شَحْشَحٌ۔ بہت بولنے والا، بڑا مقرر، بلیغ، بہادر، غیرت مند۔

شَحْشَحَ الصُّرَدُ۔ لٹورے نے آواز کی۔

شَحْشَحَ الطَّائِرُ۔ پرندہ جلدی سے اُڑگیا۔

شَحْشَاحٌ۔ حریص، ایک کام کو ہمیشہ کرنے والا، غیرت مند۔

اِمْرَأَةٌ شَحْشَاحٌ۔ عورت جو قوت میں مردوں کے برابر ہو۔

مُشَحْشِحٌ۔ قلیل الخیر۔

اِنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْطُبُ فَقَالَ هٰذَا الْخَطِيْبُ الشَّحْشَحُ۔ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو خطبہ سناتے وقت دیکھا تو کہا یہ بڑا بولنے والا الخطیب ہے۔

قَطَاةٌ شَحْشَحٌ۔ پرندہ جلد اڑنے والا۔

نَاقَةٌ شَحْشَحَةٌ۔ تیز رو اونٹنی۔

شَحْصٌ یا شَحَصٌ یا شُحْصَاءُ یا شَحَاصَةٌ یا شَحْصَةٌ۔ وہ بکری جس میں دودھ نہ رہا ہو یا جس کو پیٹ نہ ہو یا جس پر نر نہ کودا ہو اس کی جمع اَشْحَاصٌ اور شِحَاصٌ اور شُحُصٌ اور شَحْصَاتٌ اور شَحَصٌ ہے۔

شَحُوْصٌ۔ دبلی بکری۔

شَحْطٌ یا شَحَطٌ یا شُحُوْطٌ یا مَشْحَطٌ دور ہونا، ذبح کرنا، اندازے سے بڑھ جانا، آگے نکل جانا، بھر دینا، لگنا، ڈنک مارنا، پانی ملانا، کھینچنا، چوس لینا۔

تَشْحِيْطٌ۔ خون میں لٹانا، لتھیڑ دینا۔

شُحِطَ بِالدَّمِ۔ خون میں لتھڑ گیا اس میں لوٹنے لگا۔

وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ۔ وہ اپنے خون میں لوٹ رہا ہے (اس میں تڑپ رہا ہے)۔

يُشْحَطُ الثَّمَنُ ثُمَّ يُعْتَقُ كُلُّهُ۔ جو شخص غلام میں سے ایک حصہ آزاد کرے تو اس کی پوری قیمت انتہائی لگائی جائے گی پھر پورا آزاد ہوگا۔ عرب لوگ کہتے ہیں شَحَطَ فُلَانٌ فِي السَّوْمِ فلاں شخص نے نرخ انتہا کو چڑھا دیا (بہت قیمت لگائی) بعضوں نے کہا يُشْحَطُ الثَّمَنُ کے معنی یہ ہیں کہ اس کی قیمت جوڑی جائے گی یہ شَحَطْتُ الْاِنَاءَ سے ماخوذ ہے یعنے میں نے برتن بھر دیا)۔

مَنْ جَلَسَ بَيْنَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ وَالْاِقَامَةِ كَانَ كَالْمُتَشَحِّطِ بِدَمِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ جو شخص مغرب کی اذان اور اقامت کے بیچ میں

بیٹھ جائے اس کو اتنا ثواب ہوگا جتنا اس کو جو اللہ کی راہ میں (جہاد میں) اپنے خون میں لوٹ رہا ہو۔

شَحْمٌ۔ چربی، چربی کھلانا۔

شَحَمٌ۔ چربی دار ہونا جیسے شَحَامَۃٌ ہے۔

تَشْحِیْمٌ۔ چربی کھلانا۔

شَاحِمٌ۔ چربی بیچنے والا جیسے شَحَّامٌ ہے اور لَحَّامٌ یعنے گوشت بیچنے والا۔

مَا كُلُّ بَيْضَاءَ شَحْمَةً وَلَا كُلُّ سَوْدَاءَ تَمْرَةً۔ ہر ایک سفید چیز چربی نہیں ہے اور نہ ہر کالی چیز کھجور ہے (یہ ایک مثل ہے)۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ الْعَرَقُ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ۔ بعضے لوگوں کا پسینہ ان کے کانوں کی لو تک پہنچے گا۔

شَحْمَة۔ کان کا وہ مقام جہاں بالی پہنانے کے لئے چھید کرتے ہیں یعنی لو۔

إِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ۔ آنحضرتؐ نماز میں اپنے دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھاتے۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَبَاعُوْهَا وَأَكَلُوْا أَثْمَانَهَا: اللہ یہودیوں پر لعنت کرے ان پر چربیاں (گردے اور آنتوں اور معدے کی) حرام ہوئیں تو انہوں نے کیا کیا ان کو بیچا ان کی قیمت کھائی (نہایہ میں ہے کہ یہودیوں پر حرام یہی چربیاں ہوئیں تھیں لیکن پشت اور سرین کی چربی حرام نہیں ہوئی تھی)۔

كُلُوا الرُّمَّانَ بِشَحْمِهٖ فَإِنَّهُ دِبَاغُ الْمَعِدَةِ۔ انار کو اس کی چربی سمیت کھاؤ۔ (یعنی وہ سفیدی جو دانوں پر لپٹی ہوتی ہے) کیونکہ اس سے معدے کی صفائی ہوتی ہے (وہ معدے کو ایسا صاف کرتی ہے جیسے چمڑا دباغت سے صاف ہو جاتا ہے۔

لَحِيْمٌ شَحِيْمٌ۔ موٹا تازہ، چربی دار۔

كَثِيْرَةٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ۔ ان کے پیٹ بڑے چربی دار ہوں گے۔

شَحْنٌ۔ بھر دینا، دور کرنا، ہانک دینا۔

شَحْنٌ۔ حسد کرنا۔

مُشَاحَنَةٌ۔ بغض رکھنا۔

إِشْحَانٌ۔ بھر دینا، نیام میں کرنا، نیام سے نکالنا، تیاری کرنا، رونے کے لئے مستعد ہونا۔

مَشْحُوْنٌ اور **شَاحِنٌ**: بھرا ہوا جیسے کَاتِمٌ اور مَكْتُوْمٌ چھپا ہوا۔

شَحْنَاءُ۔ عداوت، دشمنی۔

يَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ عَبْدٍ مَا خَلَا مُشْرِكًا أَوْ مُشَاحِنًا۔ اللہ تعالٰی ہر بندے کو بخش دے گا سوائے مشرک اور مشاحن کے۔ مشاحن دشمنی رکھنے والا (امام اوزاعی نے کہا مشاحن سے مراد یہاں وہ بدعتی ہے جو جماعت مسلمین سے ایک بدعت نکال کر علیحدہ ہو جائے اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنائے)۔

إِلَّا رَجُلًا كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيْهِ شَحْنَاءُ۔ مگر اس شخص کی مغفرت نہیں ہوتی جو اپنے مسلمان بھائی سے دشمنی رکھتا ہو (یعنے ناحق نفسانیت یا حسد کی راہ سے نہ یہ کہ دین کی وجہ سے)۔

لَيَطَّلِعُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ إِلَّا لَهُمَا۔ اللہ تعالٰی شعبان کی پندرھویں شب کو اپنے بندوں کو جھانک کر دیکھتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر ان دو شخصوں کو (یعنے مشرکوں اور مشاحن کو)

وَلَيَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ۔ وہ دشمنی اور عداوت کو دلوں سے دور کر دیں گے (یعنے حضرت عیسٰی جب قیامت کے قریب اتریں گے وجہ یہ ہوگی

کہ اس وقت سب لوگوں کا ایک ہی دین ہو جائے گا۔ بڑی عداوت دینی اختلافات سے پیدا ہوتی ہے وہ جاتی رہے گی)۔

شَحَنَتِ السَّفِینَۃُ۔ کشتی بھر دی۔

شَحْوٌ۔ منہ کھول دینا، منہ کھل جانا۔

اِشْحَاءٌ۔ منہ کھولنا۔

تَشَحِّیْ۔ زبان درازی۔

شَحْوَاءُ۔ کشادہ کنواں۔

شَحْوَۃٌ۔ ایک بار ایک قدم۔

وَاللّٰہِ لَتَشْحَوُنَّ فِیْھَا شَحْوًا لَا یُدْرِکُکَ الرَّجُلُ السَّرِیْعُ (حضرت علیؓ نے عمارؓ سے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور فرمایا) قسم خدا کی تم تو اس میں ایسے بڑے بڑے قدم رکھو گے کہ جلدی دوڑنے والا مرد بھی تم کو نہ پا سکے گا۔

وَیَکُوْنُ فِیْھَا فَتًی مِّنْ قُرَیْشٍ یَشْحُوْ فِیْھَا شَحْوًا کَثِیْرًا (کعب نے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور کہا) قریش کا ایک جوان اس میں بہت بڑے بڑے قدم رکھے گا (خوب پیش قدمی کرے گا)۔

کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ یُقَالُ لَہُ الشَّحَّاءُ۔ آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کو شحاء کہتے تھے (کیونکہ وہ بڑے بڑے قدم رکھتا تھا)۔

باب الشین مع الخاء

شَخْبٌ یا مَشْخَبٌ۔ دودھ دوہنا، دودھ بہنا۔

شِخَابٌ۔ دوہا ہوا دودھ۔

شُخْبٌ۔ دودھ جو دوہا جائے۔

شَخْبٌ فِی الْاِنَاءِ وَشَخْبٌ فِی الْاَرْضِ۔ دودھ کی دھار ایک بار برتن میں پڑتی ہے، ایک بار زمین پر گرتی ہے (یہ ایک مثل ہے)۔

یُبْعَثُ الشَّھِیْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَجُرْحُہٗ یَشْخُبُ دَمًا۔ شہید قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا زخم خون بہا رہا ہوگا۔ (گویا ابھی تازہ زخمی ہوا ہے)۔

اِنَّ الْمَقْتُوْلَ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَشْخُبُ اَوْدَاجُہٗ دَمًا۔ جو شخص (ظلم سے) مارا جائے گا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی گردن کی رگوں میں سے خون بہہ رہا ہوگا۔

فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بَرَاجِمَہٗ فَشَخَبَتْ یَدَاہُ حَتّٰی مَاتَ۔ اس نے تیر کے پیکان لئے اس سے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے۔ اسکے دونوں ہاتھوں سے خون بہتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ مر گیا (اپنے تئیں آپ مار لیا۔ زخموں کی ایذا پر صبر نہ کر سکا)۔

یَشْخُبُ فِیْہِ مِیْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّۃِ حوض کوثر میں بہشت کے دو پرنالے پانی ڈال رہے ہیں۔

تَشَخَّبَ الْاَصَابِعُ۔ انگلیاں بند ہو گئیں۔

فَلَمَّا انْقَطَعَ شُخْبُ الْبَوْلِ۔ جب پیشاب کی دھار رک گئی (اصل میں شُخْبٌ کہتے ہیں دودھ کی دھار کو جو بار بار تھن کے دبانے اور نچوڑنے سے نکلتی ہے اس کی جمع شِخَابٌ آتی ہے)۔

شَخْتٌ یا شَخِتٌ۔ دبلا پتلا۔

شُخُوْتَۃٌ۔ دبلا ہونا۔

شَخَتَہٗ۔ اسکو جلدی سے ذبح کر ڈالا۔

شَخَتَہٗ اِلَیْہِ۔ اسکے پاس روانہ کر دیا۔

شَخِیْتٌ۔ چمکتا ہوا غبار۔

اِنِّیْ اَرَاکَ ضَئِیْلًا شَخِیْتًا۔ میں دیکھتا ہوں تو بالکل دبلا پتلا نحیف اور ضعیف ہے۔

شَخٌّ۔ پیشاب کرنا، دودھ کا آواز دینا دوہتے وقت خراٹے لگانا۔

لغات الحدیث

شَخَاخٌ۔
شَخَّاخٌ۔
مِشَخَّۃٌ۔
کریں۔
شَخِیْرٌ۔ گدے
سے آواز نکالنا، خرا
شَخْزٌ۔ بیقرار کر
لوگوں میں دشمنی ڈالنا
شَخْسٌ۔ اضطرا
منہ کھولنا۔
اِشْتِخَاسٌ۔
تَشَاخُسٌ۔
پڑنا۔
شَخْشَخَۃٌ۔
کی آواز یا کاغذ کی جیسے
شَخْصٌ۔ انسان
ذات جسم، مرد ہو یا عورت
شُخُوْصٌ۔
روانہ ہو جانا، بلندی پر
شُخِصَ بِہٖ۔
گیا۔
شَخَاصَۃٌ۔
تَشْخِیْصٌ۔ معین
لینا۔
اِشْخَاصٌ۔ بیقرار
اوپر اٹھانا، تیر کا
تَشَخُّصٌ۔ تعین
وضع۔
مُتَشَاخِصٌ۔ مختلف

شَخَّاخٌ۔ جو بستر میں پیشاب کر دے۔

شَخَاخٌ۔ پیشاب۔

مِشَخَّةٌ۔ ازار میں سوراخ جس میں سے پیشاب کریں۔

شَخِيْرٌ۔ گدھے یا گھوڑے کا آواز کرنا، حلق سے یا ناک سے آواز نکالنا، خراٹے لینا۔

شَخْزٌ۔ بیقرار کرنا، تکلیف میں ڈالنا، کونچنا، پھوڑنا، آپس میں دشمنی ڈالنا۔

شَخْسٌ۔ اضطراب کرنا، اختلاف کرنا، جمائی کے وقت منہ کھولنا۔

اِشْتِخَاسٌ۔ غیبت کرنا۔

تَشَاخُسٌ۔ مختلف ہونا، جھک جانا، گر جانا، پھوٹ جانا۔

شَخْشَخَةٌ۔ لکڑی کی طرح لمبا ہونا، ہتھیار کی آواز یا کاغذ کی جیسے خَشْخَشَةٌ ہے۔

شَخْصٌ۔ انسان کی صورت جو دور سے دکھائی دے، اس کا جسم، مرد ہو یا عورت۔

شُخُوْصٌ۔ اونچا ہونا، نظر جمانا، آنکھ اٹھانا، دور ہو جانا، بلندی پر جانا، ورم کرنا، طلوع ہونا۔

شُخِصَ بِهٖ۔ رنج کی خبر آئی جس سے پریشان ہو گیا۔

شَخَاصَةٌ۔ موٹا ہونا۔

تَشْخِيْصٌ۔ معین کرنا، تمیز کرنا، دریافت کرنا۔

اِشْخَاصٌ۔ بیقرار کرنا، چلنے کا وقت آجانا، غیبت کرنا، اوپر اٹھانا، تیر کا نشانے کے پار نکل جانا۔

تَشَخُّصٌ۔ تعین اور ہر ایک چیز کی خاص صورت و وضع۔

تَشَاخُصٌ۔ مختلف اور متفاوت۔

اِذَا شَخَصَ بَصَرُهٗ۔ جب میت کی آنکھ ایک طرف لگ جائے، پلکیں اوپر کو اٹھ جائیں۔

اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ۔ جب آنکھ کی ٹکٹکی بندھ جائے (کھلی کی کھلی ایک طرف لگ جائے)۔

شُخُوْصُ الْمُسَافِرِ۔ مسافر کی روانگی۔

فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ۔ آنکھ اوپر اٹھائی۔

لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ۔ نہ اپنے سر کو اوپر اٹھایا نہ اس کو جھکایا۔

بَابُ الْاِشْخَاصِ۔ باب بیان میں مدیون کو حاضر کرنے کے یعنے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے۔

فَشَخِصَ بِيْ۔ میں بیقرار ہو گیا۔

اِنَّمَا يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ مَنْ كَانَ شَاخِصًا اَوْ بِحَضْرَةِ عَدُوٍّ۔ نماز میں وہ شخص قصر کرے جو مسافر ہو یا دشمن کے مقابل ہو۔

فَلَمْ يَزَلْ شَاخِصًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ برابر اللہ کی راہ میں سفر کرتے رہے۔

لَا شَخْصَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہیں ہے ـــ (اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کو شخص کہہ سکتے ہیں اور نہایہ میں ہے کہ شخص ہر جسم کو کہتے ہیں جس میں ارتفاع اور ظہور ہو اور اللہ تعالیٰ کو شخص بمعنی ذات کہیں گے)۔

ایک روایت میں لَا شَيْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ ہے یعنے اللہ سے زیادہ کوئی موجود غیرت دار نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص کو اللہ سے زیادہ غیرت دار بننا سزاوار نہیں ہے)۔

سَيَأْتِيْكَ مَنْ لَّا يَنْظُرُ فِيْ كِتَابِكَ وَ يُخْرِجُكَ مِنْ دَارِكَ شَاخِصًا۔ تیرے پاس عنقریب وہ چیز آئے گی جو تیری کتاب کو نہیں دیکھے گی اور تجھ کو

مسافر بنا کر تیرے گھر سے نکالے گی (یعنے موت)۔

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ شَخَصَتِ الْاَبْصَارُ۔ یا اللہ تیری ہی طرف نگاہیں لگی ہوئی ہیں (سب تیرے فضل و کرم اور رحمت کے منتظر ہیں)۔

اِقَامَةُ الْعَاقِلِ اَفْضَلُ مِنْ شُخُوْصِ الْجَاهِلِ۔ عاقل کا ایک جگہ بیٹھا رہنا، جاہل کے چلنے پھرنے، سفر کرتے رہنے سے افضل ہے۔

شَخِیْصٌ۔ جسیم موٹا۔

شُخِصَ الْمُسَافِرُ۔ مسافر روانہ ہو گیا۔

باب الشین مع الدال

شَدَحٌ۔ موٹا ہونا۔

اِنْشِدَاحٌ۔ چت لیٹنا، پاؤں کشادہ کر کے۔

شَادِحٌ بمعنی وَاسِعٌ ہے۔

شُدْحَةٌ۔ گنجائش بمعنی سعةٌ اور مَنْدُوْحَةٌ ہے۔

مَشْدَحٌ۔ فرج۔

اَشْدَحُ۔ کشادہ۔

مُشَدَّحٌ۔ گنجائش۔

شَدْخٌ۔ توڑنا یا ترچیز کا توڑنا یا جوف دار چیز کا توڑنا جیسے خربوزہ، تربوز وغیرہ (محیط میں ہے کہ شَدْخٌ کا استعمال اکثر تر چیز کے توڑنے میں کرتے ہیں جیسے کَسْرٌ کا خشک چیز کے توڑنے میں اور خربوزہ توڑنے کو فَضْخٌ اور حنظل توڑنے کو نَقْفٌ کہتے ہیں)۔

شَدَخَ الرَّجُلُ۔ میانہ روی سے جھک گیا۔

شَدَخَ فُلَانًا اسکے مُشَدَّخ یعنے منتہائے گردن پر مارا۔

شَدَخٌ۔ ناتمام بچہ۔

شَدْخَةٌ۔ ایک بار توڑنا۔

اَشْدَخُ۔ شیر اور اس کا مؤنث شَدْخَاءُ ہے۔

فَشَدَخُوْهُ بِالْحِجَارَةِ۔ اس کو پتھروں سے توڑا (نہایہ میں ہے کہ شَدْخٌ جوف دار چیز کے توڑنے کو کہتے ہیں جیسے شَدَخْتُ رَاْسَهٗ فَانْشَدَخَ میں نے اس کا سر توڑا پھر وہ ٹوٹ گیا)۔

اِذَا کَانَ شَدْخَاءَ اَوْ مُضْغَةً فَادْفِنْهُ فِیْ بَیْتِكَ۔ کچا بچہ جب ناتمام ہو یا گوشت کا لوتھڑا ہو تو اس کو اپنے گھر میں گاڑ دے۔

فَیَشْدَخُ بِهٖ۔ اس سے اس کا سر توڑتا ہے۔

وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ یُشْدَخُ رَاْسُهٗ۔ جس کو میں نے دیکھا اس کا سر توڑا جاتا تھا۔

فِیْ شَدْخِ بَیْضَةِ نَعَامٍ۔ شترمرغ کا انڈا پھوڑنے میں۔

شَدٌّ۔ دوڑنا، بلند ہونا، مضبوط کرنا، باندھنا، زور دینا۔

شَدَّةٌ۔ حملہ کرنا۔

تَشْدِیْدٌ۔ سختی کرنا، تنگی کرنا۔

مُشَادَّةٌ۔ سختی کرنا۔

اِشْتِدَادٌ۔ دوڑنا، زور پکڑنا، بڑھنا، غلبہ کرنا۔

شَدَّةٌ۔ ایک بار حملہ کرنا۔

یَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلٰی مُضْعِفِهِمْ۔ جہاد میں جس شخص کے جانور زوردار ہوں (زبردست) وہ اس کے برابر ہوگا جس کے جانور ناتوان اور کمزور ہوں یعنے دونوں کو لوٹ میں سے برابر حصہ ملے گا۔

لَا تَبِیْعُوا الْحَبَّ حَتّٰی یَشْتَدَّ۔ دانوں کو (جیسے گیہوں، جو، جوار، چاول وغیرہ ہیں) اس وقت تک مت بیچو جب تک وہ زوردار نہ ہو جائیں (ان کی سلامتی کا یقین نہ ہو جائے۔ یہ حکم اس واسطے دیا کہ اگر زمین سے اگتے ہی کوئی بیچ ڈالے تو احتمال ہے کہ

غلّہ پر کوئی آفت آجائے پیداوار نہ ہو اس صورت میں خریدار پر ظلم ہوگا اس کا روپیہ برباد ہوگا یہی حکم ہر میوے میں بھی ہے جب تک وہ پختہ نہ ہوجائے اور آفت سے محفوظ رہنے کا یقین نہ ہوجائے اس کی بیع ہماری شریعت میں جائز نہیں ہے)۔

مَنْ يُّشَادُّ الدِّيْنَ يَغْلِبُهٗ۔ جو شخص دین سے مقابلہ کرے گا اور زور ڈالے گا تو دین اس پر غالب آئے گا (آخر وہ مغلوب ہوجائے گا مطلب یہ ہے کہ اپنی طاقت اور قوت دیکھ کر عبادت کرنا چاہئے تاکہ ساری عمر نبھ جائے اور بہت سختی کرنا اور عبادات اور ریاضاتِ شاقہ اختیار کرنا خوب نہیں ہے کیونکہ ان کو نباہ نہ سکے گا چند روز میں عاجز ہوکر چھوڑ دے گا۔ ایک روایت میں یوں ہے، لَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ معنی وہی ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ یہ اس حدیث کے مانند ہے ان ہذا الدین متین فاوغل فیہ برفق یہ دین بڑا استوار اور مضبوط ہے اس میں نرمی کے ساتھ چل (یعنی اعتدال کے ساتھ)۔

اَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ۔ تم دشمن پر حملہ نہیں کرتے ہم بھی تمہارے ساتھ حملہ کریں گے۔

ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَاَمْسِ الذَّاهِبِ پھر اس پر حملہ کیا گذشتہ کل کے دن کی طرح وہ نیست و نابود ہوگیا (یعنے اس کو قتل کر ڈالا دنیا سے رخصت کیا)۔

اَحْيَا اللَّيْلَ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ۔ شب بیدار رہے اور ازار مضبوط باندھی (یعنے عورتوں سے علیحدگی اختیار کی یا عمل میں کوشش اور مستعدی کی یا دونوں باتیں)۔

كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ۔ گھوڑے کا دوڑ کی طرح پھر آدمی کی دوڑ کی طرح۔

لَا تَقْطَعُ الْوَادِيَ اِلَّا شَدًّا۔ جو نالہ میلین اخضرین کے درمیان ہے (یعنے صفا اور مروہ کے بیچ میں) اسکو دوڑ کر قطع کرنا چاہئے۔

كُنْتُ اَتَشَدَّدُ فَيَجْلِدُ بِيْ۔ میں حملہ کرنا چاہتا تھا پھر مجھ کو نیند آجاتی میں پڑ جاتا۔

هٰذَا اَوَانُ الْحَرْبِ فَاشْتَدِّيْ زِيَمْ۔ (حجاج بن یوسف ظالم مشہور نے کہا) اے زِیَم (یہ اسکے گھوڑے یا اونٹنی کا نام تھا) یہ لڑائی کا وقت ہے دوڑ۔

رَاَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ یہاں تک کہ میں نے عورتوں کو دیکھا پہاڑ (یعنی احد) میں دوڑ رہی تھیں (بخاری کی روایت میں يَشْتَدَّنَ ہے اور یہ عربیت کے قواعد کے لحاظ سے فصیح نہیں ہے کیونکہ حرف ثانی جب ساکن ہو اس وقت فک ادغام کرنا چاہئے۔ مگر بعضے عربوں کا محاورہ یوں بھی ہے وہ رَدَدْتُ اور رَدَدْتَ اور رَدَدْنَ کو رَدَّتُ اور رَدَّتَ اور رَدَّنَ بولتے ہیں۔ ایک روایت میں يُسْنِدْنَ ہے یعنے پہاڑ پر چڑھ رہی تھیں)۔

بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ۔ جب دن چڑھ گیا۔

شَدَّ النَّهَارِ ذِرَاعَيْ عَيْطَلٍ نَصَفٍ۔ یعنے دن چڑھے لمبی پوری عمر کی اونٹنی کے دونوں بازو

يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ۔ وہ پیشاب میں بڑی سختی اور احتیاط کرتے تھے یہاں تک کہ شیشی میں پیشاب کرتے ایسا نہ ہو اس کی چھینٹیں اڑ کر پڑیں۔

لَوَدِدْتُ اَنَّ صَاحِبَكُمْ لَا يُشَدِّدُ۔ مجھ کو تو یہ پسند ہے کہ تمہارے صاحب یعنی ابوموسیٰ پیشاب میں اتنی سختی نہ کرتے (کیونکہ یہ خلاف سنت ہے۔ آنحضرت کبھی کھڑے کھڑے بھی پیشاب کر لیتے حالانکہ اس میں چھینٹ اڑنے کا بہت ڈر ہوتا ہے)۔

فَشَدَّ عَلِیٌّ بِقَطْعِ الصَّلٰوةِ۔ حضرت علیؓ نے نماز توڑ کر حملہ کیا۔

اَشَدِّ مَا تَجِدُوْنَ۔ بہت سخت سردی جو تم پاتے ہو۔

اَشَدُّ بَصِیْرَةً۔ اب تو میں خوب سمجھ گیا کہ تو دجال ہے۔

لَحَمْلُكِ النَّوٰی اَشَدُّ مِنْ رُكُوْبِكِ مَعَهٗ (زبیرؓ نے اپنی بی بی اسماء بنت ابی بکرؓ سے کہا) تو جو گٹھلیاں لادے ہوئے لا رہی تھی یہ اس سے زیادہ سخت ہے یعنے آنحضرتؐ کے ساتھ سوار ہو جانے سے .... (آنحضرتؐ کے ساتھ سوار ہو جانے میں مجھ کو کوئی غیرت نہیں آتی جتنی اس میں آئی کہ تو آپ کے سامنے گٹھلیوں کا گٹھر لادے ہوئے نکلی کیونکہ آپ کہیں گے زبیر ایسا بخیل ہے کہ اپنی بیوی سے ایسے رکیک اور محنت کے کام کراتا ہے)۔

قَالَ شَدِیْدًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عبدالعزیزؒ نے شیبہ کے جواب میں سخت غصہ ہو کر کہا ہاں آنحضرتؐ ہی سے مروی ہے (میں اپنے دل سے تھوڑی کہتا ہوں)۔

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا اَلَّذِیْنَ یُضَاهُوْنَ خَلْقَ اللّٰهِ۔ سب سے زیادہ سخت عذاب (قیامت میں) ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کے مخلوق کی صورت بناتے ہیں (بت تراشی کرتے ہیں یا جاندار کی تصویر کھینچتے ہیں۔ نوویؒ نے کہا اگر جاندار کی مورت اس لئے بنائے یا بت اس لئے تراشے کہ لوگ اس کی پوجا کریں تب تو وہ کافر ہو گیا اور اگر صرف جاندار کی شبیہ دکھانا منظور ہو تو وہ فاسق ہے کافر نہیں ہے ـــ میں کہتا ہوں اس حدیث سے اور اسکے بعد کی حدیث سے جاندار کی ہر طرح کی مورت کی حرمت معلوم ہوتی ہے خواہ مجسم ہو یا عکسی یا نقشی اور بعضوں نے عکسی یا نقشی میں اختلاف کیا ہے اسی طرح اگر جاندار کے صرف چہرے کی یا اتنے دھڑ کی ہو جس سے وہ جی نہیں سکتا۔ تو اسکو بعضوں نے جائز رکھا ہے)۔

اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا اَلْمُصَوِّرُوْنَ سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا (طیبی نے کہا اگر تصویر بہ قصدِ عبادت اور پرستش بنائی جائے تب تو کفر ہے اسی طرح اگر بہ قصد مشابہت خلق اللہ بنائی جائے ورنہ فسق ہے اور درخت مکان وغیرہ بے جان چیزوں کی تصویر بنانا اس کا پیشہ کرنا حرام نہیں ہے۔ اور مجاہد نے اسکو بھی حرام کہا ہے۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے فلیخلقوا حبۃ او شعیرۃ یعنی ایک دانہ یا ایک جو تو پیدا کریں)۔

اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً اَلْاَنْبِیَاءُ۔ سب سے زیادہ سخت امتحان پیغمبروں کا ہوتا ہے (ان پر سخت بلائیں اور مصیبتیں ڈالی جاتی ہیں جو دوسروں پر نہیں ڈالی جاتیں بقول شخصے نزدیکان را بیش بود حیرانی)۔

اَلْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ۔ جو افضل ہے ان پیغمبروں میں اس پر اور سخت بلا آتی ہے پھر جو اس سے افضل ہے اس پر اور زیادہ سخت۔

حَتّٰی اشْتَدَّ النَّاسُ الْجِدَّ۔ یہاں تک کہ لوگوں نے بہت سخت تیزی شروع کی (یعنے جلد چلنا جہاد میں)۔

فَیَشْتَدُّ ذٰلِكَ عَلَیْهِ۔ یہ قسم وحی کی آپ پر بہت سخت ہوتی تھی۔

خَرَجَ یَشْتَدُّ۔ نکل کر دوڑنے لگا۔

لَا یُسْبَقُ شَدًّا۔ دوڑنے میں پیچھے نہیں رہتے تھے بلکہ سب سے آگے نکل جاتے۔

اِنَّ شَاْنَ الْھِجْرَۃِ لَشَدِیْدٌ ۔ہجرت بہت مشکل کام ہے (کیونکہ اس میں اپنا ملک اور وطن دوست عزیز و اقربا سب کو چھوڑنا پڑتا ہے اسلئے شاید تجھ سے نہ ہوسکے اور اس وجہ سے تو اسلام سے پھر جائے تو بہتر یہی ہے کہ اپنے ہی ملک میں رہ کر اسلام کے ارکان بجالائے)۔

مترجم کہتا ہے اوائل اسلام میں جب مسلمانوں کا شمار بہت کم تھا اور تمام اطراف میں کفار ہی پھیلے ہوئے تھے ہجرت فرض تھی جو کوئی مسلمان ہوتا اس کو اپنا وطن ترک کرکے مدینہ طیبہ میں آنحضرتؐ کے پاس آجانا اور مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہوجانا ضروری تھا پھر جب مکہ معظمہ فتح ہوگیا اور جا بجا اسلام کا چرچا ہوگیا مسلمانوں کی تعداد بہت ہوگئی اور کافر اس قابل نہیں رہے کہ مسلمانوں کو ارکان اسلام کے ادا کرنے سے مانع ہوں تو ہجرت کی فرضیت جاتی رہی۔ جب سے اب تک ہجرت مستحب رہ گئی لیکن ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ اب بھی دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا فرض ہے اور دارالاسلام اور دارالکفر کی تعریف میں فقہاء اور علماء کا اختلاف ہے اگر دارالاسلام کے یہ معنی رکھیں کہ جہاں مسلمانوں کا ایک شرعی امام ہو اور حدود اور احکام شرعیہ سب کے سب آزادی کے ساتھ جاری ہوں تو ہندوستان کیا حرمین شریفین بھی دارالاسلام نہیں رہتے صرف چند ممالک عسیر اور نجد اور بعضے پہاڑ جہاں بالکل احکام شرعیہ جاری ہیں دارالاسلام قرار پاتے ہیں۔ اگر دارالاسلام کے یہ معنی رکھیں کہ جہاں مسلمان آزادی کے ساتھ ارکان اسلام بجا لاسکتے ہوں اور امور مذہبی میں کوئی مداخلت نہ ہو تو تقریباً تمام دنیا بلکہ انگلستان اور فرانس اور جرمنی اور جاپان وغیرہ بھی دارالاسلام کا حکم رکھتے ہیں۔ میرے نزدیک اس زمانہ کی مشکلات کی وجہ سے اور مسلمانوں کی جو حالت اس وقت ہورہی ہے اس کے لحاظ سے دارالاسلام کے یہی معنی رکھنا مناسب ہے اور جب تک امام مہدی علیہ وعلیٰ آبائہ السلام ظاہر نہ ہوں یا کوئی امام شرعی مسلمانوں کا بحسب قواعد شرع قائم نہ ہو اس وقت تک ہجرت کی فرضیت کا حکم نہیں دیا جاسکتا، واللہ اعلم۔

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ کجاوے نہ باندھے جائیں (سفر نہ کیا جائے) مگر تین مسجدوں کی طرف (یعنی بہ قصد تقرب اور ثواب انہی تین مسجدوں کی طرف سفر کرنا درست ہے پھر اگر کسی شخص نے ان تین مسجدوں کے سوا اور کسی مسجد یا قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنے کی نذر مانی تو وہ نذر صحیح نہ ہوگی نہ اس کا پورا کرنا واجب ہوگا کیونکہ وہ نذر معصیت ہے۔ نووی نے کہا اولیاء اللہ اور صالحین کی قبور کی زیارت کے لئے اور اسی طرح دوسرے متبرک مقامات کی زیارت کے لئے سفر کرنے میں علماء کا اختلاف ہے کوئی اس کو حرام کہتا ہے کوئی جائز کہتا ہے)۔

لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَیُشَدِّدُ اللّٰہُ ۔ اپنی جانوں پر سختی نہ کرو۔ ایسا نہ ہو اللہ تعالیٰ بھی تم پر سختی کرے۔

کَانُوْا یَشُدُّوْنَ بَیْنَ الْاَغْرَاضِ وَ یَضْحَکُوْنَ ۔ وہ نشانوں کے بیچ میں دوڑتے اور ہنستے۔ (یعنی تیر مارنے کے نشانات کے درمیان۔ مطلب یہ ہے کہ دن کو کھیل کود اور ہنسی بھی کرتے رات کو عبادت میں مصروف رہتے راہب ہوجاتے)۔

یَشْتَدُّ اِثْرَ رَحْلٍ ۔ اونٹ کے پیچھے دوڑتا (تاکہ اس پر سوار ہوجائے بوجھا لادے)۔

فَيَشُدُّ اللّٰهُ قُلُوْبَ اَهْلِ الذِّمَّةِ۔ اللہ تعالیٰ ذمّی کافروں کا دل مضبوط کر دے۔

يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ۔ اپنے زور تک پہنچے۔ (یعنے زور اور قوت کے زمانہ تک یہ پندرہ برس کی عمر سے چالیس برس تک کی عمر کا زمانہ ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اٹھارہ برس سے تیس برس تک کا زمانہ ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسا ہی مروی ہے)۔

اِنْقِطَاعُ يُتْمِ الْيَتِيْمِ بِالْاِحْتِلَامِ وَهُوَ اَشُدُّهٗ۔ یتیم کی یتیمی احتلام سے ختم ہو جاتی ہے (جب اسکو احتلام ہونے لگا تو وہ بالغ ہو گیا اب اس کو یتیم نہیں کہیں گے، اور یہی اس کی اَشُدّ یعنے زور اور قوت ہے)۔

يُشَدِّدُهٗ فِيْ قُلُوْبِ شِيْعَتِكُمْ۔ تمہارے گروہ والوں کے دلوں میں اس کو جما دے گا (ایک روایت میں يُسَدِّدُهٗ ہے سین مہملہ سے یعنے مضبوط کر دے گا۔ مجمع البحرین میں ہے لاتشد الرحال الا علی ثلثۃ مساجد، اس میں مستثنٰی منہ مسجد ہے یعنے ان تین مسجدوں کے سوا اور کسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے سفر نہ کیا جائے کیونکہ وہ سب فضیلت میں برابر ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی زندہ ولی یا صالح شخص یا مُردہ ولی کی قبر کی زیارت کے لئے یا طلبِ علم یا تجارت کے لئے بھی سفر کرنا منع ہے)۔

میں کہتا ہوں علمائے اہل سنت میں سے ایک جماعتِ کثیر اس کے جواز کی طرف گئی ہے اور حدیث کو مساجد سے خاص کیا ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

شَدَّاد بن عاد مشہور کافر بادشاہ تھا اللہ نے اس کو لمبی عمر دے کر مہلت دی تھی۔

شَدْفٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کاٹ ڈالنا۔

اِشْدَافٌ۔ تاریک ہونا۔

شَدَفٌ شخص اس کی جمع شُدُوْفٌ۔

شَدِفٌ لمبا، بڑا، جلد کودنے والا۔

شُدْفَةٌ۔ قطعہ۔

يَرْمُوْنَ عَنْ شُدُفٍ۔ ٹیڑھی کمان سے تیر مارتے ہیں (یہ جمع ہے شَدْفَاءُ کی یعنی فارسی کمان جو ٹیڑھی ہوتی ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا اکثر روایتوں میں عَنْ سُدُفٍ ہے سین مہملہ سے اور اس کا کچھ معنی نہیں)۔

شَدَقٌ۔ کلّہ کشادہ اور وسیع ہونا (اصل میں شِدْقٌ ہے گلپھڑے کے معنی ہیں)۔

تَشَدُّقٌ۔ زبان آوری، زور اور فصاحت کے ساتھ تقریر کرنا۔

شِدْقَان۔ دونوں گلپھڑے اور وادی کے دونوں کنارے۔

اَشْدَق بڑا تقریر کرنے والا فصیح البیان، اس کا مؤنث شَدْقَاءُ ہے۔

يَفْتَتِحُ الْكَلَامَ وَيَخْتَتِمُهٗ بِاَشْدَاقِهٖ۔ آنحضرتؐ منہ کے کناروں سے کلام شروع کرتے اور انہی پر ختم کرتے (مطلب یہ ہے کہ آپ کا دہن مبارک کشادہ تھا اور مردوں میں یہ صفت عمدہ ہے)۔

اَبْغَضُكُمْ اِلَيَّ الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ مجھ کو تم لوگوں میں بہت ناپسند وہ ہیں جو بہت باتیں کرنے والے زبان دراز ہیں (بکی بن سوچے سمجھے جو جانیں بک دیتے ہیں اپنا حلق تھکاتے ہیں دوسروں کا منہ چڑاتے ہیں۔ بعضوں نے کہا متشدقون سے ٹھٹا اور مسخری کرنے والے مراد ہیں)۔

حَمْرَاءُ الشِّدْقَيْنِ۔ دونوں سرخ گلپھڑے والی عورت (جس کے منہ میں دانت نہ رہا ہو یعنے بالکل بوڑھی تو دانتوں کی سفیدی جاکر گلپھڑوں کی لالی نمود

ہوتی ہے یہ حضرت عائشہ نے حضرت خدیجہ کی نسبت بیان کیا اور آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ ایک بڑھیا مر گئی اللہ نے اس سے بہتر یعنی جوان عورت آپ کو دی یہ اپنی طرف اشارہ کیا۔ عورتوں میں یہ رشک اور غیرت جبلی اور خلقی ہوتی ہے اسی لئے آنحضرتؐ نے ان کو جھڑکا نہیں۔ بعضوں نے کہا یہ واقعہ حضرت عائشہ کا صغر سنی کا زمانہ تھا اس وقت کا ہے ایسے ہی حضرت عائشہ کا غصہ آنحضرتؐ پر یہ بھی رشک میں داخل ہے جو عورتوں کو معاف ہے ورنہ دوسروں کے لئے تو کبیرہ گناہ ہے اسی لئے بعضوں نے کہا ہے اگر عورت غیرت اور رشک کی وجہ سے اپنی سوکن کو تہمت لگائے تو اس پر حد نہ پڑے گی۔ ایک حدیث میں ہے رشک کرنے والی عورت وادی کے اوپر کا حصہ نیچے کے حصے سے نہیں پہچانتی۔ یعنی رشک کے جوش میں اس کی عقل گم ہو جاتی ہے۔ جیسے ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ کی باری میں ایک دوسری بی بی نے آنحضرتؐ کے لئے کھانا بھیجا انہوں نے وہ پیالہ کھانے کا اس آدمی کے ہاتھ سے جو لایا تھا لیکر زمین پر پٹخ دیا پیالہ پھوٹ گیا اور کھانا سب زمین پر گر گیا آنحضرتؐ نے وہ کھانا زمین سے اٹھایا اور صحابہ سے فرمایا تمہاری ماں کو غیرت آ گئی)۔

مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنْ اَشْدَقِكُمْ تم نے کس سے یہ حدیث سُنی کہا ابن عباس سے، کہا تم سب میں بڑے کلّے والے سے (یعنی بڑے مقرر اور فصیح الکلام سے)۔

فَلَوَى شِدْقَهُ۔ اپنے منہ کے کنارے کو موڑا۔ (شِدْق بہ فتحہ و کسرہ شین دونوں طرح آیا ہے)۔

شَدْهٌ۔ توڑنا، دہشت دلانا۔

شُدَاهٌ۔ حیرت اور دہشت (جیسے شَدْهٌ اور شُدْهٌ اور شَدَهٌ ہے)۔

مَشَادِه۔ مشاغل۔

مَشْدُوهٌ۔ مشغول۔

شَدْوٌ۔ جانوروں کا چلانا ان کو گانا سنا کر یعنی حُدَاءٌ بہ ضمہ اور کسرۂ حاء۔

شَدَا۔ گایا۔

شَادِیْ۔ گانے والا۔

اَلشَّدَا۔ قوت کا باقی حصہ، کنارہ، گرمی، خارشت۔

شَدْوٌ۔ تھوڑا، قلیل۔

باب الشین مع الذال

شَذْبٌ۔ چھیلنا، کاٹنا، چھانٹنا۔

تَشْذِيْبٌ۔ کاٹنا، ہانک دینا، درست کرنا، بانٹنا، پھاڑنا۔

شَاذِب۔ اپنے وطن سے جدا، ناامید، تنہا۔

شَذَبٌ۔ درخت کے ٹکڑے یا چھال، گھر کا سامان، لکڑیاں۔

شَذِبٌ۔ کھلی رگوں والا۔

شَوْذَبٌ۔ لمبا، خوش خلق۔

اَقْصَرُ مِنَ الْمُشَذَّبِ۔ آنحضرتؐ لمبے تڑنگے سے کم تھے (قد و قامت میں، مطلب یہ ہے کہ آپ متوسط القامت تھے نہ بونے نہ تاڑ کی طرح لمبے اصل میں مُشَذَّب۔ وہ کھجور کا درخت جس کی ڈالیاں کاٹ ڈالی گئی ہوں)۔

شَذَّ بِهِمْ عَنَّا تَخَرُّمُ الْاٰجَالِ۔ ان کو ہم سے میعادوں کے گذرنے نے جدا کر دیا۔ (یعنے ہر ایک کی زندگی کی جو میعاد مقرر تھی جب وہ گذر گئی تو ہم سے جدا ہو گئے)۔

شَذٌّ۔ جماعت سے الگ ہو جانا، نکل جانا۔

شُذُوْذٌ۔ نادر ہونا، اکیلا ہونا۔

شَاذٌّ۔ نادر، خلاف قیاس۔

تَشْذِیْذٌ اور اِشْذَاذٌ۔ الگ کر دینا، جماعت سے نکال دینا۔

ثُمَّ اَتْبَعَ شُذَّانَ الْقَوْمِ صَخْرًا مَّنْضُوْدًا۔ پھر ان میں کے کچھ شاذ لوگ جو جماعت سے الگ ہو گئے تھے ان پر ٹھوس پتھر پیچھے لگے (وہ جہاں تھے وہیں مارے گئے)۔ شُذَّاذٌ جمع ہے شَاذٌّ کی جیسے شُبَّانٌ جمع ہے شَابٌّ کی اور شَوَاذٌّ بھی آئی ہے۔

لَا یَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَّلَا فَاذَّةً۔ وہ کسی شخص کو ان میں سے جو جتھے سے چھوٹ گیا ہوتا یا جدا ہو گیا ہوتا نہ چھوڑتا (سب کو مار ڈالا۔ بعضوں نے کہا شَاذَّة تو وہ جو ان کی جماعت میں تھا پھر الگ ہو گیا اور فَاذَّة وہ جو جماعت میں شریک ہی نہیں ہوا تھا لیکن اکا مل گیا۔ یہ مارنے والا شخص قُزْمَان تھا جو منافق تھا اپنی بہادری دکھانے کے لئے مسلمانوں کی طرف سے لڑا۔ اخیر میں زخموں کی تاب نہ لا کر خودکشی کر لی)۔

مَنْ شَذَّ شَذَّ فِی النَّارِ۔ جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے (جو حق پر ہو) الگ ہو جائے وہ اکیلا رہ کر دوزخ میں گیا (اس کی سزا دوزخ ہے) سواد اعظم سے الگ ہو جانے پر (سواد اعظم سے وہ جماعت مراد ہے جو حق پر ہو اگرچہ اس کی تعداد قلیل ہو۔ بعضوں نے کہا صحابہ کا گروہ مراد ہے)۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ کَذِئْبِ الشَّاةِ یَاْخُذُ الشَّاذَّةَ الْقَاصِیَةَ النَّاحِیَةَ۔ شیطان آدمیوں کا بھیڑیا ہے بکریوں کے بھیڑیئے کی طرح وہ اس بکری کو پکڑ لیتا ہے جو گلے سے الگ ہو گئی ہو دور پڑ گئی ہو، ایک کونے میں رہ گئی ہو۔ (اسی طرح شیطان بھی اس کو پھانس لیتا ہے جو خود رائی کر کے مسلمانوں کی بڑی جماعت یعنے صحابہ اور تابعین کے گروہ سے الگ ہو گیا ہو)۔

اَلشَّاذُّ عَنْكَ یَا عَلِیُّ فِی النَّارِ۔ اے علی جو تم کو چھوڑ کر الگ ہو جائے وہ دوزخ میں جائے گا۔ (یعنے جو دشمن اہل بیت ہو حضرت علی کو برا سمجھے ان کے گروہ سے الگ ہو کر خارجی یا ناصبی بن جائے)۔

وَاتْرُكِ الشَّاذَّ الَّذِیْ لَیْسَ بِمَشْهُوْرٍ۔ اس حدیث کو چھوڑ دے جو شاذ ہو مشہور نہ ہو۔

اَمَرَنِیْ اَنْ اَضَعَ كُلَّ شَاذٍّ عَنِ الطَّرِیْقِ۔ مجھ کو حکم ہوا کہ میں ہر ایک شخص کو جو رستہ سے الگ ہو گیا ہو چھوڑ دوں۔

شَاذَرْوَان۔ وہ ٹکڑا دیوار کے پایہ کا جو عرض میں چھوڑ دیتے ہیں (اس کو تَازِیْر بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اِزار کی طرح دیوار کے چاروں طرف محیط ہوتا ہے)۔

شَذْرَةٌ۔ سونے کے ٹکڑے یا نگینے یا چھوٹے موتی (اس کی جمع شُذُوْرٌ ہے)۔

تَشَذُّرٌ۔ جنگ کے لئے تیار ہونا، جلدی کرنا، غصے ہونا، خوشی سے سر ہلانا، جھکنا، حرکت کرنا، گھوڑے پر پیچھے سے سوار ہونا۔

اِنَّ عُمَرَ شَرَّدَ الشِّرْكَ شَذَرَ مَذَرَ یا شِذَرَ مِذَرَ۔ حضرت عمر نے شرک کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ (اسکے پرخچے اڑا دیئے توحید اور اسلام کا ڈنکا دنیا کے بڑے حصوں میں بجا دیا۔ سبحان اللہ جس نے اسلام اور مسلمانوں پر اتنا بڑا احسان کیا ہو اس کو کس منہ سے بعضے نادان احسان فراموش برا کہتے ہیں حق تعالےٰ سے نہیں شرماتے)۔

اَرٰی کَتِیْبَةً حَرْشَفٍ کَاَنَّهُمْ قَدْ تَشَذَّرُوْا لِلْحَمْلَةِ۔ میں پیدل فوج کو دیکھتا ہوں

گویا وہ حملہ کرنے کی تیاری کر چکے ہیں۔

بَلَغَنِیْ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ذَرْوٌ مِّنْ قَوْلٍ تَشَذَّرَ لِیْ بِهٖ۔ مجھ کو امیر المومنین کی طرف سے ایک اُڑتی اڑتی بات پہنچی ہے جس میں مجھ کو دھمکایا تھا۔ (ایک روایت میں تَشَزَّرَ ہے زای معجمہ سے، معنی یہ ہوگا جو غصہ کی نگاہ سے کہی گئی تھی۔ کہتے ہیں نَظَرٌ شَزْرٌ یعنے غصہ کی نگاہ، چشم نمائی)۔

شَذْفٌ۔ پہنچنا، حاصل کرنا۔

شَذَاةٌ۔ نمک، بچھو یا زنبور کا ڈنک۔

شَیْذُمَان۔ بھیڑیا۔

شَیْذُمَانَةٌ۔ جوان تیز رو اونٹنی۔

شَذْوٌ۔ ایذا دینا، تکلیف دینا، مشک کی خوشبو لگانا۔

اِشْذَاءٌ۔ ایذا دینا، پھیر دینا، ہٹا دینا۔

شَذْوٌ۔ مشک یا مشک کی خوشبو۔

شَذًا۔ ایک درخت ہے، جس کی شاخوں سے مسواکیں بناتے ہیں، خارشت، نمک، ایذا، شر وغیرہ۔

اَوْصَیْتُهُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْهِمْ مِّنْ كَفِّ الْاَذٰی وَصَرْفِ الشَّذَا۔ میں نے ان باتوں کی ان کو وصیت کی جو اُن پر واجب تھیں یعنی ایذا دہی سے باز رہنا اور شر اور برائی کو پھیر دینا، ہٹا دینا۔

باب الشین مع الراء

شَرْبٌ۔ سمجھنا۔

شَرْبٌ پیاسا ہونا، سیراب ہونا۔

شُرِبَ بِهٖ۔ اس پر جھوٹ باندھا۔

شُرْبٌ۔ (بحرکات ثلثہ) پینا۔

تَشْرِیْبٌ۔ کھلا پلا دینا۔

مُشَارَبَةٌ۔ ساتھ مل کر پینا۔

اِشْرَابٌ۔ پلانا، پیاسا ہونا، پینے کا وقت آنا۔

اَشْرَبَنِیْ مَا لَمْ اَشْرَبْ۔ مجھ پر جھوٹ باندھا

اُشْرِبَ فُلَانٌ حُبَّ فُلَانٍ۔ فلاں شخص کے دل میں فلاں کی محبت رچ گئی۔

اَبْیَضُ مُشْرَبٌ حُمْرَةً۔ آنحضرتؐ سفید رنگ سرخی آمیز تھے۔ (سفیدی میں سرخی ملی ہوئی)۔

وَقَدْ شُرِّبَ الزَّرْعُ الدَّقِیْقَ۔ کھیت میں آٹا پلا دیا گیا تھا یعنے غلہ تیار تھا، پختگی کے قریب تھا۔ (ایک روایت میں شَرِبَ الزَّرْعُ الدَّقِیْقَ ہے، معنی وہی ہیں)۔

لَقَدْ سَمِعْتُمُوْهُ وَاُشْرِبَتْهُ قُلُوْبُكُمْ (حضرت عائشہؓ نے تہمت کی حدیث میں فرمایا) تم لوگوں نے تو یہ بات سن لی اور تمہارے دلوں میں رچ گئی۔

وَاُشْرِبَ قَلْبُهُ الْاِشْفَاقَ۔ اسکے دل میں ڈر رچ گیا۔

اِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ۔ ایام تشریق کھانے اور پینے (اور جماع کرنے) کے دن ہیں ان میں روزہ رکھنا حرام ہے۔

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِی الْاٰخِرَةِ۔ جو شخص دنیا میں شراب پئے گا اس کو آخرت میں شراب نہ ملے گی۔ (یعنے بہشت میں نہ جائے گا اور وہاں کی شراب سے محروم رہے گا، مراد وہ شخص ہے جو شراب کو حلال جان کر پئے وہ تو کافر ہے)۔

وَهُوَ فِیْ هٰذَا الْبَيْتِ فِیْ شَرْبٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ۔ حمزہ اس گھر میں ہیں چند انصاریوں کے ساتھ جو شراب اڑا رہے ہیں۔

اَلشَّرُوْبُ الْكِرَامُ۔ شراب پینے والے، سخی اور کریم النفس۔

جُرْعَةُ شَرُوْبٍ اَنْفَعُ مِنْ عَذْبٍ مُوْبٍ۔ ایک گھونٹ پانی کا جس کو ضرورت کے وقت پیتے ہیں اس شربت سے بہتر ہے جو وبا لائے، ہلاک کرے۔ (یہ ایک مثل ہے)۔

اِذْهَبْ اِلٰى شَرَبَةٍ مِّنَ الشَّرَبَاتِ فَادْلُكْ رَأْسَكَ حَتّٰى تُنَقِّيَهٗ۔ حوضوں میں سے کسی حوض پر جا اور وہاں اپنا سر مل کر صاف کر۔

اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَدَلَ اِلَى الرَّبِيْعِ فَتَطَهَّرَ وَاَقْبَلَ اِلَى الشَّرَبَةِ۔ آنحضرتؐ ہمارے پاس تشریف لائے تو پہلے نہر کی طرف مڑے (یعنی نالی کی طرف جو باغ میں ہوتی ہے) وہاں طہارت کی اور حوض کی طرف آئے۔

ثُمَّ اَشْرَفْتُ عَلَيْهَا وَهِيَ شَرَبَةٌ وَاحِدَةٌ۔ پھر میں نے اوپر سے اس کو دیکھا گویا وہ پانی ہی پانی تھا جدھر سے چاہو پی لو (مطلب یہ کہ پانی اس میں بہت ہو گیا تھا۔ ایک روایت میں شَرْيَةٌ ہے یائے تحتانیہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا۔

مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَحَاطَ عَلٰى مَشْرَبَةٍ۔ وہ شخص ملعون ہے ملعون ہے جو کسی گھاٹ کا پانی روکے (یعنی جہاں لوگ پانی پیتے ہوں ان کو نہ پینے دے)۔

كَانَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ۔ آپ اپنے ایک بالاخانے میں تھے۔

مَشْرُبَةٌ بہ فتحہ را اور بضمہ را بمعنی غرفہ، بعضوں نے کہا بہ فتحہ را مودی خانہ (یعنی جہاں اناج غلہ وغیرہ رہتا ہے)۔

اَنْ تُؤْتٰى مَشْرَبَتُهٗ۔ کوئی اس کے مودی خانہ پر آئے (اور قفل توڑ کر مال نکال لے) جانور کے تھن کو مودی خانہ سے تشبیہ دی اور اس میں جو دودھ ہوتا ہے اسکو مودی خانہ کے مال و اسباب غلہ وغیرہ سے)۔

فَيُنَادِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنَادٍ فَيَشْرَئِبُّوْنَ لِصَوْتِهٖ قیامت کے دن ایک پکارنے والا پکاریگا لوگ اس کی آواز کی طرف سر اٹھائیں گے (اسکے دیکھنے کو کہ کون پکارتا ہے)۔

وَاشْرَاَبَّ النِّفَاقُ۔ اور نفاق بلند ہو جائیگا (خلوص مغلوب ہو جانے کا مخلص لوگ کم ہوں گے اور منافق بہت)۔

اِذَا وُضِعَ اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْهَا چوہے کا قاعدہ ہے اس کے سامنے اونٹ کا دودھ رکھو تو نہیں پیتا (گائے بکری کا دودھ رکھو تو پی جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ چوہا بنی اسرائیل کے ان لوگوں کی اولاد ہے جو مسخ ہو گئے تھے کیونکہ بنی اسرائیل پر اونٹ حرام تھا تورات شریف میں اس کی حرمت مذکور ہے)۔

وَيُشْرَبُ الْخَمْرُ قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ شراب خوری کثرت سے ہوگی (خیر نصاریٰ کے نزدیک تو شراب حرام نہیں وہ اگر کثرت سے بھی پئیں تو کچھ تعجب نہیں پر تعجب تو یہ ہے کہ نصاریٰ شراب خوری کے برے نتائج سے واقف ہو کر اسکو چھوڑتے جاتے ہیں۔ حال کی جنگ میں روس کے بادشاہ نے اپنے تمام ممالک میں شراب بنانے اور پینے کی ممانعت کر دی اور کروڑوں روپے کے خسارے کا کچھ خیال نہ کیا۔ مگر مسلمان جن کے مذہب میں شراب قطعاً حرام ہے وہ اس کو کثرت سے پینے لگے ہیں خصوصاً امرا اور رؤسا اور نوابوں میں تو فیصدی پانچ مسلمان

بھی ایسے نہیں نکلتے جو شراب نہ پیتے ہوں لاحول ولا قوۃ الّا باللہ۔ ایک نصرانی مجھ سے کہنے لگا کہ تم جب میز پر کھاتے ہو تو شراب کا استعمال کیوں نہیں کرتے۔ میں نے کہا شراب ہمارے دین میں بالکل حرام ہے خود قرآن شریف میں اسکی حرمت موجود ہے اس نے کہا واہ میں تو قسطنطنیہ اور مصر میں مدتوں رہا ہوں اور بہت سے مسلمان اُمرا کے ساتھ کھانے کا اتفاق ہوا ہے وہ سب بلا نکیر شراب پیتے تھے تم غلط کہتے ہو اگر قرآن میں اسکی حرمت ہوتی تو وہ کیوں پیتے۔ اب میں کیا جواب دیتا غصہ پی کر خاموش ہو رہا۔ اسی طرح ایک ہندو مجھ سے کہنے لگا کہ اسلام میں بھی سوانگ بنانا شیر ریچھ بھیڑیئے بننا درست ہے دیکھو حیدرآباد مدراس بنگلور دکن کے اکثر شہروں میں مسلمان محرم میں شیر ریچھ بھیڑیئے بنتے ہیں اگر یہ امر ناجائز ہوتا تو اتنے بہت سے مسلمان اس کو کیوں کرتے۔ میں نے اس کو ہر چند سمجھایا کہ اسلام میں یہ سب امور منع اور حرام ہیں مگر اس کو یقین نہ آیا اس نے کہا کہ مسلمانوں کا یہ دعویٰ کہ اسلام میں تہذیب اور متانت کے خلاف کوئی کام نہیں محض غلط ہے مسلمان اور ہندو دونوں اِن امور میں یکساں ہیں اور کسی کو دوسرے پر کوئی تفوق نہیں۔ افسوس ان مسلمانوں نے اسلام کی عزت اور عظمت کھوا دی)۔

نَهٰى عَنِ الْجُلُوْسِ عَلٰى مَائِدَةٍ يُّشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ۔ آپ نے اس دسترخوان (یا میز) پر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا جس پر شراب پی جائے۔ (یعنی دوسرے لوگ پئیں گو یہ خود نہ پیئے۔ کیونکہ شرابخوروں کا ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہونا گویا ان کے فعل سے راضی ہونا ہے اور احتمال ہے کہ ان کی دیکھا دیکھی یہ بھی شراب پینا شروع کر دے)۔

بَابُ الشِّرْبِ بہ کسرۂ شین یعنے اس باب میں پانی پینے کے حقوق کا بیان ہے (اصل میں شِرب پانی کے حصے کو کہتے ہیں)۔

لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا۔ کچھ لوگ میری امّت کے شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل کر اور کچھ رکھیں گے (جیسے عرقِ مفرّح، نبیذ مقوی، شراب الصالحین وغیرہ۔ تاڑی اور سیندھی اور جو شراب نشہ کرے اس کا قلیل کثیر از روئے احادیث صحیحہ سب حرام ہے)۔

نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔ کھڑے ہو کر پانی یا شربت یا دودھ پینے سے آپ نے منع فرمایا (یہ نہی تنزیہی ہے جیسے کھڑے کھڑے پیشاب کرنے سے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے زمزم کا پانی کھڑے کھڑے پیا بعضوں نے کہا آپ نے ہجوم کی وجہ سے ایسا کیا بیٹھنے کی جگہ نہ پائی بعضوں نے زمزم کے پانی کو اس ممانعت سے مستثنیٰ رکھا ہے)۔

لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا۔ غٹ غٹ کر کے پانی کو ایک ہی بار میں نہ پی جاؤ (بلکہ تھوڑا تھوڑا تین سانسوں میں پیو اور ہر بار سانس لینے میں برتن کو منہ سے الگ رکھو)۔

يُشَرِّبُ الشَّعَرَ بِالْمَاءِ۔ بالوں کو پانی پلاتے (ان کو تر کرتے)۔

اُشْرِبَهَا۔ اس کی محبت اس کے دل میں رچ گئی۔

يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اشْرَبْ فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَيَقُوْلُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا۔ آنحضرتؐ

نے ابوہریرہؓ سے فرمایا پیو وہ کہتے ہیں میں نے پیا آپ نے پھر فرمایا پیو وہ کہتے ہیں میں برابر پیتا جاتا تھا اور آپ یہی فرماتے جاتے تھے اور پیو یہاں تک کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اب تو جگہ ہی نہیں ہے کہاں اتاروں۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ شکم سیر ہو کر کھانا یا پینا درست ہے اور دوسری حدیثوں میں جو شکم سیری کی مذمت آئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ شکم سیری کی عادت نہ کرے ورنہ عبادت میں سستی پیدا ہوگی اور صحت کو مضر ہے کم خواری کے برابر دنیا میں کوئی دوا نہیں ہے کم کھانے والا تمام بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی صحت اچھی رہتی ہے اور مزاج خوش اور بشاش اور محنت اور کام کاج کے لئے چست اور چالاک رہتا ہے۔

مترجم کہتا ہے میں اپنے مسلمان بھائیوں کو ایک حکمت کا راز بتلائے دیتا ہوں اگر وہ اس پر چلیں گے تو حق تعالٰے سے امید ہے کہ ہمیشہ صحیح اور سالم رہیں گے اور ان کے عمر و حیات میں برکت ہوگی وہ کیا ہے کم کھانا اور ہمیشہ جسمانی محنت کی عادت رکھنا اور سادی غذا کھانا یعنی روٹی ایک سالن یا خشکہ اور ایک سالن اگر شیریں غذا کو طبیعت چاہے تو اسی پر اکتفا کرو بعد غذا کے ترمیوں اور ترکاریوں میں سے بھی کچھ کھا لیا کرو اگر پلاؤ سامنے آئے تو صرف اسی کو کھاؤ (مگر یہ ہرگز نہ کرو کہ مختلف غذائیں مختلف مزاج کی کھاؤ یا سنگین اور ثقیل غذائیں کھا کر معدے کو ضعیف اور ناتواں کر لو اگر ایسا کرو گے تو جوانی میں تو گزر ہو جائے گی لیکن بڑھاپے میں ایک پھلکہ بھی ہضم ہونا دشوار ہوگا کبھی کبھی چھاج (مٹھا) ضرور پیا کرو اس سے معدے کو بیحد تقویت ہوتی ہے۔

نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ قَائِمًا قُلْتُ فَالْاَكْلُ قَالَ اَلْاَكْلُ اَشَدُّ آپؐ نے کھڑے کھڑے پینے سے منع فرمایا میں نے کہا کھڑے کھڑے کھانا کیسا ہے۔ فرمایا کھانا تو اور زیادہ برا ہے۔

يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ (آواز آئے گی) اے بہشتیو! وہ سر اٹھا کر اوپر دیکھیں گے (کہ کون پکارتا ہے)۔

مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا۔ جو شخص اس میں سے پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

اَلرَّجُلُ يَكُوْنُ لَهٗ شِرْبٌ مَّعَ الْقَوْمِ فِيْ قَنَاتِهِمْ۔ ایک شخص کا لوگوں کے ساتھ قناۃ میں پانی کا حصہ ہو (قناۃ وہ کنوئیں جو ایک کے بعد ایک اس طرح کھودتے ہیں کہ پانی اوپر آجائے اور زمین پر بہنے لگے)۔

شَارِبٌ۔ مونچھ (اسکی جمع شَوَارِبُ ہے)۔

اَعْفُوا اللِّحٰى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ۔ داڑھیاں چھوڑ دو اور مونچھوں کو (مونڈو یا خوب کترو) میٹ دو۔

اِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَانَ يَشْرَبُ الْمَاءَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ قَائِمًا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى الْحُسَيْنِ وَقَالَ يَا بُنَيَّ اِنِّيْ رَاَيْتُ جَدَّكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَنَعَ هٰكَذَا۔ امیر المؤمنین (علی بن ابی طالب) کھڑے کھڑے پانی پیتے تھے اور ایک بار آپ نے وضو کیا پھر وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے کھڑے پیا اسکے بعد امام حسین کی طرف دیکھا اور فرمایا بیٹا میں نے تمہارے نانا کو جو اللہ کے رسول تھے ایسا ہی کرتے دیکھا۔

كُنْتُ عِنْدَ اَبِيْ جَعْفَرٍ اَنَا وَاَبِيْ فَاُتِيَ بِقَدَحٍ مِّنْ خَزَفٍ فِيْهِ مَاءٌ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ نَاوَلَنِيْهِ فَشَرِبْتُ مِنْهُ وَاَنَا قَائِمٌ۔ (عمرو بن ابی المقدام نے کہا) میں امام محمد باقر

کے پاس تھا میرے والد بھی تھے اتنے میں ایک مٹی کا پیالہ لایا گیا جس میں پانی تھا آپ نے کھڑے کھڑے اس میں سے پیا پھر وہ پیالہ مجھ کو دیا میں نے بھی کھڑے کھڑے پیا۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ الشُّرْبُ قَائِمًا اَقْوٰی لَکَ وَ اَصَحُّ۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کھڑے کھڑے پینے سے زیادہ قوت ہوتی ہے اور صحت کی ترقی ہوتی ہے۔ بعضوں نے کہا یہ دن کے وقت سے خاص ہے اور ممانعت کی حدیث رات کے وقت سے اور دلیل اس کی یہ روایت ہے:

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ شُرْبُ الْمَاءِ مِنْ قِیَامِہٖ بِاللَّیْلِ یُوْرِثُ الْمَاءَ الْاَصْفَرَ۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا رات کو کھڑے ہو کر پانی پینا پیٹ میں زرد پانی پیدا کرتا ہے۔

مَشْرَبَۃُ اُمِّ اِبْرَاھِیْمَ۔ حضرت ابراہیم صاحبزادہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ماں کا غرفہ (یعنے جہاں وہ پیدا ہوئے تھے۔ ان کی ماں ماریہ قبطیہ تھیں)۔

اِشْرَابٌ۔ ایک رنگ کا دوسرے رنگ میں ملانا گویا ایک رنگ دوسرے رنگ کو پلایا گیا۔

شَرَابِیْ۔ شربت فروش۔

شَرْبَۃٌ۔ ایک گھونٹ۔

شَرَبَۃ۔ بڑا پینے والا جیسے شَرَّابٌ ہے، شَرُوْبٌ اور شِرِّیْبٌ۔

شَرْجٌ۔ جھوٹ بولنا، اکٹھا کرنا، ملانا، شریک کرنا۔

تَشْرِیْجٌ۔ دور دور ٹانکے لگا کر سینا۔

مُشَارَجَۃٌ۔ مشابہت۔

تَشَارُج۔ تشابہ۔

شَرَجٌ۔ فرقہ، گروہ اور دُبر اور انثیین کے درمیان کا مقام۔

فَتَنَحَّی السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَہٗ فِیْ شَرْجَۃٍ مِّنْ تِلْکَ الشِّرَاجِ۔ پھر ابر ہٹ گیا اور اپنا پانی ایک نالے میں چھوڑ دیا ان نالیوں میں سے (شِرَاج جمع ہے شَرْجَۃ کی، پانی کی وہ نالی جو کالے پتھریلے میدان سے آتی ہے نرم زمین کی طرف)۔

خَاصَمَ رَجُلًا فِیْ شِرَاجِ الْحَرَّۃِ حضرت زبیرؓ نے ایک شخص سے حرّہ کی نالی میں جھگڑا کیا (حرّہ وہ کالی پتھریلی زمین جو مدینہ کے پاس ہے۔ یہ شخص حاطب بن ابی بلتعہ تھا یا ثعلبہ بن حاطب یہ انصاری تھا صحابہ میں سے نہ کہ منافق مگر غصے میں جہالت کی راہ سے اس کے منہ سے ایک بے ادبی کا کلمہ نکل گیا کہ آپ نے اس فیصلہ میں زبیر کی رعایت کی چونکہ وہ آپ کی پھوپھی کے بیٹے تھے)۔

فِیْ شُرَیْجٍ مِّنَ الْحَرَّۃِ۔ حرّہ کی ایک چھوٹی نالی میں۔

اِنَّ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ اِقْتَتَلُوْا وَمَوَالِیْ مُعَاوِیَۃَ عَلٰی شَرْجٍ مِّنْ شِرَاجِ الْحَرَّۃِ مدینہ والوں اور معاویہ کے غلاموں میں حرّہ کی ایک نالی پر لڑائی ہو گئی۔

شَرْجُ الْعَجُوْزِ۔ ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ طیبہ کے قریب ہے۔

فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْفِطْرِ فَاَصْبَحَ النَّاسُ شَرْجَیْنِ یَعْنِیْ نِصْفَیْنِ نِصْفٌ صِیَامٌ وَنِصْفٌ مَفَاطِیْرُ آخر آنحضرتؐ نے ہم کو روزہ افطار کر ڈالنے کا حکم دیا اب لوگوں کے دو حصے ہو گئے آدھے تو روزہ دار تھے اور آدھے بے روزہ۔

فَلَا رَأْیُھُمْ رَاْیِیْ وَلَا شَرْجُھُمْ شَرْجِیْ نہ ان کی رائے وہ تھی جو میری رائے تھی نہ ان کی

طبیعت اور وضع اور شکل وہ تھی جو میری تھی۔

وَكَانَ نِسْوَةٌ يَأْتِينَهَا مُشَارِجَاتٍ لَّهَا کچھ عورتیں جو اس کی ہم سن اور ہم عمر تھیں اسکے پاس آیا کرتیں (عرب لوگ کہتے ہیں هٰذَا شَرْجُ هٰذَا یا شَرِيجُهُ یا مُشَارِجُهُ یعنے یہ اس کا جوڑ ہے سن اور عمر میں یا اس کی شکل میں)۔

اَنَا شَرِيجُ الْحَجَّاجِ۔ میں حجاج بن یوسف کا ہم عمر ہوں۔

فَاَدْخَلْتُ ثِيَابَ صَوْنِي الْعَيْبَةَ فَاَشْرَجْتُهَا میں نے اپنے تھیلے کے کپڑے ایک گٹھڑی میں ڈالے اس کو تسموں سے باندھا۔

يَغْسِلُ مَا ظَهَرَ عَلَى الشَّرَجِ۔ جو نجاست گانڈ کے حلقہ پر ظاہر ہو (اوپر آجائے) اس کو دھوئے۔

شَرِيجَةٌ۔ ٹٹی جو کھجور کے پتوں وغیرہ سے بناتے ہیں اس میں میوے جیسے خربوزے وغیرہ بھر کرلے جاتے ہیں اسکی جمع شَرَائِجُ آئی ہے۔

فَجَعَلَا عَلَيْهِ عُتُبًا وَّشَرِيجًا۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے کعبے کے دروازے پر سائبان اور شریج بنایا (شریج وہ چھتہ جو سرکیاں ملا کر دوکانوں پر ڈالا جاتا ہے)۔

شَيْرَج۔ تلی کا تیل۔

شَرْجَبٌ۔ لمبی ذات والا گھوڑا۔

فَعَارَضَنَا رَجُلٌ شَرْجَبٌ۔ ہمارے سامنے ایک لمبا تڑنگا شخص آیا۔

شُرْجُبَانٌ۔ بیگن کی طرح ایک درخت ہے اس سے چمڑے کی دباغت کرتے ہیں۔

شَرْحٌ۔ کھولنا، بیان کرنا، تفسیر کرنا، کاٹنا، سمجھنا، چت لٹا کر جماع کرنا، ازالۂ بکارت کرنا، خوش ہونا، اعتقاد رکھنا۔

تَشْرِيحٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا، میت کے اعضا کاٹنا اندرونی ترکیب معلوم کرنے کے لئے۔

اِنْشِرَاحٌ۔ کشادہ ہونا، خوشی سے کوئی بات قبول کرنا۔

شَرْحَةٌ۔ گوشت کا ایک ٹکڑا۔

شُرَيْحُ الْمَرْاَةِ یا مَشْرَحُ الْمَرْاَةِ۔ عورت کی فرج۔

كَانَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ يَشْرَحُوْنَ النِّسَاءَ شَرْحًا۔ قریش کے اس قبیلے کے لوگ عورتوں کو چت لٹا کر ان سے جماع کرتے ہیں۔

اَكَانَ الْاَنْبِيَاءُ يَشْرَحُوْنَ اِلَى الدُّنْيَا وَالنِّسَاءِ فَقَالَ نَعَمْ اِنَّ لِلّٰهِ تَرَائِكَ فِيْ خَلْقِهٖ۔ عطاء نے امام حسن بصریؒ سے پوچھا کیا پیغمبروں کو بھی دنیا اور عورتوں سے دلچسپی ہوتی ہے انہوں نے کہا ہاں اللہ تعالےٰ نے اپنی مخلوقات میں چند باتیں چھوڑ دی ہیں (گو وہ کتنا ہی بلند مرتبہ رکھتے ہوں مگر بشریت کی بعضی باتیں جیسے آرزو، غفلت وغیرہ ان میں بھی ہوتی ہیں)۔

شَرْخٌ۔ بچہ جو جوانی کے قریب ہو لیکن جوان نہ ہوا ہو اور مصدر بھی ہے یعنے بچے کا اس عمر کو پہنچنا یا جوانی کو پہنچنا۔

شُرُوْخٌ۔ لکڑی سے مارنا۔

اُقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ۔ مشرکوں میں جو عمر والے ہوں ان کو تو مار ڈالو (کیونکہ ان کی راہ پر آنے کی امید نہیں ان کے دلوں میں شرک جم گیا ہے) اور بچوں کو جو ابھی جوان نہ ہوئے ہوں زندہ رکھو (ان کی ہدایت کی امید ہے) نہایہ میں ہے کہ عمر والوں سے بہت بوڑھے مراد نہیں ہیں اور بعضوں نے کہا بوڑھے ہی مراد ہیں کیونکہ کام

کاج اور خدمت کے لائق ہی نہیں ہوتے اسلئے ان کا مار ڈالنا بہتر ہے خس کم جہاں پاک اور شرخ سے مُراد نوجوان اور قوی بچے ہیں ان سے کام کاج لیا جاسکتا ہے)۔

شَرْخُ الشَّبَابِ۔ جوانی کا شروع اس کی تازگی بہار اور اس کا اطلاق ایک اور دو اور جمع سب پر ہوتا ہے (بعضوں نے کہا وہ شارخ کی جمع ہے جیسے شَرْبٌ شَارِبٌ کی)۔

لَعَلَّكَ تَرْجِعُ بَيْنَ شَرْخَيِ الرَّحْلِ۔ عبداللہ بن رواحہ نے غزوہ موتہ میں اپنے بھتیجے سے کہا شاید تو زین کے دونوں کونوں کے بیچ میں بیٹھ کر مدینہ کو لوٹے گا (یعنی میں تو لوٹتا معلوم نہیں ہوتا تو اکیلا آرام سے کاٹھی پر بیٹھ کر جائیو ایسا ہی ہوا عبداللہ بن رواحہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے، رضی اللہ عنہ)۔

جَاءَ وَهُوَ بَيْنَ الشَّرْخَيْنِ۔ وہ پالان کے دونوں کونوں کے درمیان (اونٹ پر بیٹھا ہوا) آیا۔

لَهُمْ نَعَمٌ بِشَبَكَةِ شَرْخٍ۔ ان کے کچھ جانور شبکہ شرخ میں ہیں (یہ ایک مقام کا نام ہے ملک حجاز میں)

شَرْدٌ۔ بارش کا وہ پانی جس کو ہوا مکان کے اندر لے جائے۔

شُرُوْدٌ اور شُرَادٌ اور شِرَادٌ۔ بھاگ جانا، نکل دینا۔

تَشْرِيْدٌ۔ ہانک دینا، چلا دینا، جما تو ڑ دینا، منتشر کر دینا، کسی کے عیب سُنانا۔

اِشْرَادٌ۔ طرید اور نکالا ہوا بنانا۔

شَارِدٌ۔ بھاگ جانے والا اس کی جمع شَرَدٌ ہے جیسے خَادِمٌ کی جمع خَدَمٌ ہے۔

عَيْنُهَا شَارِدَةٌ۔ اس عورت کی آنکھ خاوند کے سوا دوسرے پر لگی ہے۔

شَوَارِدُ اللُّغَةِ۔ زبان کے غریب اور نادر الفاظ۔

لَتَدْخُلُنَّ الْجَنَّةَ اَجْمَعُوْنَ اَكْتَعُوْنَ اِلَّا مَنْ شَرَدَ عَلَى اللّٰهِ۔ تم سب (مسلمان جو کلمہ گو ہیں گو کتنے ہی گنہگار ہوں) بہشت میں جاؤ گے سب کے سب جاؤ گے پر وہ شخص نہیں جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے باہر ہو گیا مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو گیا۔ یہ شَرَدَ الْبَعِيْرُ سے ماخوذ ہے یعنے اونٹ بھاگ نکلا (دوسرے اونٹوں سے الگ ہو گیا)۔

مَا فَعَلَ شِرَادُكَ۔ تیرے بھاگنے کا کیا قصہ ہے یا تیرا بھاگا ہوا اب کیسا ہے یہ آنحضرتؐ نے خوات ابن جبیر انصاری سے فرمایا۔ ہوا یہ تھا کہ عکاظ کے بازار میں ایک عورت گھی کی دو مشکیں لئے ہوئے آئی خوات اس کو اپنے مکان میں لے گئے اور ایک مشک کھولکر اس کا گھی چکھا اور عورت کے ہاتھ میں دے دی پھر دوسری مشک کھولکر اس کا گھی چکھا اور عورت کے دوسرے ہاتھ میں دے دی وہ بے چاری دونوں ہاتھوں سے دونوں مشکوں کے منہ اس ڈر سے تھامے رہی کہ کہیں گھی بہہ نہ جائے۔ خوات نے ایسی حالت میں اس سے جماع کیا پھر وہاں سے بھاگ نکلے ایسا نہ ہو کوئی پیچھا کرے۔ اس روز سے عرب میں یہ مثل ہو گئی ہے...........

......اَشْغَلُ مِنْ ذَاتِ النَّحْيَيْنِ یعنے وہ گھی کی دو مشکوں والی سے بھی زیادہ مشغول ہے۔ (جوہری نے ایسا ہی کہا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ غلط ہے اور اس کا قصہ خود خوات سے یوں منقول ہے کہ میں آنحضرتؐ کے ساتھ مرالظہران میں اترا اور اپنے ڈیرے سے باہر نکلا۔ میں نے دیکھا کچھ عورتیں آپس میں باتیں کر رہی ہیں وہ مجھ کو بھلی لگیں۔ میں نے اپنی گٹھڑی سے کپڑوں کا ایک جوڑا نکالا اور ان کے پاس جا بیٹھا اتنے میں آنحضرتؐ ادھر سے گذرے۔ میں ڈر گیا اور

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک اونٹ بھاگ نکلا ہے میں اس کو قید کرنے کی فکر میں ہوں۔ آپؐ یہ سنکر آگے بڑھ گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا آپ نے اپنی چادر مجھ پر ڈال دی اور اراک کی جھاڑی میں چلے گئے حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا پھر تشریف لائے اور فرمایا ابو عبداللہ تمہارا بھاگا ہوا اونٹ اب کیسا ہے پھر ہم سب لوگوں نے وہاں سے کوچ کیا جب آپ مجھ سے ملتے تو یہی فرماتے السلام علیکم ابا عبداللہ تمہارا بھاگا ہوا اونٹ اب کیسا ہے یہاں تک کہ میں جلدی جلدی مدینہ میں آگیا اور مسجد نبوی سے الگ رہا اسی طرح آنحضرتؐ کے ساتھ بیٹھنے سے بھی جب ایک مدت اسی طرح گذری تو میں اس وقت کو تاک کر جب مسجد خالی ہوتی تھی (کوئی نمازی اس میں نہ تھا) مسجد میں گیا اور نماز پڑھنے لگا۔ اتنے میں آنحضرتؐ بھی اپنے کسی حجرے سے برآمد ہوئے اور مسجد میں آن کر دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھیں اور میں نے اپنی نماز لمبی کر دی اس امید سے کہ آنحضرتؐ تشریف لے جائیں اور مجھ کو چھوڑ دیں۔ آخر آپ نے فرمایا ابو عبداللہ تو جتنا چاہے اپنی نماز کو لمبا کر میں تو یہاں سے اس وقت تک اٹھنے والا نہیں جب تک تو نماز سے فارغ نہ ہو اس وقت میں نے (اپنے دل میں) کہا میں آنحضرتؐ سے اپنی خطا کی معذرت کروں گا اور آپ کا دل صاف کر دوں گا میں نماز سے فارغ ہوا آپ نے فرمایا السلام علیکم ابو عبداللہ اب تمہارے بھاگے ہوئے اونٹ کا کیا حال ہے میں نے عرض کیا قسم اس خدا کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا جب سے میں اسلام لایا اس وقت سے وہ اونٹ نہیں بھاگا۔ آپ نے دو بار یا تین بار فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے اور اسکے بعد آپ نے یہ کلمہ فرمانا چھوڑ دیا پھر نہیں فرمایا (سبحان اللہ آنحضرتؐ کے اخلاق کریمانہ اور اشفاق پدرانہ جو صحابہ پر تھے ان کا کیا کہنا مطلب آپ کا یہ تھا کہ خوات آیندہ سے ایسا کام نہ کریں اور کسی غیر عورت پر نظر نہ ڈالیں۔

اَضْبَطُ لِلشَّوَارِدِ۔ نادر اور غریب لفظوں کو جمع کرنے والی لغت کی کتاب۔

اِنَّ عُمَرَ شَرَّدَ الشِّرْکَ شَذَرَ مَذَرَ حضرت عمرؓ نے شرک کے پرخچے اڑا کر اس کو بھگا دیا۔

لَوْلَا اَنَّ جِبْرِیْلَ اَخْبَرَنِیْ عَنِ اللّٰہِ اَنَّکَ سَخِیٌّ لَشَرَّدْتُ بِکَ وَجَعَلْتُکَ حَدِیْثًا عَلٰی مَنْ خَلْفَکَ۔ اگر جبریل نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو یہ خبر نہ دی ہوتی کہ تو سخی ہے (لوگوں سے سلوک کرتا ہے) تو میں تیرے ساتھ تشرید کرتا (یعنی ایسی سزا دیتا کہ) جو لوگ تیرے پیچھے ہیں ان تک خبر جاتی (وہ ہمیشہ اس کا ذکر کرتے رہتے)۔

فَشَرِّدْ بِھِمْ۔ ان کے ساتھ ایسا کر کہ ان کا جتھا ٹوٹ جائے یا ان کے پیچھے والے ان کی خراب حالت سنیں اور اس کا تذکرہ کریں۔

شَرٌّ۔ دھوپ میں سکھانا، عیب کرنا، حقیر جاننا۔

شَرٌّ اور شَرَرٌ اور شَرَارَۃٌ۔ برا کام کرنا، بد ہونا، قطرہ قطرہ ٹپکنا۔

تَشْرِیَۃٌ اور اِشْرَارٌ۔ دھوپ میں سکھانا، مشہور کرنا۔

مُشَارَّۃٌ۔ جھگڑا۔

تَشَارٌّ۔ خصومت، جھگڑا کرنا۔

شَرَارٌ۔ آگ کی چنگاریاں جو ہوا میں اُڑتی ہیں۔

شَرٌّ۔ برا کام جو تمام قسم کی برائیوں کو شامل ہے خَیْرٌ اس کی ضد ہے یعنے بھلائی اور شَرٌّ برے شخص کو بھی کہیں گے اور کبھی لڑائی کے معنی میں بھی آتا ہے اس کا مؤنث شَرَّۃٌ اور شُرّٰی ہے اور جمع اَشْرَارٌ اور اَشِرَّاءُ اور شِرَارٌ ہے۔

شُرٌّ جو امر ناپسند اور مکروہ طبع ہو۔

شَرِیْرٌ ۔ جو شر کرے اور سمندر کا کنارہ اور ایک درخت ہے دریائی ۔

اَلْخَیْرُ بِیَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ بھلائی سب تیرے ہاتھوں میں ہے (جب تک تو نہ چاہے ہم کوئی بھلائی نہیں کر سکتے) اور برائی تیری طرف نسبت نہیں دی جاتی (بلکہ برائی ہماری صفت ہے اور وہ ہماری طرف منسوب ہوتی ہے گو بھلائی اور برائی سب کا پیدا کرنے والا تو ہی ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ برائی سے تیرا قرب حاصل نہیں ہوتا اور نہ تیری رضامندی برائی سے ہوتی ہے یا برائی تجھ تک نہیں چڑھتی بلکہ زمین ہی میں رہ جاتی ہے اور نیک اعمال اور افعال تجھ تک چڑھ جاتے ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ اس حدیث میں ادب کی تعلیم ہے بندوں کو کہ جو برائی ان سے سرزد ہو اس کی نسبت اپنی طرف کریں اور نیکی اور بھلائی ہو تو پروردگار کی طرف مضاف کریں گو دونوں باتیں اسی کی قدرت اور ارادے سے ہوتی ہیں بندگی کا ادب یہ ہے کہ ہر قصور کو اپنا قصور کہیں اور ہر خوبی کو مالک کی طرف نسبت دیں جیسے دیکھو پروردگار سے یوں دعا کرتے ہیں یَارَبَّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ آسمان زمین کے مالک مگر یوں کہنا درست نہیں یَارَبَّ الْكِلَابِ وَالْخَنَازِیْرِ یعنے کتے اور سوروں کے مالک حالانکہ کتے اور سوروں کا بھی وہی خالق اور پالنے والا ہے اسی نے پیدا کیا ہے مگر ایسا کہنا ادب کے خلاف ہے اور جو کوئی ایسا کہے اس پر کفر کا خوف ہے)۔

وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلٰثَةِ ۔ زنا کا بچہ تینوں میں بدتر ہے (یعنے زانی اور زانیہ سے بھی بُرا ہے۔ کیونکہ زانی اور زانیہ کا نطفہ تو پاک تھا صرف ان سے یہ حرام کام سرزد ہوا جس کی سزا بھی یا تو دنیا میں مل جاتی ہے یا توبہ سے وہ معاف ہو جاتا ہے برخلاف زنا کے بچے یعنے ولد الحرام کے اس کا تو نطفہ ہی ناپاک ہے اور اصل ہی اس کی خبیث ہے)۔

وَلَدُ الزِّنَا خَیْرُ الثَّلٰثَةِ (عبداللہ بن عمرؓ نے کہا) زنا کا بچہ تینوں میں بہتر ہے (کیونکہ اس کا کوئی قصور نہیں جو کچھ گناہ تھا وہ اس کے ماں باپ نے کیا)۔

لَا یَاْتِیْ عَلَیْكُمْ عَامٌ اِلَّا وَالَّذِیْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ ۔ جو سال تم پر آتا ہے تو یہ سمجھ رکھو اس کے بعد کا سال اس سے بھی برا ہوگا (بوجہ قرب قیامت اور بُعد زمانہ نبوت کے۔ کسی نے امام حسن بصریؒ سے کہا یہ کیونکر صحیح ہوگا اس لئے کہ عمر بن عبد العزیز جو خلیفہ عادل اور متبع شرع تھے ان کا زمانہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور کے بعد ہوا انہوں نے کہا کبھی کبھی بندوں کو راحت دینا بھی ضروری ہے تو حجاج کے زمانہ میں لوگ تکلیف اور مصیبت میں گرفتار تھے۔ عمر بن عبد العزیزؒ کے زمانہ میں ان کو ذرا آرام دیا گیا۔ امام حسن بصریؒ کا مطلب یہ ہو کہ اس حدیث میں جو قاعدہ مذکور ہے وہ کلیہ نہیں ہے بلکہ اکثریہ ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالٰے اپنے بندوں کو آرام پہنچانے کے لئے بعد کا زمانہ اگلے سے اچھا کر دیتا ہے۔ اب کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسٰی کے زمانہ میں تو دنیا عدل اور انصاف سے بھر جائے گی حالانکہ ان کا زمانہ بہت بعد کا ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسٰی دنیا کے بادشاہوں اور اُمرا میں نہیں ہیں اور یہاں مُراد دنیاوی شاہوں اور امرا کا زمانہ ہے)۔

مُترجم کہتا ہے جب بھی اشکال رفع نہ ہوگا کیونکہ تاریخ کی کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے دنیاوی بادشاہ جو بعد کے زمانہ میں آئے اگلے

بادشاہوں اور امراء سے بہتر ہوئے اور ان کا زمانہ بہ نسبت اگلے زمانہ کے بہتر سمجھا گیا۔ دور کیوں جاتے ہو اورنگ زیب عالمگیر کا زمانہ بہ نسبت اکبری زمانہ کے بہت بہتر تھا تو عمدہ توجیہہ یہ ہے کہ حدیث میں برائی اور بھلائی سے صرف زمانہ کی برائی اور بھلائی مراد ہے نہ کہ زمانہ والوں کی اور ظاہر ہے کہ جو زمانہ عہد نبوی سے قریب ہے وہ اس سے بہتر ہے جو عہد نبوی سے بعید اور قیامت سے قریب ہے اس صورت میں کوئی اشکال باقی نہ رہے گا علاوہ اس کے حجاج کے زمانہ میں جتنے صحابہ موجود تھے عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں نہ تھے تو مجموع افراد کے لحاظ سے وہ زمانہ بہتر ہوا۔

إِنْ كَانَ بِكِ شَرٌّ فَحَسْبُكِ مِنَ الشَّرِّ مَا بَيْنَهُمَا۔ مروان نے حضرت عائشہ سے کہا اگر تم اس حدیث کے سننے سے ناراض ہوتی ہو تو تم کو وہ برائی کافی ہے جو ان دونوں حدیثوں میں اختلاف سے پیدا ہوئی ہے یا اگر تم یہ کہتی ہو کہ فاطمہ بنت قیس کو آنحضرتؐ نے اپنے خاوند کے مکان سے نقل مکان کی جو اجازت دی تھی یہ اس شر کی وجہ سے تھی جو اُن کے اور اُن کے خاوند کے درمیان تھا تو یہاں بھی وہی علت موجود ہے (ہوا یہ تھا کہ مروان کی بھتیجی یعنی عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو ان کے خاوند نے تین طلاق دے دیئے تھے تو عبدالرحمان اس کو خاوند کے گھر سے نکال لائے۔ حضرت عائشہ نے یہ حال سنکر کہا کہ اس نے برا کیا تب مروان نے فاطمہ بنت قیس کی حدیث پیش کی کہ آنحضرتؐ نے اس کو نقل مکان کی اجازت دی تھی۔ حضرت عائشہ نے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ فاطمہ ایک ناآباد خوفناک جگہ میں رہتی تھی اسلئے آنحضرتؐ نے اس کو وہاں سے چلے آنے اور عبداللہ بن اُم مکتوم کے گھر میں عدت کرنے کی اجازت دی تھی)۔

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ تُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَتُتْرَكُ لَهَا الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى۔ سب سے بدتر کھانا ولیمہ کا کھانا ہے جس کے کھانے کے لئے مالدار لوگ تو بلائے جاتے ہیں اور غریب مسکین چھوڑ دیئے جاتے ہیں (ان کو کوئی نہیں کھلاتا) اور جس نے ولیمہ کی دعوت کو رد کیا اس نے اللہ کی نافرمانی کی (ولیمہ کی دعوت قبول کرنا سنت مؤکدہ اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے بشرطیکہ وہاں کوئی حرام کام کا ارتکاب نہ ہوتا ہو اگر ایسے کام وہاں دیکھے تو لوٹ کر چلا آئے اور کھانا نہ کھائے اسی طرح اگر یہ دیکھے کہ فقیر اور محتاج لوگ دھکے دے کر وہاں سے نکالے جاتے ہیں اور امیر اور مالدار لوگ بٹھائے جاتے ہیں تب بھی نہ کھانا بہتر ہے گو وہاں جانا اور حاضر ہونا ضروری ہے)۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيكِ۔ اللہ کی پناہ میں آتا ہوں تیرے (یعنی زمین کے) شر اور اسکے شر سے جو تجھ میں ہے (موذی جانور اور زہریلے نباتات اور حیوانات اور جنات وغیرہ)۔

—— مِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْلَمْ۔ ان باتوں کی برائی سے جن کو میں نہیں جانتا (یعنی جو آئندہ بری باتیں مجھ سے سرزد ہوں جن کا علم مجھ کو اس وقت نہیں)

وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ۔ عرب کی خرابی ہے اس برائی سے جو نزدیک آن پہنچی (مراد واقعہ شہادت حضرت عثمانؓ اور جنگ معاویہ اور علیؓ اور شہادت امام حسینؓ اور واقعہ حرہ خرابی مدینہ ہے یا حکومت بنی امیہ یا فتنہ تاتار جس سے خلافت دنیا سے اٹھ گئی)۔

...فَاُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ ۔ یہ لوگ تمام مخلوقات میں
...ریں رجن کا یہ قاعدہ ہے کہ جب ان میں کوئی نیک
...ص مرجاتا ہے تو اس کی قبر پر مسجد بنالتے ہیں یا قبر کو
...دہ گاہ مقرر کر لیتے ہیں وہاں جاکر رکوع یا سجدہ کرتے
...اس میں مورتیں رکھتے ہیں اگلے بزرگوں اور
...لوگوں کی کیونکہ یہ فعل شرک کا ذریعہ ہوگیا۔ اگلے
...وں نے تو صرف رغبت دلانے اور عبرت اور نصیحت
...لئے یہ مورتیں وہاں رکھی تھیں پچھلے بے وقوفوں نے
...کی عبادت اور پرستش شروع کر دی)۔
...اِنَّ لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ شِرَّةً ثُمَّ لِلنَّاسِ
...عَنْهُ فَتْرَةً ۔ اس قرآن کے پڑھنے سے لوگوں کو
...پیدا ہوگی اور اس کی رغبت پھر ایک زمانہ ایسا
...گا کہ لوگوں کو اس سے سستی اور کاہلی ہوگی۔
...کا پڑھنا چھوڑ دیں گے اس پر عمل کرنا موقوف
...گے جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر نام کے مسلمان
...ل ہے صدرا اور شمس بازغہ اور قاضی اور حمد اللہ
...رغبت اور خوشی اور نشاط سے پڑھتے ہیں۔ اور
...شریف کا ایک بار بھی من اولہ الیٰ آخرہ تفسیر
...ہ کے ساتھ پڑھنا اور اس میں غور کرنا نصیب
...ہوتا)۔
...لِكُلِّ عَابِدٍ شِرَّةٌ ۔ ہر عبادت کرنے والے کو
...کی حرص ہوتی ہے (اس میں اس کو مزہ آتا ہے)۔
...لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً
...صَاحِبُهَا سَدَّدَ فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِيْرَ
...فَلَا تَعُدُّوْهُ ۔ ہر چیز میں حرص ہوتی ہے
...اور ہر افراط کے بعد آخر سستی اور کمی ہوتی ہے
...میں شور اشوری یا بایں بے نمکی) دیکھو اگر نیک
...والا میانہ روی* اختیار کرے موقع موقع پر عبادت
...ور اپنی تئیں آرام بھی دے اہل و عیال اور ماں

باپ عزیز و اقارب کے حقوق بھی ادا کرے) تب تو اس سے امید رکھو کہ وہ اللہ کا مقبول بندہ ہے اور اپنی مُراد پر فائز ہوگا اور اگر عبادت اور نیکی میں اس قدر افراط اور غلو کرے کہ لوگ اس کی طرف انگلیاں اٹھانے لگیں سب لوگوں میں اس کا شہرہ ہو جائے کہ بڑا عابد اور زاہد اور خدا پرست ہے یا بڑا درویش کامل ہے یا بڑا عالم اور فاضل ہے تب اس کو اچھے لوگوں میں مت شمار کرو (کیونکہ اکثر ایسے افراط اور غلو کرنے والے ریاکار اور مکار ہوتے ہیں ان کی غرض شہرت اور ناموری ہوتی ہے دوسرے وہ ایک کام میں غلو کر کے دوسرے نیک کاموں سے باز رہتے ہیں بال بچے بھوکے مرتے ہیں لیکن میاں رات دن نماز اور عبادت میں مصروف ہیں یہ طریقہ بالکل خلاف سنت اور آدمی کو اخیر میں تباہ کرنے والا ہے۔ عمدہ رستہ وہی میانہ روی ہے نماز بھی پڑھے اور روٹی بھی کمائے، رات کو جاگے بھی اور سوئے بھی، تلاوتِ قرآن اور حدیث بھی کرے اور لوگوں اور جورو بچوں سے باتیں بھی کرے، روزہ بھی رکھے اور افطار بھی کرے بہرحال ہر وقت اور ہر کام میں اتباع سنت ملحوظ رکھے)۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث سے ان جاہل درویشوں کی مٹی پلید ہوتی ہے جو رات اور دن عبادت اور مراقبہ میں مصروف رہنا اور سخت سخت ریاضات کرنا ضروری جانتے ہیں ایسی درویشی ہمارے دین میں نہیں ہے اور نہ ہمارے پیغمبرؐ نے ہم کو یہ سکھلائی ہے۔ ہمارے پیغمبرؐ کا تو طریق یہ تھا کہ ایک ہاتھ میں دین دوسرے ہاتھ میں دنیا، دونوں کو سنبھالنا اور درست رکھنا وہی طریق ہم کو اور سب سچے مسلمانوں کو پسند ہے اللہ اسی پر قائم رکھے اور خلافِ سنت درویشی سے علیحدہ رکھے۔

لَا تُشَارِ اَخَاكَ ۔ اپنے بھائی سے بُرائی مت کر (پھر وہ بھی تیرے ساتھ برائی کرے گا)۔

* اعتدال کے ساتھ نیک کام کرے (نہ افراط نہ تفریط)۔

مَا فَعَلَ الَّذِيْ كَانَتِ امْرَاَتُهٗ تُشَارُّهٗ وَ تُمَارُّهٗ۔ اس شخص کا کیا حال ہے جس کی عورت اس سے برائی کرتی تھی اس سے لڑتی جھگڑتی تھی۔

لَهَا لِظَّةٌ تَشْتَرُّ اس کا پیٹ کھانے سے بھرا ہوا ہے وہ جگالی کر رہی ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِشْتَرَّ الْبَعِيْرُ یا اِجْتَرَّ جب وہ جگالی کرے یعنی پیٹ کا کھانا پھر منہ میں لا کر اس کو چبائے۔

بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يُّشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فِيْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ۔ آدمی کو یہ برائی کافی ہے کہ لوگ انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کریں خواہ دین میں یا دنیا میں مگر جس کو اللہ تعالٰے بچائے رکھے (مطلب یہ ہے کہ جہاں آدمی کی شہرت ہوئی اور لوگوں کو اس سے اعتقاد پیدا ہوا اسکی تعظیم تکریم کرنے لگے اسکے ہاتھ پاؤں چومنے لگے بس وہ آفت میں پڑ گیا اب ضرور اسکے دل میں ریاست اور جاہ کی خواہش پیدا ہوگی اور اس کو یہ بھلا لگے گا کہ لوگ اس کی تعظیم کریں، اسکے ہاتھ پاؤں چومیں اس کو اپنا پیشوا اور مقتدیٰ جانیں مگر شاذ و نادر اللہ کے بندے ایسی حالت میں محفوظ رہتے ہیں وہ صدیق ہیں جن پر شیطان کا مکر اور فریب اثر نہیں کرتا۔ جتنی زیادہ لوگ ان کی تعظیم کرتے جائیں وہ اپنے تئیں اور زیادہ حقیر اور ذلیل سمجھتے ہیں اور بعضے بزرگوں نے ایسی حالت میں یہ بھی کیا ہے کہ کوئی کام بظاہر ایسا کر بیٹھتے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کو ان سے بے اعتقادی پیدا ہو جائے مثلاً سرخ شربت گھول کر شراب کے شیشوں میں اپنے سامنے رکھتے ہیں تاکہ لوگ جانیں یہ شراب خوار ہیں یا اپنے کسی مرید کو اطلاع دے کر چپکے سے اس کی کوئی چیز چرا لیتے ہیں کہ دوسرے لوگ یوں سمجھیں انہوں نے چوری کی اور اسی طرح اللہ کے خاص بندوں کو شہرت اور ناموری پسند نہیں ہوتی بلکہ خمول اور گمنامی میں ان کو زیادہ لذت آتی ہے۔ طیبیؔ نے کہا یہ بیماری اکثر مولویوں اور درویشوں میں پیدا ہو جاتی ہے جب وہ نفس کشی کر کے ظاہری گناہوں سے اپنا دل پھیر لیتے ہیں تو شیطان ان کو یوں داؤں دیتا ہے کہ تقویٰ اور پرہیزگاری میں تم فرد فرید ہو (نظیر بابا فرید علیہ الرحمۃ ہو) اور تمام لوگوں کے پیشوا اور واجب التعظیم ہو بس ان کے دل میں رعونت اور گھمنڈ سما جاتی ہے وہ اپنے تئیں مقرب بارگاہ الٰہی خیال کرتے ہیں حالانکہ ان کا شمار منافقوں میں ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

مترجم کہتا ہے مجھ کو میرے ایک دوست نے لکھا کہ جب سے تم نے کتاب ہدیۃ المہدی تالیف کی ہے تو اہلحدیث کا ایک بڑا گروہ جیسے مولوی شمس الحق مرحوم عظیم آبادی اور مولوی محمد حسین صاحب لاہوری اور مولوی عبداللہ صاحب غازی پوری اور مولوی فقیر اللہ صاحب پنجابی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہم تم سے بددل ہو گئے ہیں اور عامۃ اہلحدیث کا اعتقاد تم سے جاتا رہا۔ میں نے ان کو جواب دیا الحمد للہ کوئی مجھ سے اعتقاد نہ رکھے نہ میرا مرید ہو نہ مجھ کو پیشوا اور مقتدیٰ جانے نہ ہاتھ چومے نہ میری تعظیم و تکریم کرے میں مولویت اور مشائخیت کی روٹی نہیں کھاتا کہ مجھ کو ان کی بے اعتقادی سے کوئی ڈر ہو ان مولویوں کو ایسی باتوں سے ڈرائیے جو پبلک کے قلوب اپنی طرف مائل کرانا، اپنے معتقدوں کی جماعت بڑھانا، ان سے نفع کمانا، ان کی دعوتیں کھانا، ان سے نذریں لینا، چندہ کرانا چاہتے ہوں، فقط۔

لَا تَسْئَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ

...ھو سے بُرائی کا حال مت پوچھو (یعنے آئندہ زمانہ ...میں جو بُرائیاں واقع ہوں گی) بلکہ نیک باتوں کا حال ...پوچھو (یعنے جو بھلائیاں آئندہ پیدا ہوں گی)۔

شَرَرٌ۔ چنگاریاں۔

اَشْرَرْتُ الشَّیْئَ۔ میں نے اس چیز کو ظاہر کر دیا۔

حَتّٰی اُشْرِرَتْ بِالْاَکُفِّ الْمَصَاحِفُ۔ یہاں تک کہ ہاتھوں میں مصحف دکھلائے گئے (یہ معاویہ کے لشکر والوں نے جنگ صفین میں کیا)۔

شُرْشُوْرٌ۔ ایک پرندہ ہے خاکی رنگ کا۔

شَرْشَرَۃٌ۔ کاٹنا، پھاڑنا۔

شَرْزٌ۔ سختی، ہلاکت، کاٹنا۔

تَشْرِیْزٌ۔ گالی دینا، عذاب کرنا۔

مُشَارَزَۃٌ۔ بدخلقی۔

اِشْرَازٌ۔ برائی میں ڈالنا جس میں سے نکل نہ سکے۔

شَرَزَۃٌ۔ ہلاکت۔

شِیْرَازٌ۔ بالائی۔

مُشَرَّزٌ۔ دونوں طرف سے بندھا ہوا۔

شِیْرَازَہ۔ وہ تسمہ جس سے کتاب کے ورق ...ے جاتے ہیں۔

شِیْرَازٌ۔ ایک شہر ہے مشہور ایران میں شیخ سعدی اور حافظ وہاں کے مشہور شاعر اور سیبویہ مشہور نحوی ہے

سَاَلْتُہٗ عَنِ الْاُکُتُنِ وَالشِّیْرَازِ الْمُتَّخَذِ ...ھا۔ میں نے ان سے پوچھا گدھی کو اور اس کے دودھ کے شیراز کو۔ ایک روایت میں ہے ھٰذَا شِیْرَازٌ ...تُنٍ اِتَّخَذْنَاہُ لِمَرِیْضٍ عِنْدَنَا۔ یہ گدھی کے دودھ کا شیراز ہے جو ہم نے ایک بیمار کے لئے تیار کیا۔

شَرْسٌ۔ لگام پکڑ کر کھینچنا، ہاتھ سے چمڑا صاف ...نا، سخت بات کہہ کر درد پہنچانا۔

شَرْسٌ۔ سخت جگہ۔

شِرْسٌ۔ ایک پہاڑی درخت ہے۔

شُرْسٌ۔ اونٹ کے ہونٹ کی خارش۔

شَرِسٌ۔ بدخو، بدخلق۔

شَرِسُ الْاَکْلِ۔ بڑا کھاؤ۔

شَرَسٌ۔ ایک درخت ہے۔

شَرِیْسٌ۔ بدخو، بدخلق۔

اِشْرَاسٌ۔ شرس چرانا۔

تَشَارُسٌ۔ آپس میں دشمنی کرنا۔

شِرَاسٌ۔ سخت اور درشت۔

ھُمْ اَعْظَمُنَا خَمِیْسًا وَّاَشَدُّنَا شَرِیْسًا۔ ان کا لشکر ہم سے بڑا ہے اور ہم سے زیادہ سخت اور بدخلق ہے۔

شَرَاسَۃٌ۔ بدخلقی۔

مَکَانٌ شَرِسٌ۔ سخت اور درشت جگہ۔

شَرَسَفَۃٌ۔ بدخلقی۔

شُرْسُوْفٌ۔ آفت، مصیبت کا شروع، اس کی جمع شَرَاسِیْفُ ہے۔

فَشَقَّا مَا بَیْنَ ثُغْرَۃِ نَحْرِیْ اِلٰی شُرْسُوْفِیْ۔ پھر ان دونوں فرشتوں نے میرے دگدگی کے گڑھے سے ان پسلیوں تک جن کے سرے پیٹ میں آتے ہیں چیر ڈالا۔ بعضوں نے کہا شُرْسُوْفٌ۔ وہ کرّی چپنی ہڈی جو ہر پیٹ سے لٹکی ہوتی ہے۔

شَاۃٌ مُّشَرْسَفَۃٌ۔ وہ بکری جس کے دونوں پہلو سفید ہوں۔

اَصَابَ النَّاسَ الشَّرَاسِیْفُ۔ لوگوں پر سختیاں شروع ہونے لگیں۔

شَرَاسِیْفُ۔ پرانے خراب کپڑوں کو بھی کہتے ہیں

شَرْشَرَۃٌ۔ کاٹنا، چیرنا۔

فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهٗ اِلٰى قَفَاهُ۔ اس کا کلپھڑا گردن کی پشت تک چیر ڈالتا ہے۔

شَرْصٌ۔ اونٹ کے بچہ کا پہلے پہل چلنا کھینچنا، آگے بول دینا، سختی غلظت۔

شِرْصٌ۔ پیشانی کا ایک کونا جو کنپٹی کے پاس ہے۔

شَرْصٌ۔ کشتی کا ایک تیج، اونٹنی کی ناک میں سوراخ کرکے اس میں مہار ڈالنا۔

شَرِيْصَةٌ۔ رخسار۔

مَا رَاَيْتُ اَحْسَنَ مِنْ شَرَصَةِ عَلِيٍّ۔ حضرت علی کے جلحہ سے زیادہ خوبصورت میں نے نہیں دیکھا۔

جَلَحَة۔ سر کے سامنے کے حصہ پر بال نہ ہونا، یعنے سر کے سامنے کا حصہ گنجا اور بے بال ہونا۔

شَرْطٌ۔ کوئی شرط لگانا، نشتر سے چیرنا، بڑے کام میں پڑجانا، پھاڑنا۔

مُشَارَطَةٌ۔ دونوں طرف سے شرط کرنا یا معاہدہ کرنا۔

اِشْرَاطٌ۔ اونٹوں کو فروخت کے لئے بتلانا۔

تَشَرُّطٌ۔ عمدگی سے کام کرنا۔

اِشْتِرَاطٌ۔ شرط لگانا۔

شَرَطٌ۔ نشانی۔

شُرَطِیٌّ یا شُرْطِیٌّ۔ کوتوال، پولیس کا افسر، اس کو صاحب الشرطہ بھی کہتے ہیں۔

مِشْرَطٌ اور مِشْرَاطٌ۔ نشتر۔

لَا يَجُوْزُ شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ۔ بیع میں دو طرح کی شرطیں لگانا درست نہیں۔ مثلاً بائع یوں کہے اگر تو نقد قیمت دے تو میں نے ایک روپیہ کو تیرے ہاتھ یہ شئے بیچی اور اگر ادھار لے تو دو روپیہ کو بیچی۔ یہ ناجائز ہے کیونکہ ایک بیع میں گویا دو بیعیں ہیں، اور اکثر فقہا نے بیع میں ایک شرط ہو یا دو شرطیں ہوں سب کو ناجائز قرار دیا ہے۔ لیکن امام احمد نے ایک شرط کو ظاہر حدیث کی رو سے جائز رکھا ہے اس سے زیادہ کو ناجائز رکھا ہے۔

نَهٰى عَنْ بَيْعٍ وَّ شَرْطٍ۔ بیع میں شرط لگانے سے آپ نے منع فرمایا۔ (یعنے عقد بیع کے ساتھ ہے شرط ہو نہ اس سے پہلے نہ اسکے بعد)۔

شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ۔ اللہ کی شرط پر عمل کرنا زیادہ ضرور ہے بندوں کی شرط پر عمل کرنے سے یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب بریرہ کے مالکوں نے یہ شرط لگائی تھی کہ بریرہ کا ترکہ ہم لیں گے حالانکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ غلام لونڈی کا ترکہ اسی کو ملتا ہے جس نے اس کو آزاد کیا ہو۔

وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ۔ (آنحضرت نے حضرت عائشہ سے فرمایا تو بریرہ کو خرید لے) اور ولاء کی شرط ان کے مالکوں کے لئے کرلے کہ اچھا ولاء (غلام لونڈی کا ترکہ) تم ہی لینا، کیونکہ یہ شرط باطل ہے پس اس کا اثر کچھ نہ ہوگا اور ولاء تجھ ہی کو ملے گی۔ کرمانی نے کہا واشترطی لہم الولاء کا مطلب یہ ہے کہ ان سے یوں کہہ دے کہ ولاء بموجب حکم خدا اسی کو ملتی ہے جو آزاد کرے یا یہ حدیث خاص ہے حضرت عائشہ سے کیونکہ ایسی شرط لگانے سے عقد بیع فاسد ہوجاتا ہے دوسرے یہ کہ ایک طرح کا مکر و فریب ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ مکر اور فریب نہیں ہے بلکہ خلاف شرع شرط لگانے کی سزا ہے جیسے آگے اسی حدیث میں ہے کہ اللہ کی کتاب میں جو شرط صحیح نہیں وہ اگر سو بار لگائی جائے تو بھی باطل ہے اس صورت میں ایسی شرطیں لغو ہوں گی اور بیع صحیح ہوجائے گی۔

شُرُوْطُهُمْ بَيْنَهُمْ۔ مکاتبوں میں اور

ان کے مالکوں میں جو شرطیں ہوں وہ معتبر ہوں گی (انہی کے موافق عمل کیا جائے گا)۔

إِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ لِلنِّسَاءِ۔ اس آیت میں جو باتیں مذکور ہیں وہ عورتوں کے لئے شرط ہیں (یعنے اذا جاءک المومنات یبایعنک الآیۃ میں اور مردوں کے لئے بھی ان میں کی اکثر باتیں شرط ہیں)۔

وَاشْتَرِطِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي۔ احرام باندھتے وقت یہ شرط لگا دے کہ جہاں مجھ کو تو روک دے گا وہیں میرا احرام کھل جائے گا — اس حدیث سے یہ نکلا کہ احرام میں ایسی شرط لگانا جائز ہے پس اگر بیماری وغیرہ سے محرم حج یا عمرے سے رک جائے تو شرط کے موجب اس کو حلال ہو جانا درست ہے۔ امام ابوحنیفہ اور امام مالک نے اس میں خلاف کیا ہے اور اس حدیث کو حضرت عائشہ سے خاص رکھا ہے اور قاضی عیاض نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے حالانکہ قاضی کا یہ قول غلط ہے کیونکہ یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے۔

أَيْنَ الشُّرُوطُ شرطیں کہاں گئیں (جو اس آیت میں مذکور ہیں۔ التائبون العابدون السائحون میں آخر تک یعنی توبہ اور عبادت وغیرہ)۔

أَشْرَاطُ السَّاعَةِ۔ قیامت کی نشانیاں، شَرَط کی جمع ہے۔ نہایہ میں ہے کہ پولیس کے لوگوں کو شُرَطُ السُّلْطَانِ کہتے ہیں کیونکہ ان پر ایک نشانی ہوتی ہے (یعنے پولیس کی ڈریس یا چپراس وغیرہ)۔

صَاحِبُ الشُّرَطِ۔ جو افسر فوج کے آگے چلتا ہے اور امیر کے احکام کی تعمیل کراتا ہے اور کوتوال بھی کہتے ہیں۔

وَكَانَ قَيْسُ ابْنُ عُبَادَةَ۔ قیس بن سعد بن عبادہ اس لشکر میں صاحب الشرط کی طرح تھے۔

أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ۔ قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب تک لے جائے گی (اگلے لوگوں نے اس کی تفسیر میں بہت باتیں بیان کی ہیں، کسی نے کہا واقعی ایک آگ نمودار ہوگی لوگ اس سے بھاگیں گے وہ پیچھے لگے گی پھر جہاں وہ تھک کر ٹھہر جائیں گے یہ آگ بھی ٹھہر جائے گی۔ کسی نے کہا ہے فتنہ کی آگ مراد ہے جیسے تاتار کا فتنہ ہوا کہ مشرق سے مغرب تک اس کا اثر پھیل گیا۔ اور مجھ پر جو ظاہر ہوا وہ یہ ہے کہ اس آگ سے ریلوے مراد ہے یعنے مشرق سے مغرب تک ریل چلنے لگے گی اور یہ اسباب پورے ہونے کے قریب ہے۔ بیچ میں چند ہی مقامات واقع ہیں ان میں بھی اگر ریل ہو گئی تو مشرق سے مغرب تک برابر متصلاً لوگ ریل پر جایا کریں گے)۔

وَتَشْتَرِطُ شُرْطَةٌ لِلْمَوْتِ لَا يَرْجِعُونَ إِلَّا غَالِبِينَ۔ لشکر کی ایک ٹکڑی موت کو ٹھان لے گی (یعنے اس وقت تک نہ لوٹیں گے جب تک غالب نہ ہوں یا شہید ہو جائیں) بعضوں نے شَرْطَةٌ پڑھا ہے یعنے ایک بار یہ شرط کریں گے۔

وَإِنِّي دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ۔ میں ان کے لئے پولیس کو بلاتا ہوں۔

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَأْخُذَ اللّٰهُ شَرِيطَتَهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَبْقَى عَجَاجٌ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ زمین پر سے اچھے اور شریف لوگوں کا گروہ اٹھا نہ لیگا (وہ گزر جائیں گے) اور کمینے پاجی لوگ رہ جائیں گے نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا (بلکہ بالکل جاہل اور گنوار اور دین کے علم سے محض

ناواقف اور بے خبر ہوں گے۔ قیامت ایسے ہی لوگوں پر قائم ہوگی۔ دوسری حدیث میں یوں ہے کہ ان میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا بھی نہ ہوگا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ صرف اللہ اللہ کہنا یہ بھی ذکر الٰہی ہے اور اس میں ثواب ہے جیسے صوفیہ نے قرار دیا ہے اور جن علمائے ظاہر نے اللہ اللہ کہنے کو بیکار کہا ہے ان کو اس حدیث سے غفلت ہوگئی۔ نہایہ میں ہے کہ اَشْرَاط اشراف اور کمینوں دونوں کو کہتے ہیں۔ آزہری نے کہا میں سمجھتا ہوں حدیث میں شَرَطَتَهٗ ہوگا یعنے اچھے گروہ کو اٹھالے گا مگر شمر نے شَرِيْطَتَهٗ روایت کیا ہے)۔

وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِيْمَةَ اور نہ خراب نکما مال (زکوٰۃ میں لیا جائے گا)۔ بعضوں نے کہا چھوٹے کم سن جانور یا برے خراب قسم کے۔

نَهٰى عَنْ شَرِيْطَةِ الشَّيْطَانِ۔ آنحضرتؐ نے شیطان کے ذبیحہ سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ جانور کا ذرا سا حلق کاٹ دیا پوری رگیں نہ کاٹیں وہ تڑپ تڑپ کر مرگیا۔ جاہلیت کے زمانہ میں مشرک ایسا ہی کرتے چونکہ شیطان نے ان کو بھڑکایا تھا اس لئے ایسے ذبیحہ کو شیطان کا ذبیحہ فرمایا)۔

مُحَافَظَةً عَلَى الشَّرِيْطَةِ۔ شرط پوری کرنے کے لئے (وہ شرط کیا ہے حدیث کو اس کے راوی کی طرف نسبت دینا اور جس امام نے اس کو نکالا مثلاً بخاری یا مسلم یا ترمذی یا ابوداؤد یا نسائی یا ابن ماجہ یا بیہقی نے) اس کا نام بیان کرنا۔

شَرْطَةُ مِحْجَمٍ۔ پچھنے لگانے کے لئے ایک بار کوچنا۔

مَزْمُوْلٌ بِشَرِيْطٍ۔ کھجور کے پتوں سے بنا ہوا یعنے اون کی رسی سے۔

اَبْشِرْ يَا ابْنَ يَحْيٰى فَاَنْتَ وَاَبَاكَ مِنْ شُرْطَةِ الْخَمِيْسِ۔ (حضرت علیؓ نے جنگ جمل میں عبداللہ بن یحییٰ حضرمی سے فرمایا) یحییٰ کے بیٹے تو خوش ہوجا تو اور تیرا باپ فوج کے چیدہ اور عمدہ لوگوں میں سے ہیں (جو سب سے آگے دشمن کی طرف بڑھتے ہیں)۔

كَيْفَ تَسَمَّيْتُمْ شُرْطَةَ الْخَمِيْسِ يَا اَصْبَغُ قَالَ لِاَنَّا ضَمِنَّا لَهُ الذَّبْحَ وَضَمِنَ لَنَا الْفَتْحَ اصبغ بن نباتہ سے کسی نے پوچھا تم فوج کے چیدہ اور عمدہ لوگ کیوں کہلاتے انہوں نے کہا اس لئے کہ ہم گردن کٹانے کے ضامن ہوئے اور آپ یعنے حضرت علی فتح کے ضامن ہوئے (یعنے ہم نے یہ اقرار کیا کہ مرتے تک پیچھے نہ ہٹیں گے اور آپ نے فتح کا وعدہ فرمایا)۔

شَرْعٌ۔ طریقہ قائم کرنا، چلتے ہوئے رستہ پر آجانا، پوست نکالنا، اٹھانا، شروع کرنا، گھس جانا، سیدھا ہونا، کھل جانا، نزدیک آنا۔

تَشْرِيْعٌ۔ رستہ کھولنا، ایک طریقہ قائم کرنا، کھولنا، ڈبانا، سامنے کرنا۔

شَارِعٌ۔ رستہ قائم کرنے والا اور اصطلاح میں شَارِع آنحضرتؐ کو کہتے ہیں کیونکہ اسلام کی شریعت آپ ہی نے قائم کی۔

شَارِعَةٌ۔ عام رستہ، سڑک، اس کی جمع شَوَارِعُ ہے۔

شَرَاعَةٌ۔ بہادری اور دلیری۔

شَرْعٌ اور شَرِيْعَةٌ۔ دین کا وہ رستہ جو اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کے لئے قائم کیا ہو۔

شُرَاعِيٌّ۔ لمبا نیزہ جو ایک شخص شراع نامی بنایا کرتا تھا۔

شِرْعٌ اور شَرَعٌ۔ برابر، جوڑ۔
شَرِیْعٌ۔ بہادر، اور کتان کا عمدہ کپڑا۔
مَشْرُوْعٌ اور شَرْعِیٌّ جو امر شرع کے موافق
ہو (ہندوستان میں مشروع ایک کپڑا ہے جس میں کچھ
ریشم ہوتا ہے کچھ سوت، عورتیں اس کی ازار بناتی ہیں۔
اور شرعی ہندیوں کے عرف میں پائجامہ کو بھی کہتے ہیں)
شَرِیْعَۃٌ۔ جاری پانی پر اونٹوں کا گھاٹ ۔
شُرَّعٌ جمع ہے شَارِعٌ کی یعنے کھلے ہوئے نمایاں۔
فَاَشْرَعَ نَاقَتَہٗ۔ اپنی اونٹنی کو پانی میں
اتار دیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:
شَرَعَتِ الدَّوَابُّ فِی الْمَاءِ شَرْعًا وَّ
شُرُوْعًا۔ جانور پانی میں گھس گئے۔
شَرَعْتُھَا یا اَشْرَعْتُھَا فِی الْمَاءِ۔ میں نے
ان کو پانی میں گھسیڑ دیا۔
شَرَعَ فِی الْاَمْرِ یا فِی الْحَدِیْثِ کسی کام
میں یا بات میں غرق ہوگیا (گھس گیا)۔
اِنَّ اَھْوَنَ السَّقْیِ اَلتَّشْرِیْعُ۔ سب سے
زیادہ آسان پانی پلانا یہ ہے کہ جانوروں کو بہتے پانی
کے گھاٹ پر لے آئیں (وہ خوب چھک کر پی لیتے ہیں)۔
حَتّٰی اَشْرَعَ فِی الْعَضُدِ۔ (وضو میں ہاتھوں
کو اتنا دھویا) کہ بازو تک پہنچ گئے (کہنی کے پار)۔
کَانَتِ الْاَبْوَابُ شَارِعَۃً اِلَی الْمَسْجِدِ
(دروازے مسجد کی طرف کھلے ہوئے تھے (لوگ اُن میں
سے مسجد میں آتے) عرب لوگ کہتے ہیں:
شَرَعْتُ الْبَابَ اِلَی الطَّرِیْقِ۔ میں نے رستہ
کی طرف دروازہ کھول دیا۔
اُحِبُّ الْجَمَالَ حَتّٰی فِیْ شِرْعِ نَعْلِیْ۔ میں
حسن اور خوبصورتی کو (ہر چیز میں) پسند کرتا ہوں
یہاں تک کہ اپنے جوتی کے تسمے میں بھی۔ اصل میں
شِرْعٌ عود کے تانت کو بھی کہتے ہیں تسمہ بھی اس تانت
کی طرح جوتی پر کھنچا ہوتا ہے اس لئے اس کو بھی شِرْعٌ
کہنے لگے۔
شِرَاعُ الْاَنْفِ۔ لمبی ناک والے۔
بَیْنَا نَحْنُ نَسِیْرُ فِی الْبَحْرِ وَالرِّیْحُ طَیِّبَۃٌ
وَالشِّرَاعُ مَرْفُوْعٌ۔ ایک بار ایسا ہوا ہم سمندر
میں جا رہے تھے، ہوا موافق تھی، پردہ چڑھا ہوا تھا۔
اَنْتُمْ فِیْہِ شَرَعٌ۔ تم سب اس میں برابر
ہو (کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں ہے)۔
شَرْعُكَ مَا بَلَّغَكَ الْمَحَلَّ۔ تجھ کو اتنا
(توشہ) کافی ہے جو منزل مقصود تک پہنچا دے
(یہ ایک مثل ہے)۔
فَقُلْتُ شَرْعِیْ۔ میں نے کہا بس مجھ کو کافی ہے
فَنَشْرَعُ فِیْہِ جَمِیْعًا ہم دونوں اس میں
سے پانی لے کر نہانا شروع کرتے دونوں کے ہاتھ
ایک ہی برتن میں پڑتے۔
لَا تُشْرِعْ یَا جَابِرُ۔ جابر اپنی اونٹنی کو
پانی میں مت اتار ایک روایت میں لَا تَشْرَعْ
ہے یعنے پانی پینے کے رستہ پر مت جا (مثلاً نہر یا
سمندر یا دریا کے کنارے)۔
فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاَشْرَعَتْ۔ آنحضرتؐ اترپڑے اور آپ کی اونٹنی
پانی میں گھس گئی۔
اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ كَثُرَتْ عَلَیَّ۔ اسلام
کے احکام (فرائض اور سنن اور آداب) بہت ہوگئے۔
(میں سب کا یاد رکھنا اور بجالانا مشکل سمجھتا ہوں،
مجھ کو ایک اعلیٰ بات بتلا دیجئے اس کا یہ مطلب نہیں
ہے کہ میں فرضوں کو چھوڑ دوں گا بلکہ مقصد یہ ہے
کہ فرض ادا کرنے کے بعد سنتوں پر اس کو مقدم

سمجھوں گا اسی کی مزاولت رکھوں گا۔

حِیْتَانٌ شُرَّعٌ۔ مچھلیاں پانی سے منہ نکالے ہوئیں (یعنے جو نظر آرہی ہیں)۔

اَلْغُلَامُ وَالْجَارِیَۃُ شَرَعٌ۔ لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں۔

مَشْرَعَۃٌ۔ پانی بہنے کا رستہ۔

شَرَفٌ۔ شرافت میں کسی پر غالب آنا، برج بنانا۔

شُرُوْفٌ۔ اونٹ کا بوڑھا ہونا۔

شَرَفٌ۔ بلند ہونا، دین یا دنیا میں جیسے شَرَافَۃٌ ہے۔

تَشْرِیْفٌ۔ بزرگی دینا، برج بنانا۔

شُرْفَۃٌ۔ برج اور مکان کا بالائی حصہ جو سب سے اونچا ہو۔

مُشَارَفَۃٌ۔ مفاخرت، بلند ہونا، اوپر سے جھانکنا۔ جیسے اِشْرَافٌ اوپر سے دیکھنا، نزدیک ہونا، اشفاق کرنا، حریص ہونا۔

تَشَرُّفٌ۔ شریف ہونا، کسی چیز کو شرافت سمجھنا، بلند ہونا۔

اِسْتِشْرَافٌ۔ ظلم کرنا، کسی چیز کو آنکھ اٹھا کر دیکھنا، اچھی طرح غور کر کے دیکھنا، طلب کرنا، خواہش کرنا۔

شَارِفٌ۔ عمر والا بوڑھا اونٹ۔

شَرَفٌ۔ وہ بزرگی جو باپ دادا کی طرف سے ہو (بعضوں نے کہا شرف اور مجد تو وہ بزرگی جو آبائی ہو اور حسب اور کرم وہ بزرگی جو اپنے ذاتی اخلاق اور اوصاف سے حاصل ہو)۔

لَا یَنْتَھِبُ نُھْبَۃً ذَاتَ شَرَفٍ وَّھُوَ مُؤْمِنٌ۔ کوئی مومن ایسی لوٹ نہ کرے گا جو قدر رکھتی ہو جس کی طرف لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں (یعنے قیمتی مال ہو) مطلب یہ ہے کہ مومن کسی کا ایسا مال نہ لوٹیگا جو قدر اور قیمت رکھتا ہو اور لوگوں کی نگاہ میں باوقعت ہو)۔

کَانَ اَبُوْ طَلْحَۃَ حَسَنَ الرَّمْیِ فَکَانَ اِذَا رَمٰی اِسْتَشْرَفَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَنْظُرَ اِلٰی مَوَاقِعِ نَبْلِہٖ۔ ابوطلحہؓ اچھے تیر انداز تھے وہ جب (جنگ میں) تیر مارتے تو آنحضرتؐ آنکھ اٹھا کر دیکھتے ان کا تیر کہاں پڑتا ہے (نہایہ میں ہے کہ اِسْتِشْرَافٌ کا اصلی معنی یہ ہے کہ اپنا ہاتھ ابرو پر رکھ کر کسی چیز کو دیکھنا جیسے وہ شخص جو دھوپ سے سایہ کرتا ہے اس طرح دیکھتا ہے اور یہ شَرَفٌ سے نکلا ہے بمعنی بلندی گویا وہ اوپر سے دیکھتا ہے کیونکہ اوپر والے کو نیچے کی چیز خوب دکھائی دیتی ہے)۔

اُمِرْنَا اَنْ نَّسْتَشْرِفَ الْعَیْنَ وَالْاُذُنَ ہم کو (قربانی کے جانوروں میں) یہ حکم ہوا کہ آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھیں (یعنے یہ اعضاء سلامت ہوں) بعضوں نے کہا یہ شُرْفَۃٌ سے نکلا ہے یعنے اچھا اور عمدہ مال۔ مطلب یہ ہے کہ قربانی کے لئے اچھا موٹا تازہ جانور لیں۔

مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ اَھْلَ الْبَلَدِ اسْتَشْرَفُوْنِیْ (جب حضرت عمرؓ شام کے ملک کو تشریف لے گئے اور وہاں کے لوگ آپ کے استقبال کے لئے نکلے تو ابو عبیدہ نے کہا) میں تو اس سے خوش نہیں ہوں کہ شہر والے آپ کے استقبال کو آئیں (کیونکہ حضرت عمرؓ غریبوں کے کپڑے پہنے ہوئے تھے ابو عبیدہؓ ڈرے کہیں ان کی نگاہ میں حقیر نہ سمجھے جائیں) مگر آپ کے چہرے پر عظمت الٰہی کا رعب اور دبدبہ ایسا تھا کہ دیکھ کر سب تھرا گئے (ہیبت حق است ایں از خلق نیست ہیبت ایں مرد صاحب دلق نیست)۔

مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا اِسْتَشْرَفَتْهُ - جو شخص فتنوں کو قصد کر کے دیکھے گا (خواہ مخواہ ان کے سامنے جائے گا) تو فتنے بھی اس کو دیکھیں گے (وہ بھی ان میں پڑ جائے گا (مطلب یہ ہے کہ فتنوں سے الگ رہنا چاہئے۔ دُور بھاگنا چاہئے اسی میں بچاؤ ہے جب ان کے پاس گئے تو احتمال ہے کہ خود بھی ان میں گرفتار ہو جائے۔ بعضوں نے اِسْتَشْرَفَتْهُ کو اِشْرَاف سے ماخوذ کہا یعنے فتنے اس کو ہلاک کر دیں گے۔ کرمانی نے کہا فتنوں سے تمام وہ فسادات مُراد ہیں جو اہل اسلام کے آپس میں اختلافات سے پیدا ہوں اور حق اور باطل کی تمیز اس میں نہ ہو سکے)۔

تَسْتَشْرِفُهُ - یہ فتنے اس کو کھینچ لیں گے اس کو بھی شریک کر لیں گے (اس لئے جنگل میں اپنے گائے گوروانٹوں میں چلا جائے اور فتنوں سے دُور رہے اور تلوار کی دھار پر پتھر مار کر توڑ ڈالے تاکہ لڑائی میں جانے کے قابل نہ رہے نہ کسی مسلمان کو مار سکے اگر کوئی فتنے والا اس کو مارنے آجائے تو آنکھ بند کر کے شہید ہو جائے وہ اپنا اور اس کا دونوں کا گناہ سمیٹ لے گا)۔

اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ - شیطان اس کو گھورنے لگتا ہے (اس سے برا کام کرنے کے لئے لوگوں کو ابھارتا ہے)

فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ - لوگ حکومت حاصل کرنے کے لئے للچائے (ہر ایک کے دل میں اس کی خواہش پیدا ہوئی کہ اس کو ملے)۔

لَا تَتَشَرَّفُوا لِلْبَلَاءِ - بلا آنے کا انتظار نہ کرو (اسکی طرف دل نہ لگاؤ بلکہ اللہ کی پناہ اس سے چاہتے رہو)۔

مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ لَهُ فَخُذْهُ - جو دنیا کا مال تیرے پاس بن توقع اور بن طلب کے آجائے تو اس کو لے لے۔ (وہ اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہے اس سے انکار نہ کرے۔ البتہ طلب اور خواہش اور توقع کے ساتھ دنیا کا مال لینا خوب نہیں ہے جیسے ہمارے زمانہ کے مکار درویش اور دنیا دار مولوی کیا کرتے ہیں کہ لوگوں سے مانگ مانگ کر خواہش کر کے ان کی امیدواری اور خوشامد کر کے بڑے بڑے لمبے چوڑے دعانامے لکھ کر اُن پر زور ڈال کر ان کو عذاب الٰہی یا آئندہ آنے والی مصیبت سے ڈرا کر نذریں لیتے ہیں اور تنخواہیں اور جاگیریں اور یومیہ اپنے نام مقرر کراتے ہیں اور بعضے جھوٹے فقیر خانقاہوں اور بزرگوں کے عرسوں اور نیازوں اور عود و گل کے نام سے امیروں سے ماہانہ اور سالیانہ مقرر کراتے ہیں یہ سب بہانے ہیں سچے فقیروں نے معیّن تنخواہ تک کبھی قبول نہیں کی اس لئے کہ اس پر بھروسا ہو جائے گا اور توکّل علی اللہ میں جو لازمہ فقیری اور درویشی ہے خلل آئے گا)۔

مَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ - جو شخص طمع اور خواہش اور توقع کے ساتھ دل لگا کر دنیا کا مال لے گا اس کی مثال ایسی ہے جو کھائے پر اس کا پیٹ نہ بھرے (کتنا ہی کھاتا جائے پر سیر نہ ہو اور کھانے کی خواہش کرے۔ سچ فرمایا ہمارے آقا نے: گفت چشم تنگ دنیا دار را یا قناعت پر کند یا خاک گور)

مَا جَاءَكَ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ فَخُذْهُ وَتَمَوَّلْهُ - جو مال بن خواہش اور بن توقع کے آجائے اس کو لے لے اور دولتمند بن جا۔ (کیونکہ اللہ تعالیٰ تجھ کو مالدار کرنا چاہتا ہے۔ جب تو تیرے بن طلب تیرے پاس دنیا کا مال بھیجتا ہے۔ ایسا مال لے لینا اسکے نہ لینے سے افضل ہے۔ محبوب کی مراد اپنی مراد پر مقدم رکھنا یہی بزرگوں کا طریق ہے اگر خود

محتاج نہ ہو تو ایسا مال لے کر محتاجوں کو تقسیم کر دے اس میں پھیر دینے سے زیادہ ثواب ہے، دوسرے یہ کہ ایسا مال نہ لینے میں ایک طرح کا استغنا اور تکبر پایا جاتا ہے اور یہ امر پروردگار کو بہت ناپسند ہے ہم کتنے ہی مالدار ہو جائیں پر اپنے مالک کے بھیک منگے اور محتاج رہیں گے اور جو چیز وہ بھیجے گا اس کو اپنا فخر سمجھ کر بڑی خوشی سے لے لیں گے۔ یہ امر اس صورت میں ہے جب اس مال کے حلال ہونے کا یقین ہو اگر اسکے حلال ہونے میں شبہ ہو جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر اُمرا اور سلاطین کے اموال ہیں جو ظلم سے خلافِ شریعت جمع کئے جاتے ہیں یا حرام ہونے کا یقین ہو مثلاً سود یا رشوت کا پیسہ ہو تو اس کا پھیر دینا لازم ہے۔ مرزا مظہر جانِ جاناںؒ نے جو ہمارے مرشدوں میں سے ہیں غازی الدین خاں فیروز جنگ کا ایک لاکھ روپیہ جس کو وہ طریق نذر لائے تھے سب کا سب پھیر دیا۔ ایک روپیہ بھی اس میں سے قبول نہیں کیا اسی روز شام کو ایک غریب شخص آنکر آپ کا مرید ہوا اور چار آنے کا خوردہ بطور نذر پیش کیا۔ آپ نے بڑی خوشی سے وہ سب خوردہ لے کر اپنی جیب میں ڈال لیا۔ یہ ہے سچی فقیری اور درویشی ایک مرید نے عرض کیا حضرت اس میں کیا راز ہے۔ لاکھ روپے میں سے تو آپ نے ایک روپیہ بھی نہیں لیا سب واپس کر دیئے اور یہ چار آنے کے پیسے آپ نے کس خوشی کے ساتھ سب کے سب لے لئے، ایک پیسہ تک نہ چھوڑا۔ فرمایا جب میں نے لاکھ روپے واپس کر دیئے تو شیطان لعین نے میرے دل میں وسوسہ ڈالا کہ تو بڑا کامل اور بے طمع فقیر ہے اور تیری شان لوگوں کی نظر میں بہت بڑی ہے کہ لاکھ روپے واپس کر دیئے۔ میں نے اپنے تئیں ذلیل کرنے کے لئے اور شیطان کا وسوسہ باطل کرنے کے لئے یہ چار آنے کا خوردہ سب لوگوں کے سامنے لے کر اپنی جیب میں ڈال لیا تاکہ لوگ مجھ کو شان والا مستغنی اور بے طمع فقیر نہ سمجھیں بلکہ غریب اور محتاج ٹکڑ گدا سمجھیں۔ غرض یہ ہے کہ جس امر سے نفس میں استکبار اور غرور اور ترفع پیدا ہو اس سے پرہیز کرنا اور غرور توڑنا لازمۂ درویشی اور فقیری ہے اور ساری فقیری کا خلاصہ اور جوہر نفس شکنی ہے)۔

لَا تَشَرَّفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ۔ آپ اوپر سر اٹھا کر نہ دیکھئے، ایسا نہ ہو کوئی تیر آپ کے لگ جائے۔

كَانَ إِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ابوطلحہ جب تیر مارتے تو آپ سر اٹھا کر دیکھتے (کہ تیر کسی کافر کو لگا یا نہیں)۔

حَتّٰى إِذَا شَارَفَتْ اِنْقِضَاءَ عِدَّتِهَا جب اس کی عدت گذرنے کو ہوئی (یعنے عدت گذرنے کا زمانہ نزدیک آپہنچا)۔

وَإِذَا أَمَامَ ذٰلِكَ نَاقَةٌ عَجْفَاءُ شَارِفٌ ناگاہ کیا دیکھتے ہیں اسکے آگے ایک دُبلی بوڑھی اونٹنی ہے۔

أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ وَهُنَّ مُعَقَّلَاتٌ بِالْفِنَاءِ۔ حمزہ اٹھو یہ عمر والی موٹی اونٹنیاں جو مکان کے صحن میں بندھی ہیں (ان کو کاٹو اور ان کا گوشت بھونکر لاؤ ہم کو کھلاؤ)۔

ایک روایت میں ذَا الشَّرَفِ النِّوَاءِ ہے یعنے اونچی موٹی اونٹنیاں۔

تَخْرُجُ بِكُمُ الشُّرُفُ الْجُوْنُ۔ تم میں بوڑھی کالی اونٹنیاں نکلیں گی (صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللّٰہ بوڑھی کالی اونٹنیوں سے کیا مراد ہے فرمایا فتنے کالی رات کے حصوں کی طرح (ایک

فتنہ دو کر فتنہ سے بدتر فتنوں کو ان کی درازی اور اتصال
میں کالی بوڑھی اونٹنیوں سے تشبیہ دی نہایہ میں ہے کہ
شُرْف بسکون را اس حدیث میں مروی ہے اور فاعل کی
جمع اس وزن پر کم آتی ہے جیسے بَازِلٌ اور بُزْلٌ۔ البتہ
معتل العین اجوف میں یہ جمع بہت آئی ہے، جیسے عَائِذٌ
اور عُوْذٌ ہے۔ ایک روایت میں الشُّرُقُ الجُوْنُ ہے
جن سے اسکے معنی آگے مذکور ہوں گے۔

كَانَ لِيْ شَارِفٌ فَاَصَبْتُ شَارِفًا۔ میرے
پاس ایک پوری عمر کی اونٹنی تھی پھر ایک اور پوری
عمر کی اونٹنی مجھ کو مل گئی (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)۔

يَسْكُنُ مَشَارِفَ الشَّامِ۔ شام کے شہروں کے
ان جو گاؤں ہیں ان میں رہے گا۔ بعضوں نے کہا مَشَارِف
وہ گاؤں جو بلاد الریف اور جزیرہ عرب کے درمیان ہیں۔

يُوْشِكُ اَنْ لَا يَكُوْنَ بَيْنَ شَرَافِ
وَاَرْضِ كَذَا اَجَمَاءُ وَلَا ذَاتُ قَرْنٍ۔ وہ زمانہ
قریب ہے جب شراف اور فلانی سرزمین کے درمیان کوئی
بے سینگ والا جانور نہ رہے گا نہ سینگ والا۔ شَرَاف
ایک مقام کا نام ہے۔ بعضوں نے کہا ایک پانی کا
بنی اسد قبیلے کا ہے۔

اِنَّ عُمَرَ حَمَى الشَّرَفَ وَالرَّبَذَةَ۔
حضرت عمرؓ نے شرف اور ربذہ کو محفوظ چراگاہ مقرر
کیا۔ ایک روایت میں سَرِف ہے سین مہملہ اور
راء سے (دونوں مقاموں کے نام ہیں)۔

مَا اُحِبُّ اَنْ اَنْفُخَ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَّ
لِيْ مَمَرَّ الشَّرَفِ۔ میں نماز میں پھونکنا پسند نہیں
کرتا گو مجھ کو شرف کا سارا رستہ مل جائے۔

فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ۔ وہ ایک
یا دو دوڑ بھاگ جائے (بعضوں نے کہا شُرُفًا
اَوْ شُرُفَيْنِ پڑھا ہے ترجمہ وہی ہے بعضوں نے یوں

ترجمہ کیا ہے وہ ایک چڑھائی پر چڑھ جائے یا دو پر)۔
فَسَعٰى لَهَا شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا۔ ایک دوڑ
تک دوڑے لیکن کچھ نہیں دیکھا۔

اُمِرْنَا اَنْ نَبْنِيَ الْمَدَائِنَ شُرَفًا وَ
الْمَسَاجِدَ جُمًّا۔ ہم کو یہ حکم ہوا کہ شہروں کو بلند
بنائیں یعنے مکانوں میں اونچے اونچے بالا خانے اور
برج رکھیں اور مسجدوں کو سادہ بنائیں (بن برجوں
کے کیونکہ مسجدوں میں اوپر چڑھنے کی ضرورت نہیں)

وَسُقُوْطُ شُرُفَاتِهَا۔ اسکے برج گر جانا،
یہ جمع ہے شُرْفَةٌ کی بعضوں نے شَرَفَاتِهَا
بعضوں نے شُرْفَاتِهَا پڑھا ہے۔

سُئِلَتْ عَنِ الْخِمَارِ يُصْبَغُ بِالشَّرَفِ
فَلَمْ تَرَ بِهٖ بَأْسًا۔ حضرت عائشہ سے پوچھا اگر
اوڑھنی شرف میں رنگین انہوں نے کہا کچھ قباحت
نہیں (شرف ایک درخت ہے جس میں سے سرخ
رنگ نکلتا ہے)۔

قِيْلَ لِلْاَعْمَشِ لِمَ تَسْتَكْثِرْ عَنِ الشَّعْبِيِّ
فَقَالَ كَانَ يَحْتَقِرُنِيْ كُنْتُ اٰتِيْهِ مَعَ اِبْرَاهِيْمَ
فَيُرَحِّبُ بِهٖ وَيَقُوْلُ لِيْ اُقْعُدْ ثَمَّ اَيُّهَا
الْعَبْدُ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا نَرْفَعُ الْعَبْدَ فَوْقَ سُنَّتِهٖ
مَا دَامَ فِيْنَا بِاَرْضِنَا شَرَفٌ۔ اعمش (جو حدیث کے
بڑے امام ہیں) ان سے کسی نے پوچھا کیا وجہ ہے تم عامر
شعبی سے بہت روایت نہیں کرتے (یعنے ان کی بہت
حدیثیں نقل نہیں کرتے حالانکہ وہ حدیث کے حافظ تھے)
انہوں نے کہا وہ میری تحقیر کرتے تھے میں اور ابراہیم نخعی
دونوں مل کر ان کے پاس جایا کرتے وہ کیا کرتے ابراہیم
کو تو مرحبا کہتے (بڑے اکرام و تعظیم سے بٹھلاتے) اور
مجھ کو کہتے ارے غلام وہاں بیٹھ جا پھر یہ شعر پڑھتے۔
لا نرفع العبد اخیر تک یعنے ہم غلام کا مرتبہ جیسا رسم و رواج

اس سے بڑھانے کے نہیں جب تک ہمارے ملک میں کوئی شریف باقی ہے عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ شَرَفُ قَوْمِهٖ وَكَرَمُهُمْ۔ وہ اپنی قوم کا شریف اور عزت دار ہے۔

مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ۔ پھولے گال والا (ایسا آدمی اکثر منافق اور مکار ہوتا ہے)۔

فَمَا أَشْرَفَ لَهُمْ أَحَدٌ۔ کوئی ان کے سامنے نہیں نکلا۔

وَأَشْرَفَ عَلٰى أُطُمٍ۔ ایک برج پر چڑھ گیا (اونچے مکان پر)۔

يُكَبِّرُوْنَ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ۔ ہر بلندی پر اللہ کی بڑائی کرتے ہیں (تکبیر کہتے ہیں اللہ تعالےٰ کی عجیب مخلوقات دیکھ کر)۔

وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ۔ جو اونچی قبر دیکھے اس کو زمین برابر کردے (مجمع البحار) میں ہے اونچی قبر وہ ہے جس پر پتھر وغیرہ سے عمارت بنی ہو یا گنبد اور یہ سب منع ہے اس لئے کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں اور اونچی سے یہ مراد نہیں ہے جو نشان کے لئے کسی قدر زمین سے بلند کردی جاتی ہے یا کنکر یا پتھر سے تاکہ قبر معلوم ہو اور اگلے لوگوں نے مشائخ اور علماء کی قبروں پر عمارت کا بنانا درست رکھا ہے تاکہ لوگ ان کی زیارت کریں اور وہاں بیٹھ کر آرام کریں۔

مترجم کہتا ہے آنحضرتؐ نے جو حضرت علی کو اسی طرح حضرت علی نے ابوالہیاج کو قبروں کے برابر کردینے کا حکم دیا تھا وہ مشرکوں کی قبریں تھیں نہ مسلمانوں کی کیونکہ مسلمانوں کی قبریں اس زمانہ میں سنت کے موافق ایک بالشت سے زیادہ بلند نہ ہوں گی۔ اب اس حدیث کی رُو سے ایک جماعت علماء نے عموماً قبروں کا بلند بنانا اور اس پر عمارت یا چوکھنڈی یا گنبد تیار کرنا منع رکھا ہے اور بعضوں نے مشہور بزرگوں اور عالموں کی قبروں پر ان کو جائز رکھا ہے جیسے اوپر مجمع البحار سے منقول ہوا۔ اسی طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ جن بزرگوں یا عالموں کی قبروں پر ایسی عمارتیں بن گئی ہیں ان کا گرا دینا اور ڈھا دینا ضرور ہے یا نہیں۔ بعضوں نے کہا ضرور ہے، بعضوں نے کہا جائز ہے بعضوں نے کہا جائز نہیں کیونکہ ایسا کرنے میں ان بزرگوں کی تحقیر اور تذلیل ہوتی ہے۔ اور صحیح قول یہ ہے کہ اگر عوام وہاں جا کر شرک کے کام کرتے ہوں مثلاً نذریں چڑھانا، مرادیں منتیں مانگنا، عرضیاں لٹکانا، سجدہ اور رکوع کرنا تب تو اس کا گرا دینا مناسب ہے کیونکہ ان کے رکھنے سے اللہ تعالےٰ کی توہین ہوتی ہے ایسی حالت میں ان کی توہین کی کچھ پرواہ نہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر شرک کے کام وہاں نہ ہوتے ہوں تب ان کا گرانا مناسب نہیں ہے بلکہ عوام کو مجبور کرنا چاہیئے کہ وہ سنت کے موافق ان کی زیارت کیا کریں اور جو امر جائز نہیں ہے جیسے طواف کرنا، بوسہ لینا، اس پر چراغاں کرنا، روشنی کرنا، میلہ لگانا، اس سے باز رہیں)۔

ثُمَّ الَّذِيْ اِذَا أَشْرَفَ عَلٰى طَمَعٍ تَرَكَهٗ لِلّٰهِ۔ پھر وہ شخص ہے کہ جب اس کو کسی چیز کی خواہش پیدا ہوگئی ہو تو اللہ تعالےٰ کے ڈر سے اس خواہش کو چھوڑ دے (اس پر عمل نہ کرے)۔

وَاِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيْهَا كَوُقُوْعِ السَّيْفِ اس فتنے میں زبان چلنا ایسا ہے جیسے تلوار پڑنا۔

فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ جب اس راہب کے پاس پہنچے (یعنی بحیرا راہب پاس جو بُصریٰ میں رہتا تھا)۔

مَشْرَفِيٌّ۔ تلوار جو مشارف کی بنی ہوئی ہو۔

ـــــ بعضوں نے کہا یہ غلط ہے مشرف ایک مقام کا نام ہے یمن میں اور یہ اسی کی طرف منسوب ہے ۱۲

لغات الحدیث

مَشَارِفُ آ...
كَانَ يُكَبِّرُ...
زمین کے ہر بلند ٹیکر...
لِسَانُ ابْنِ...
كُلَّ صَبَاحٍ۔ آ...
اعضا کو تاکتی ہے...
کہتے ہیں ہم خیریت...
ہم کو بلاؤں اور مصیبـ...
زبان سے نکالتی...
دوسرے اعضا تکلیف...
اِذَا آتَاكُمْ...
تمہارے پاس جب کسی...
شخص) آئے تو اس کی...
والا کون ہے فرمایا مالد...
ہے فرمایا جو نیک کام کر...
ہے اور اَشْرَافٌ۔
اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْـ...
فَتَشَرَّفَ النَّا...
جعفر بن ابی طالب سے...
روایت نہ کروں یہ سنتے...
کہ آنحضرتؐ ان کو کیا...
شَرْقٌ۔ کان چیرنا،
...ہے۔
شَرَقٌ۔ کان چرا...
...ہونا، سرخ ہونا، روشـ...
تَشْرِيْقٌ۔ پورب...
...کی طرف جانا۔
اِشْرَاقٌ۔ طلوع ہو...

مَشَارِقُ الْاَرْضِ ۔ زمین کے بلند حصے۔

كَانَ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ آنحضرتؐ زمین کے ہر بلند ٹیکرے پر تکبیر کہتے۔

لِسَانُ ابْنِ اٰدَمَ يُشْرِفُ عَلٰى جَمِيْعِ جَوَارِحِهٖ كُلَّ صَبَاحٍ ۔ آدمی کی زبان ہر صبح کو اسکے سب اعضا کو تاکتی ہے (ان سے پوچھتی ہے تم کیسے ہو وہ کہتے ہیں ہم خیریت سے ہیں بشرطیکہ تو نہ ہو (کیونکہ تو ہی ہم کو بلاؤں اور مصیبتوں میں ڈالتی ہے۔ بری بات تو زبان سے نکلتی ہے لیکن اس کی شامت سے بیچارے دوسرے اعضا تکلیف اٹھاتے ہیں)۔

اِذَا اَتَاكُمْ شَرِيْفُ قَوْمٍ فَاَكْرِمُوْهُ ۔ تمہارے پاس جب کسی قوم کا کوئی شریف (عزت والا شخص) آئے تو اس کی عزت کرو (لوگوں نے پوچھا عزت والا کون ہے فرمایا مالدار میں نے کہا حَسِيْبٌ کون ہے فرمایا جو نیک کام کرتا ہو۔ شَرِيْفٌ کی جمع شُرَفَاءُ ہے اور اَشْرَافٌ۔

اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ ۔ شیطان اسکو تاک رہا ہے۔

فَتَشَرَّفَ النَّاسُ لِذٰلِكَ (آنحضرتؐ نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا کیا میں تجھکو نہ دوں تجھ کو بخشش نہ کردوں یہ سنتے ہی لوگوں نے سر اٹھایا (تاکنے لگے کہ آنحضرتؐ ان کو کیا دیتے ہیں)۔

شَرْقٌ ۔ کان چیرنا، چننا، طلوع ہونا جیسے شُرُوْقٌ ہے۔

شَرَقٌ ۔ کان چرا ہونا، ٹھوک گلے میں اٹک جانا، ...ا ہونا، سرخ ہونا، روشنی کم ہونا، ڈوبنے کے نزدیک

تَشْرِيْقٌ ۔ پورب کی طرف جانا جیسے تَغْرِيْبٌ ...کی طرف جانا۔

اِشْرَاقٌ ۔ طلوع ہونا، روشن ہونا، چمکنا۔

اِنْشِرَاقٌ ۔ پھٹ جانا۔

شَارِقٌ ۔ سورج، پوربی جانب کسی چیز کا جیسے غَارِبٌ پچھمی جانب۔

اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ ۔ گیارہویں، بارہویں، تیرہویں ذی الحجہ کیونکہ ان دنوں میں عرب لوگ قربانیوں کا گوشت دھوپ میں سکھایا کرتے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ قربانی کے جانور اس وقت تک نہیں کاٹے جاتے جب تک سورج طلوع نہ ہوگا۔

كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ كَيْمَا نُغِيْرُ (مشرک لوگ جاہلیت کے زمانہ میں کہا کرتے ارے ثبیر جلدی چمک جا تاکہ ہم لوٹ جائیں (یعنی منا کو قربانی کرنے کے لئے ثبیر ایک بڑا پہاڑ ہے مزدلفہ میں)۔

مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ التَّشْرِيْقِ فَلْيُعِدْ ۔ جو شخص سورج نکلنے سے (عید کی نماز پڑھنے سے) پہلے ذبح کرلے اس کی قربانی درست نہیں ہوئی وہ دوسری قربانی کرے۔

لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيْقَ اِلَّا فِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ جمعہ اور عید کی نماز نہیں ہوتی مگر ایسے شہر میں جو جامع ہو (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔

اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰى مُشَرَّقِكُمْ ۔ ہم کو اپنی عیدگاہ میں لے چلو۔

اَيْنَ مَنْزِلُ الْمُشَرَّقِ ۔ عیدگاہ کہاں ہے۔ مسجد خیف اور طائف کے بازار کو بھی مُشَرَّق کہتے ہیں۔

يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَرَقِ الْمَوْتٰى ۔ نماز میں (یعنی عصر کی نماز میں) اتنی دیر کریں گے کہ سورج کی روشنی قبروں پر پڑنے لگے یا اتنی دیر کریں گے کہ وقت اتنا رہ جائے گا جتنی دیر میں مرنے والا شخص گلے میں سانس اٹکنے کے بعد زندہ رہتا ہے۔

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ۔ آنحضرتؐ نے صبح کی نماز کے بعد پھر (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب تک سورج روشن نہ ہو جائے یا طلوع نہ ہو جائے ایک روایت میں حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ہے ایک میں حَتّٰى تَرْتَفِعَ۔ اسی لئے ہم نے دو ترجمے کئے) نووی نے کہا پہلا ترجمہ بہتر ہے اور جس روایت میں طلوع کا لفظ ہے تو اس سے بھی مراد بلند ہونا ہے۔

لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ مشرک لوگ مزدلفہ سے اس وقت تک نہ لوٹتے جب تک سورج نہ چمکتا۔

كَاَنَّهُمَا ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ گویا وہ دو کالے سائبان ہیں ان کے بیچ میں روشنی ہے یا بیچ میں رستہ ہے (یعنے کھلی جگہ)۔

فِي السَّمَاءِ بَابٌ لِلتَّوْبَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِشْرِيْقُ وَقَدْ رُدَّ حَتّٰى مَا بَقِيَ اِلَّا شَرْقُهٗ۔ آسمان میں ایک دروازہ ہے توبہ کا اس کو مشریق کہتے ہیں وہ بند ہو گیا ہے صرف ایک دڑاڑ باقی ہے۔

شَرْق۔ وہ روشنی جو دروازے کی دڑاڑ میں سے اندر جاتی ہے۔

اِذَا كَانَ الرَّجُلُ لَا يُنْكِرُ عَمَلَ السُّوْءِ عَلٰى اَهْلِهٖ جَاءَ طَائِرٌ يُقَالُ لَهُ الْقَرْقَفَنَّةُ فَيَقَعُ عَلٰى مِشْرِيْقِ بَابِهٖ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَاِنْ اَنْكَرَ طَارَ وَاِنْ لَمْ يُنْكِرْ مَسَحَ بِجَنَاحَيْهِ عَلٰى عَيْنَيْهِ فَصَارَ قُنْذُعًا دَيُّوْثًا۔ جب کوئی آدمی اپنی جورو پر برا کام کرنے سے خفا نہیں ہوتا (اس کو باز نہیں رکھتا) تو ایک پرندہ آ کر اسکے دروازے کے سوراخ یا دڑاڑ پر بیٹھ جاتا ہے اس کو قرقفنہ کہتے ہیں وہ چالیس دن تک ٹھہرا رہتا ہے اگر اس نے اس عرصہ میں اس بُرے کام پر انکار کیا (آیندہ کے لئے توبہ کی) تب تو وہ اڑ جاتا ہے اور جو انکار نہیں کیا (بلکہ جورو بُرا کام کرتی رہی وہ دیکھتا رہا اور خوش ہوتا رہا) تو اپنے دونوں پنکھ اس شخص کی دونوں آنکھوں پر پھیر دیتا ہے وہ پورا بے غیرت اور دیّوث بن جاتا ہے (پھر اس کو مطلقًا حیا اور شرم نہیں رہتی بلکہ اپنی جورو کو خود کمائی کرنے کے لئے غیر مردوں کے پاس بھیجتا ہے)

لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا۔ حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرو نہ پیٹھ بلکہ پورب یا پچھم کی طرف منہ کرو (یہ مدینہ والوں کے لئے حکم ہے جن کا قبلہ دکھن کی طرف ہے، پورب یا پچھم کی طرف نہیں ہے اسی طرح اُن شہر والوں کے لئے بھی جن کا قبلہ ان دونوں جانب نہیں بلکہ دکھن یا اُتر ہے لیکن جن ملک والوں کا قبلہ پورب یا پچھم ہو جیسے ہندوستان یا جدہ والوں کا ان کو دکھن یا اتر کی طرف حاجت کے وقت منہ کرنا چاہئے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سورج کی تعظیم ہماری شریعت میں بالکل نہیں رکھی گئی اور اسی لئے اس کی ذرا سی تعظیم بھی کفر ہوگی جیسے بتوں کی تعظیم)۔

اَنَاخَتْ بِكُمُ الشُّرْقُ الْجُوْنُ۔ تم میں پورب کی کالی اونٹنیاں آ کر بیٹھ گئیں (مراد فتنے اور فساد ہیں جو مشرق کی طرف سے آئیں گے۔ ایک روایت میں الشُّرُفُ ہے فائے موحدہ سے اس کا ذکر اوپر ہو چکا۔

اِنَّمَا بَقِيَ مِنْهَا كَشَرَقِ الْمَوْتٰى۔ دنیا اتنی باقی رہ گئی ہے جیسے دن کا آخری حصہ جب سورج کی روشنی قبروں کے بیچ میں پڑتی ہے پانی کی لہر کی طرح (یہ اخیر دن میں ہوتا ہے جب سورج ڈوبنے لگتا ہے عرب لوگ کہتے ہیں: شَرِقَتِ الشَّمْسُ شَرَقًا

یعنے سورج کی روشنی کم ہوگئی (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے دنیا میں سے اتنا زمانہ رہ گیا ہے جتنا مرنے والے کا زمانہ آخری (ٹھسکے) اُچھو سے مرنے تک ہوتا ہے (یہ بہت تھوڑا وقت ہے اس ٹھسکے کے بعد ہی جان نکل جاتی ہے کیونکہ سب اعضا سے جان نکل کر اخیر میں گلے میں آکر اٹکتی ہے)۔

اِنَّهٗ قَرَأَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَتٰى عَلٰى ذِكْرِ عِيْسٰى وَاُمِّهٖ اَخَذَتْهُ شَرْقَةٌ فَرَكَعَ۔ آنحضرتؐ نے نماز میں سورۂ مومنون پڑھنا شروع کی جب حضرت عیسٰی اور ان کی والدہ کے ذکر تک پہنچے تو آپ کو ٹھسکا لگا (گلے میں بلغم اٹک گیا یا آنسو اتر آئے) آپ نے رکوع کر دیا۔

اَلْحَرَقُ وَالشَّرَقُ شَهَادَةٌ۔ آگ میں جل جانا پانی میں ڈوب کر مرجانا (مومنوں کے واسطے) شہادت ہے (ان کو شہید کا ثواب ملے گا)۔

لَا تَاْكُلِ الشَّرِيْقَةَ فَاِنَّهَا ذَبِيْحَةُ الشَّيْطَانِ۔ جو جانور گلا گھونٹ کر مرے اس کو مت کھا وہ شیطان کا ذبیحہ ہے۔

اِصْطَلَحُوْا عَلٰى اَنْ يُّعَصِّبُوْهُ فَشَرِقَ بِذٰلِكَ۔ مدینہ کے لوگوں کی (آنحضرتؐ کی تشریف آوری سے پہلے) یہ صلاح تھی کہ عبداللہ بن ابی (منافق) کو بادشاہی کا تاج رکھیں اس کو سردار بنائیں اس لئے اس کو ٹھسکا ہوگیا (وہ آنحضرتؐ کی سرداری پر خوش نہ ہوا گویا اس کے گلے میں یہ امر پھنس گیا)۔

فَلَمَّا اَبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ شَرِقَ بِهٖ۔ اللہ تعالٰی نے جب اس کو (یعنی عبداللہ بن ابی کی سرداری کو نا پسند کیا آنحضرتؐ کو مدینہ میں پہنچا دیا) تو اسکے گلے میں نوالا اٹک گیا (لگا جلنے اور حسد کرنے)۔

يَشْرَقُ صَدْرُ اللَّعِيْنِ۔ ملعون کا سینہ تنگ ہوجاتا ہے۔

يُشْرِقُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔ مومن کا دل روشن ہوجاتا ہے یہ اِشْرَاقٌ سے نکلا ہے یعنے روشن ہونا۔

نَهٰى اَنْ يُّضَحّٰى بِشَرْقَاءَ۔ آنحضرتؐ نے کان پھٹے ہوئے جانور کو قربانی کرنے سے منع فرمایا (یعنے جس کا کان بیچ میں سے چر کر دو ہو گئے ہوں)۔

شَرَقَةٌ۔ کان کا پھٹا ہونا۔

وَلَا هِيَ بِفَقِيْئٍ فَتَشْرَقُ عُرُوْقُهَا۔ نہ اس کا پیشاب پاخانہ بند ہو کر اس کی رگیں خون سے بھر گئی ہوں (یہ اونٹ میں ایک بیماری ہوتی ہے)۔

كَانَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ فِي السُّجُوْدِ وَهُمَا مُتَلَفِّقَتَانِ قَدْ شَرِقَ بَيْنَهُمَا الدَّمُ۔ آپ سجدے میں اپنے دونوں ہاتھ باہر نکالتے ان کے بیچ میں کشادگی رکھتے اُن پر خون کی سُرخی ظاہر ہوجاتی۔

رَاَيْتُ ابْنَيْنِ لِسَالِمٍ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ مُشْرَقَةٌ۔ میں نے سالم بن عبداللہ بن عمر کے دو بیٹوں کو دیکھا وہ لال رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ یہ شَرِقَ الشَّيْءُ سے نکلا ہے یعنے وہ چیز بہت سرخ ہوگئی۔

اَشْرَقْتُهٗ بِالصِّبْغِ۔ میں نے اس کو خوب ڈھڈھاتا سُرخ کر دیا (یا خوب تیز رنگا)۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَطَمَ عَيْنَ اٰخَرَ فَشَرِقَتْ بِالدَّمِ وَلَمَّا يَذْهَبْ ضَوْؤُهَا۔ امام شعبی سے پوچھا گیا ایک شخص نے دوسرے کی آنکھ پر طمانچہ مارا اس میں خون بھر گیا لیکن آنکھ اندھی نہیں ہوئی (بینائی باقی رہی) تو کیا حکم ہے انہوں نے جواب میں ایک شعر پڑھا اس کا حاصل یہ ہے کہ ابھی کوئی حکم نہ دیں گے بلکہ دیکھیں گے

نتیجہ کیا ہوتا ہے اگر آنکھ کی بصارت جاتی رہی تب تو آنکھ کی پوری دیت دینا ہوگی)

رَبُّ الْمَشْرِقِ۔ پورب کا مالک۔

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ۔ دونوں پوربوں کا مالک۔ (ایک پورب تو وہ جہاں سے جاڑے میں سورج نکلتا ہے دوسرے وہ پورب جہاں سے گرمی میں نکلتا ہے۔ بعضوں نے کہا مشرقین اور مغربین دونوں کو پورب اور پچھم پر اطلاق مگر اس آیت میں "رب المشرقین ورب المغربین" یہ معنی مراد نہیں ہے۔

رَبُّ الْمَشَارِقِ۔ تمام پوربوں کا مالک۔ (ہر دن سورج افق کے ایک نئے نقطے پر سے نکلتا ہے یا ہر ستارہ ایک ایک مقام پر سے)۔

بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ۔ ان میں اتنا فاصلہ ہو جتنا پورب اور پچھم میں ہے۔ مشرق اور مغرب کو تغلیباً مشرقین اور مغربین کہتے ہیں جیسے شمسین اور قمرین۔

مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ۔ پورب اور پچھم کے درمیان قبلہ ہے (یعنے دکھن کی طرف یہ مدینہ والوں کے لئے فرمایا کیونکہ مدینہ سے مکہ جانب جنوب واقع ہے۔ بعضوں نے کہا یہ اس شخص کے لئے جس کو قبلہ بہ تحقیق معلوم نہ ہو سکا۔ اس نے سوچ کر ایک طرف نماز پڑھ لی پھر نماز کے بعد معلوم ہوا کہ وہ سمت قبلہ کی نہ تھی تو اب اس کا نماز کا دہرانا ضرور نہیں کیونکہ ایسے شخص کے حق میں پورب اور پچھم کے درمیان سب قبلہ ہے جدھر وہ سوچ کر نماز پڑھ لے گا اس کی نماز ہو جائے گی۔

وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيقَ۔ مشرق والوں کا میقات آپ نے عقیق مقرر فرمایا (وہاں سے ان کو احرام باندھنا چاہیے)۔

حَمَلَتْ بِهِ أُمُّهُ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطَى۔ آنحضرتؐ کی والدہ کو آپ کا حمل ایام تشریق میں ہوا جمرۂ وسطیٰ کے پاس (ایام تشریق سے یہاں شرعی ایام تشریق مراد نہیں ہیں کیونکہ ولادت باسعادت آپ کی ۱۲ ربیع الاول کو عام الفیل میں ہوئی پس اگر ایام تشریق سے ذی الحجہ کے ۱۱-۱۲-۱۳ تاریخیں مراد ہوں تو حمل کی مدت صرف تین ماہ رہتی ہے)۔

اَلْإِسْلَامُ مَشْرِقُ الْمَنَارِ۔ اسلام مینار کی چمک ہے (مینار سے مراد نیک عمل ہے یعنے کوئی نیک عمل بغیر اسلام کے چمک دار اور قبول نہیں ہوتا)۔

مَشْرُقَةٌ۔ دھوپ میں بیٹھنے کا مقام۔

أَنَا ضَامِنٌ لِمَنْ يُرِيدُ السَّفَرَ مُعْتَمًّا تَحْتَ حَنَكِهِ ثَلٰثًا لَا يُصِيبُهُ الشَّرَقُ وَالْغَرَقُ وَالْحَرَقُ۔ جو شخص سفر میں جاتے وقت اپنے جبڑے کے نیچے تین بار عمامہ کا پھیر کرلے میں اس کا ضامن ہوں وہ نہ پانی میں اچھو کرے گا نہ ڈوبے گا نہ جلے گا۔

أَشْرَقَ وَجْهُهُ۔ اس کا چہرہ چمکنے لگا۔

شَرَكٌ۔ تسمہ ٹوٹ جانا۔

شِرْكٌ اور شِرْكَةٌ اور شُرْكَةٌ۔ شریک ہونا

تَشْرِيكٌ۔ تسمہ لگانا۔

مُشَارَكَةٌ۔ شرکت کرنا۔

إِشْرَاكٌ۔ شریک کرنا، تسمہ لگانا۔

اَلشِّرْكُ فِي أُمَّتِي أَخْفٰى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ۔ شرک یعنی ریا، جس سے لوگوں کو دکھلانا اپنا معتقد کرانا منظور ہو میری امت میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے۔

وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا۔ اس آیت

ہی شرک سے مُراد ریا ہے یعنے پروردگار کی عبادت
کسی کو شریک نہ کرے مطلب یہ ہے کہ عبادت خالص
الٰہی کی رضامندی کے لئے کرے نہ کسی کو دکھلانے یا
لانے یا شہرت کی غرض سے (عرب لوگ کہتے ہیں :-
اَشْرَكْتُهٗ فِي الْاَمْرِ۔ میں اس کام میں اس کا شریک تھا۔
اَشْرَكُهٗ شِرْكَۃً - اس کا شریک ہوجاتا ہوں۔ اسم مصدر شرکٌ ہے
شَارَكْتُهٗ میں اس کا شریک ہوگیا۔
اَشْرَكَ بِاللّٰهِ۔ اس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا۔
فَهُوَ مُشْرِكٌ۔ وہ مشرک ہے یعنے اللہ کا ساجھی دوسرے
بناتا ہے اور شِرْكٌ کفر کو بھی کہتے ہیں۔
مترجم کہتا ہے کفر عام ہے اور شرک خاص ہے
ایک شخص اللہ کی توحید کرتا ہے مگر پیغمبروں کو
نہ مانتا یا شریعت کے کسی اجماعی قطعی بات کا
انکار کرتا ہے مثلاً سود کو جائز کہتا ہے، یا حدیث شریف
کا اعتبار اور عمل نہیں جانتا تو وہ کافر ہے پر مشرک
نہیں ہے اور ہر مشرک کافر ہے اور کبھی شرک کا اطلاق
کفر پر بھی ہوتا ہے۔
اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهٗ
بِالتَّوَكُّلِ۔ بدفالی لینا، برا شگون لینا شرک ہے
(یہ چھوٹا شرک ہے جس سے آدمی کافر نہیں ہوتا)
اللہ تعالٰی اس کو توکل کی وجہ سے دور کر دیتا ہے
آدمی کو اللہ پر بھروسا ہوتا ہے اور نفع و ضرر سب
تقدیر سے جانتا ہے وہ بدفالی نہیں لیتا بلکہ
لغو جانتا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ بدفالی گناہ ہے لیکن
کیونکہ اگر کفر ہوتی تو توکل سے کیونکر جاتی بلکہ
ایمان کی ضرورت پڑتی)۔
مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ۔ جس نے
اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھائی اس نے شرک کیا (یہاں
شرک سے چھوٹی شرک مراد ہے جو کفر نہیں ہے)۔

مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهٗ فِيْ عَبْدٍ۔ جو شخص غلام
میں اپنا حصہ آزاد کر دے (مثلاً ایک غلام میں دو آدمی
شریک ہوں اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے
تو وہ غلام پورا آزاد ہوجائے گا اور دوسرے شریک کے
حصے کی قیمت آزاد کرنے والے کو دینا ہوگی، اگر وہ محتاج
ہو تو وہ غلام مکاتب کی طرح ہوگا۔ محنت مزدوری کر کے
اپنے آدھے حصے کی قیمت دوسرے شریک کو ادا کرے)
اِنَّهٗ اَجَازَ بَيْنَ اَهْلِ الْيَمَنِ الشِّرْكَ معاذ
ابن جبلؓ نے یمن کے لوگوں میں شرکت کو جائز رکھا (یعنے بٹائی
کو جس کو مزارعت بھی کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ زمین
کا مالک کسی کو زراعت کے لئے اپنی زمین دے اور
پیداوار کا ایک حصہ اپنے لئے ٹھہرا لے)۔
اِنَّ شِرْكَ الْاَرْضِ جَائِزٌ۔ زمین میں بٹائی کرنا
درست ہے۔
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ
میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان کے شر اور
شرک سے (یعنے شرک کا وسوسہ میرے دل میں ڈالنے
سے۔ ایک روایت میں وَشَرَكِهٖ ہے یعنے شیطان
کے جالوں سے یہ جمع ہے شَرَكَۃٌ کی بمعنی جال اور
پھندہ)۔
كَالطَّيْرِ الْحَذِرِ يَرٰى اَنَّ لَهٗ فِيْ كُلِّ طَرِيْقٍ
شَرَكًا۔ ہوشیار پرندے کی طرح وہ ہر رستہ میں
یہ سمجھتا ہے کہ اسکے پھانسنے کے لئے جال لگا ہوگا
(ایسا نہ ہو میں اس میں پھنس جاؤں تو بڑی احتیاط
اور ہوشیاری کے ساتھ چلتا پھرتا ہے)۔
اَلنَّاسُ شُرَكَاءُ فِيْ ثَلٰثٍ اَلْمَاءِ وَالْكَلَاءِ
وَالنَّارِ۔ سب آدمی تین چیزوں میں شریک ہیں:
پانی، گھانس اور آگ میں (پانی سے مراد بارش اور
چشموں اور نہروں کا پانی ہے جس کا کوئی خاص مالک

نہیں ہے اور گھانس سے وہ گھانس جنگل کی مراد ہے جو کسی کی مِلک نہ ہو اور آگ سے جنگل کی لکڑی مراد ہے جس کو جلا کر لوگ کھانا پکاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان چیزوں میں ہر ایک شخص حقدار ہے کسی کو یہ نہیں پہنچتا کہ جنگل کی گھانس یا لکڑی یا نہر یا چشمہ کا پانی لینے سے کسی کو روکے یا اس پر قیمت لگائے یا اس کو محفوظ کرے۔ ہمارے زمانہ کے حاکموں نے جنگل کی گھانس اور لکڑی کو بھی محصور کر لیا ہے اور عام خلقت کو بلا قیمت ان سے فائدہ اٹھانے سے روک دیا ہے یہ شریعت اسلامی کے برخلاف ہے نہایہ میں ہے کہ بعضوں نے ہر ایک پانی کی بیع ناجائز رکھی ہے خواہ وہ کنوے ہی کا ہو اور کہا ہے کہ پانی کسی کی ملک نہیں ہوتا لیکن صحیح پہلا قول ہے۔ (مکہ اور مدینہ میں میٹھے پانی کی خرید وفروخت بلا نکیر جاری ہے) بعضوں نے کہا آگ میں شریک ہونا اس میں یہ بھی داخل ہے کہ دوسرے کی آگ سے اپنی لکڑی یا کوئلہ یا اپنا چراغ سلگا لے یا دوسرے کے چراغ سے روشنی لے یہ بالاتفاق جائز ہے لیکن دوسرے کی آگ سے ایک انگارہ بلا اجازت اٹھا لینا یہ جائز نہیں ہے بعضوں نے کہا آگ سے پتھر کا کوئلہ مراد ہے جو زمین سے نکلتا ہے اور لکڑی کی طرح جلایا جاتا ہے۔ بعضوں نے کہا چقماق کا پتھر جس سے آگ نکالتے ہیں)۔

لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اِلَّا شَرِیْكٌ هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ۔ (جاہلیت کے زمانہ میں مشرک لوگ یوں لبیک کہا کرتے حاضر ہوں تیری خدمت میں تیرا کوئی شریک ساجھی نہیں ہے مگر وہ ساجھی جو تیرا ہی ہے تو ہی اس کا مالک ہے اور اس کی سب چیزوں کا جو اسکے ملک میں ہیں (کمبخت بتوں کو خدا کا شریک اور ساجھی سمجھتے اور پھر یہ بھی اعتقاد رکھتے کہ خدا ان کا بھی مالک ہے، غرض آسمان اور زمین سب کا خالق اور مالک خدا ہی کو سمجھتے پر اس کی عبادت اور پوجا میں اسکے بعضے بندوں کو بھی شریک کرتے اور کارخانہ خدائی میں ان کو بھی دخیل اور متصرف سمجھتے اس لئے مشرک قرار پاتے)۔

صَلَّی الظُّهْرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ الْفَیْءُ بِقَدْرِ الشِّرَاكِ۔ آنحضرتؐ ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھتے جب سایہ جوتی کے تسمہ برابر ہو گیا (یہ مکہ معظمہ کا ذکر ہے جو خط استواء کے قریب ہے وہاں لمبے سے لمبے دن میں آفتاب سر پر آجاتا ہے اور اس کا سایہ بالکل نہیں پڑتا تو جب ذرا سا بھی سایہ پڑا معلوم ہوا کہ سورج ڈھل گیا دوسرے ملکوں میں جو خط استوا سے شمال یا جنوب کی طرف ہٹے ہوئے ہیں وہاں ٹھیک دوپہر کو بھی کچھ سایہ رہتا ہے جس کو سایۂ اصلی کہتے ہیں۔ جب اس سایہ سے تھوڑا سا یہ بڑھ جائے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ سورج ڈھل گیا۔ یہ ایسا نازک امر ہے کہ ایک پلک میں اِدھر کا اُدھر ہو جاتا ہے۔ ایک بار آنحضرتؐ نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا کیا سورج ڈھل گیا انہوں نے کہا نہیں، ہاں، آپ نے پوچھا یہ کیا […] نے کہا نہیں کے بعد میری ہاں کہنے تک سورج […] گیا اس نے بڑی مسافت طے کر لی)۔

تَشَارَكْنَ هَزْلًا لَا مُخَّهُنَّ قَلِیْلٌ۔ (اون […] دُبلے پن میں سب شریک ہیں ان میں مغز […]

اَكْفِنِیْ مُؤْنَةَ الْعَمَلِ وَتُشْرِكُنِیْ […] محنت اپنے اوپر لے لو (یعنے زمین کی درستی […] وغیرہ، اور میرے شریک رہو پیداوار […] میں)۔

مُشَارَكَةُ الذِّمِّیِّ وَالْمُشْرِكِیْنَ۔ ذمّی […] اور مشرکوں کے ساتھ شرکت کرنے کا بیان […]

اور مزدوری میں اسی طرح مشرکوں کو نوکر رکھنا بھی جائز ہے لیکن تجارت میں ان کی شرکت امام مالک نے ناجائز رکھی ہے اس لئے کہ وہ سود اور شراب کی بھی تجارت کرسکتا ہے البتہ اگر مسلمان کے سامنے معاملات کرے یا خرید فروخت کا کام مسلمان کے سپرد ہو تو جائز ہے۔ اور جزیہ میں جو اس سے مال لیا جاتا ہے تو ضرورت کی وجہ سے وہ درست ہے کیونکہ اسکے پاس اسی قسم کے مال ہیں یعنے سود اور شراب وغیرہ سے جو حاصل ہوتے ہیں)۔

مترجم کہتا ہے تبدّل مِلک سے بھی بعضوں کے نزدیک حرام مال حلال ہوجاتا ہے مثلاً سود خوار یا شراب فروش کے ہاتھ کوئی چیز بیچی تو اس کا بدل بایع کے لئے حلال ہوگا۔ اسی طرح سود خوار یا شراب فروش کا ترکہ جو اسکے وارث کے ہاتھ آئے اس صورت میں جزیہ میں جو مال آئے وہ حلال ہوگا کس لئے کہ مِلک بدل گئی اور بعضوں نے سود خوار یا شراب خوار کے ترکہ کو بھی لینا ناجائز رکھا ہے اور تقویٰ اور پرہیزگاری اسی کو مقتضی ہے لیکن صراحت کی صورت میں سب ناجائز کہتے ہیں مثلاً سود کے مال میں سے یا شراب کی آمدنی سے کوئی دعوت کرے یا رنڈی خرچی کے مال میں سے ضیافت کرے تو اس کا کھانا بالاتفاق ناجائز ہے اسی طرح کہانت اور فال کی آمدنی۔

اَلْبَقَرَۃُ اَوْشَاۃٌ اَوْشِرْكٌ (قربانی میں) ایک گائے یا ایک بکری یا شرکت ہوگی یعنی اونٹ میں سات مل کر ایک گائے یا ایک اونٹ سب کی طرف سے قربانی کرسکتے ہیں)۔

وَشَرِكْتُهٗ فِیْ مَالِهٖ حَتّٰی فِی الْعَذْقِ۔ میں اسکے مال میں اس کا شریک تھا یہاں تک کہ کھجور کے درخت میں بھی۔ (ایک روایت میں اَشْرَکْتُهٗ ہے۔ میں نے اس کو شریک کرلیا)۔

لَآ اَخَافُ اَنْ تُشْرِكُوْا۔ مجھ کو اپنے بعد یہ ڈر نہیں ہے کہ تم مشرک بن جاؤ گے (جیسے پہلے تھے، یعنی ساری امت مشرک ہوجاتے یہ نہیں ہوسکتا۔ اس صورت میں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ عرب کے بعضے قبیلے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے)۔

وَالْعَیْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ۔ چشمہ جوتی کے تسمہ برابر تھا (یعنے بہت تھوڑا پانی اس میں تھا)۔

وَاُحِبُّ مَنْ شَرَکَنِیْ فِیْهِ اُخْتِیْ۔ آپ کی زوجیت اور مصاحبت میں اگر میری بہن میری شریک ہو تو غیروں کے شریک ہونے سے مجھ کو زیادہ پسند ہے۔

اِلَّا شَرِکُوْکُمْ فِی الْاَجْرِ۔ وہ ثواب میں تمہارے شریک ہوں گے۔

وَاَشْرَکَهٗ فِیْ هَدْیِهٖ۔ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو اپنی ہدی (قربانی) میں شریک کرلیا۔

یَوْمَا عِیْدٍ لِلْمُشْرِکِیْنَ۔ مشرکوں کے عید کے دو دن (یہود اور نصاریٰ مراد ہیں، ان کو مشرک اس لئے کہا کہ یہود حضرت عزیرؑ کو اور نصاریٰ حضرت مسیحؑ کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں)۔

وَالْمُشْرِکُوْنَ عَبَدَۃُ الْاَوْثَانِ وَالْیَهُوْدُ۔ مشرک بت پرستوں اور یہودیوں سے (یہود کو بھی مشرک قرار دیا)۔

اَنَا ثَالِثُ الشَّرِیْکَیْنِ مَالَمْ یَخُنْ۔ جب دو مسلمان شریک ہوتے ہیں تو میں ان کا تیسرا شریک رہتا ہوں (یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یعنے میں ان کے معاملہ میں برکت دیتا ہوں ان کی تجارت میں نفع بخشتا ہوں جب تک کوئی ان میں سے خیانت نہ کرے، جب خیانت کی تو اللہ تعالیٰ ان سے علیحدہ ہوجاتا ہے اور شیطان شریک ہوجاتا ہے)۔

شِرَاكٌ مِّنْ نَارٍ - آگ کا ایک تسمہ -
اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلَیْکُمْ مِنْ شِرَاكِ اَحَدِکُمْ
بہشت تمہارے جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ تم سے نزدیک ہے -

اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ - اور جو شرک کرتا ہو وہ بھی (یعنے وہ بھی اس میں داخل ہے) -

اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ - سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو پھر ان کو بیان کیا پہلا گناہ (جو سب میں بڑھ کر ہے) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (اس کی دو قسمیں ہیں ایک شرک فی الربوبیۃ یعنے خدا کے سوا اور دوسرا کوئی خدا قرار دینا اس قسم کے مشرک دنیا میں کم ہیں لیکن جاہلیت کے زمانہ میں بعضے عربوں کا یہ اعتقاد تھا اور قدیم یونانی بھی اس بلا میں مبتلا تھے - دوسرے شرک فی الالوہیۃ یعنے عبادت اور تعظیم اور بندگی اور نذر و نیاز، دعا حاجت برآری، تندرستی، اولاد کا دینا، روزی دینا، گناہوں کا بخشنا، مصیبت دور کرنا، ہلاکت سے بچانا، جانور تعظیم کے لئے کاٹنا ان باتوں میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنا - اس قسم کے مشرک دنیا میں بہت ہیں - یہاں تک کہ بہت سے نام کے مسلمان بھی اس شرک میں گرفتار ہیں) -

اَیْ اُخَیَّ اَشْرِکْنَا فِیْ دُعَائِكَ (آنحضرت نے حضرت عمرؓ سے فرمایا) میرے چھوٹے بھائی مجھ کو بھی اپنی دعا میں شریک کرلیجیو (اس میں امت کی تعلیم مقصود تھی کہ بڑا شخص اپنے کو بڑا نہ سمجھے نہ کسی مسلمان کو حقیر جانے ہر ایک بھائی مسلمان سے دعا کا طالب ہو - معلوم نہیں اللہ تعالےٰ کے پاس اس کا مرتبہ کیسا ہے! دوسرے یہ مقصود تھا کہ مسلمان لوگ اپنے عزیزوں دوستوں کو دعا میں شریک کر لیا کریں اس لئے کہ اجابت کا وقت معلوم نہیں ہے شاید ان کی دعا اس وقت قبول ہو اور اس میں ان کے عزیز و اقربا دوست بھی شامل ہو جائیں) -

هَلْ یَدْخُلُ فِیْ عَدَمِ الْقُنُوْطِ مَنْ اَشْرَكَ فَاَجَابَ بِنَعَمْ لِاَنَّهٗ عَسٰی اَنْ یُّرْزَقَ الْاِیْمَانَ - کیا اس آیت قل یا عبادی الذین اسرفوا علےٰ انفسہم میں وہ شخص بھی داخل ہے جو مشرک ہو (اس کو بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہئے) جواب دیا ہاں وہ بھی داخل ہے کیونکہ شاید اللہ تعالےٰ اس کو ایمان نصیب کرے -

وَشَارِکْهُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ (اللہ تعالےٰ نے شیطان سے فرمایا) تو مال اور اولاد میں ان کا یعنے آدمیوں کا ساجھی بن جا (مال میں ساجھا یہ ہے کہ حرام ذریعوں سے کمائے، معاملہ میں خیانت اور دغابازی کرے، اسراف اور فضول خرچی کرے ناچ رنگ حرام کاموں میں روپیہ اڑائے اور اولاد میں شرکت یہ ہے کہ زنا سے اولاد حاصل کرے یا اولاد کے شرکیہ نام رکھے - جیسے عبداللات عبدالعزیٰ عبدالحارث، عبدالرسول عبدالحسین، عبدالنبی وغیرہ یا اولاد کو بعوض تعلیم علوم دینی گمراہ کرنے والے علوم مثلاً علم سحر یا نجوم سکھلائے یا برے پیشوں میں مشغول کرے جیسے ناچ رنگ نقالی شعبدہ بازی گانا بجانا وغیرہ ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے زنا کرتا ہے تو شیطان بھی اس کے ذکر کے ساتھ اپنا ذکر عورت کی شرمگاہ میں داخل کرتا ہے اور دونوں کے نطفہ سے پیدا ہوتا ہے - راوی نے کہا اس کی شناخت کیونکر ہو - فرمایا ہماری محبت اور بغض سے اس کی شناخت ہوتی ہے یعنے جو شخص دشمن اور مبغض اہل بیت کرام ہے وہ نطفہ شیطان ہے ا

لَا تُدْخِلْ يَدَكَ تَحْتَ الشِّرَاكِ ۔ اپنا ہاتھ جوتی کے تسمے کے تلے مت لے جا۔

تُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ قَدْرَ شِرَاكٍ ۔ جمعہ کی نماز اس وقت پڑھی جائے جب سورج جوتی کے تسمے کے برابر ڈھل جائے۔

شَرْمٌ : چیرنا، پھاڑنا، کاٹنا، تھوڑا دینا۔

شَرَمٌ ۔ ناک چرنا یا نکٹا ہونا۔

تَشْرِيْمٌ ۔ چیرنا، زخمی ہوکر بھاگ جانا۔

تَشَرُّمٌ ۔ پھٹنا، چرنا۔

اِنْشِرَامٌ ۔ پھٹنا۔

شَرْمَاءُ ۔ نکٹی عورت یا جس کا قُبل پھٹ کر دُبر سے مل گیا ہو۔

اَشْرَمُ ۔ نکٹا۔

شَرِيْمٌ ۔ فرج۔

اِشْتَرٰى نَاقَةً فَرَاٰى بِهَا تَشْرِيْمَ الظِّئَارِ ۔ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک اونٹنی خریدی دیکھا تو وہ دوسرے بچہ پر مہربان کی گئی ہے (یعنے جو اس کا بچہ نہیں ہے اس کی ترکیب انشاء اللہ کتاب الظاء میں مذکور ہوگی)

اُتِيَ عُمَرُ بِكِتَابٍ قَدْ تَشَرَّمَتْ نَوَاحِيْهِ فِيْهِ التَّوْرَاةُ ۔ حضرت عمرؓ کے پاس ایک کتاب لائی گئی جس میں توراۃ شریف لکھی تھی اسکے کونے پھٹ گئے تھے۔

اِنَّ اَبْرَهَةَ جَاءَهٗ حَجَرٌ فَشَرَمَ اَنْفَهٗ فَسُمِّيَ الْاَشْرَمَ ۔ ابرہہ (بادشاہِ یمن) کو ایک پتھر لگا اس کی ناک پھاڑ ڈالی اس سے اس کو اشرم کہتے تھے۔

شَرَهٌ : سخت حرص، لالچ۔

شَرِهٌ ۔ جو ضرورت سے زیادہ کھا جائے ۔ حریص لالچی۔

مَا بِيْ شَرَهٌ وَلٰكِنْ اَحْبَبْتُ اَنْ يَّرَانِيَ اللّٰهُ مُتَعَرِّضًا لِّفَوَائِدِهٖ ۔ مجھ کو حرص نہیں ہے لیکن یہ پسند ہے کہ اللہ تعالے مجھ کو اس حال میں دیکھے کہ میں اس کی نعمتوں کو ڈھونڈھنے والا ہوں۔

شَرْيٌ : یا شِرَاءٌ ۔ خریدنا، بیچنا، مسخرہ پن کرنا۔

شَرًى ۔ چمکنا، غصہ ہونا۔

مُشَارَاةٌ ۔ منّت وزاری کے ساتھ خریدنا (عاجزی کرکے پیچھے لگ کر)۔

اِشْتِرَاءٌ ۔ خریدنا۔

اِسْتِشْرَاءٌ ۔ لجاجت کرنا۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِيْكِيْ فَكَانَ خَيْرَ شَرِيْكٍ لَا يُشَارِيْ وَلَا يُمَارِيْ وَلَا يُدَارِيْ ۔ آنحضرتؐ میرے شریک تھے اور بڑے عمدہ شریک تھے نہ تو لجاجت کرتے تھے نہ جھگڑا نہ فریب (کہ دل میں کچھ ہو ظاہر میں کچھ۔ بعضوں نے کہا لَا يُشَارِيْ شر سے نکلا ہے۔ اصل میں لَا يُشَارِرُ تھا۔ ایک "راء" "یا" ہو گئی، شر نہیں کرتے تھے)۔

لَا تُشَارِ اَخَاكَ ۔ اپنے بھائی سے لجاجت مت کر (یعنے اصرار اور ہٹ) ایک روایت میں لَا تُشَارَّ ہے بتشدید راء یعنی بُرائی مت کر۔

فَشَرِيَ الْاَمْرُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكُفَّارِ حِيْنَ سَبَّ اٰلِهَتَهُمْ ۔ جب آنحضرتؐ نے کافروں کے معبودوں (بتوں) کو برا کہا اس وقت سے مقدمہ سخت ہوگیا (کافروں کی ہٹ بڑھ گئی ان کو ضد آگئی)۔

حَتّٰى شَرِيَ اَمْرُهُمَا ۔ ان کا کام سخت ہوگیا (مصیبت ناک)۔

رَكِبَ شَرِيًّا: ایک ایسے گھوڑے پر سوار ہوتے جو بڑا چلنے والا تھا یا عمدہ ذات کا تھا۔

ثُمَّ اسْتَشْرٰى فِىْ دِيْنِهٖ۔ ابوبکر صدیق رضؓ نے پھر دین میں کوشش شروع کی (بے دینوں کو راہ پر لائے اسلام کو پھیلایا اس کی ترقی کے لئے کمر ہمت مضبوط باندھی) بعضوں نے کہا یہ شَرِيَ الْبَرْقُ یا اِسْتَشْرٰى سے نکلا ہے یعنے بجلی برابر چمکتی رہی پے در پے۔

وَاللّٰهِ لَا اَشْرِيْ عَمَلِيْ بِشَيْءٍ وَلَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَيَّ مِنْ مِّنْحَةٍ سَاخِّةٍ (زبیرؓ نے کہا) قسم خدا کی میں تو اپنا (نیک) عمل کسی چیز کے بدل نہیں بیچنے کا اور دنیا تو میری نگاہ میں ایک موٹی بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے جو کسی کو دی جاتی ہے۔

اِجْتَمَعَ بَنِيْهِ حِيْنَ اَشْرٰى اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَخَلَعُوْا بَيْعَةَ يَزِيْدَ (عبداللہ بن عمرؓ نے) اپنے بیٹوں کو اکٹھا کیا، جب مدینہ والوں نے عبداللہ بن زبیر کے ساتھ مل کر یزید کی بیعت توڑ ڈالی اس کی اطاعت سے باہر ہو گئے۔ (یہ اَشْرٰى شُرَاة سے ماخوذ ہے۔ شُرَاة کہتے ہیں خارجیوں کو کیونکہ وہ یہ گمان کرتے تھے کہ انہوں نے دنیا کو آخرت کے بدل بیچ ڈالا (یعنے دنیا کی مصیبت گوارا کی، حق کی پیروی اختیار کی تاکہ آخرت درست ہو عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے بیٹوں سمیت یزید کی بیعت نہیں توڑی اس لئے مسلم بن عقبہ کے ہاتھ سے جس کو یزید نے مدینہ والوں کو قتل کرنے کے لئے بھیجا تھا وہ محفوظ رہے باقی صدہا صحابہ اور تابعین اس کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ حرم محترم کی بے ادبی کا بھی کوئی دقیقہ اس نے نہیں چھوڑا۔ اس مسلم کے باپ عقبہ بن ابی معیط ملعون نے آنحضرتؐ کی پیٹھ پر جب آپ نماز پڑھ رہے تھے اوجھڑی ڈال دی تھی اور آنحضرتؐ نے اس کو قتل کرایا تو مسلم کے دل میں وہ غیظ آنحضرتؐ اور اہل مدینہ کی طرف سے باقی تھا۔ عبداللہ بن عمرؓ کا یہ اعتقاد تھا کہ جب تک کسی شخص کی خلافت پر سب لوگوں کا اتفاق نہ ہو جائے اس وقت تک اس سے بیعت نہ کرنا چاہئے۔ اور اسی لئے انہوں نے حضرت علی سے اور عبداللہ بن زبیر سے اور عبدالملک ابن مروان سے اور امام حسن سے بیعت نہیں کی تھی پھر جب عبدالملک بن مروان عبداللہ بن زبیر پر غالب ہوا اور سب لوگوں نے اس پر اتفاق کر لیا تو عبداللہ بن عمر نے بھی اس سے بیعت کر لی اور یزید سے انہوں نے بیعت شروع میں کر لی تھی اب جب اس کا فسق ظاہر ہوا تو اہل مدینہ نے اس کی بیعت توڑ ڈالی مگر عبداللہ بن عمر نے اس کا توڑنا مناسب نہ سمجھا یہ ان کی رائے تھی جو مصلحت اور دور اندیشی کے لحاظ سے درست نکلی اور اس کا نتیجہ خاص ان کے اور ان کے گھر والوں کے حق میں اچھا ہوا)۔

كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةٍ هُوَ الشَّرْيَانُ قرآن شریف میں جو شجرہ خبیثہ کا لفظ آیا ہے اس سے مراد شریان ہے یعنے اندرائن (حنظل) کا درخت اس کو شَرْيٌ بھی کہتے ہیں اس کا مفرد شَرْيَةٌ ہے جیسے رَهْوَانٌ اور رَهْوٌ نرم اور ہموار زمین کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا شَرْيَان اندرائن کا پتہ۔ شَرْيَانٌ اور شِرْيَانٌ ایک درخت ہے جس سے کمانیں بناتے ہیں اس کا مفرد شِرْيَانَةٌ ہے۔

اَرْيٌ وَّشَرْيٌ شہد اور اندرائن (یعنے شیریں اور تلخ دونوں)۔

ثُمَّ اَشْرَفْتُ عَلَيْهَا وَهِيَ شَرْيَةٌ وَّاحِدَةٌ پھر میں نے اس کو دیکھا وہ ایک اندرائن کی طرح تھی

یعنے ہریالی سے سبز ہوکر ساری زمین ایک اندراتن کی طرح ہوگئی تھی۔ایک روایت میں شَرَبَۃً ہے باقی موحدہ سے)۔

اَنْزِلُ اَشْرَاءِ الْحَرَمِ۔حرم کے اطراف میں اترو (اس کا مفرد شَرًی ہے)۔

شَرَاۃٌ۔ ایک بلند پہاڑ ہے عسفان کے پاس اور ایک مقام ہے دمشق کے قریب علی بن عبداللہ بن عباس اور ان کی اولاد وہیں رہتی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالٰی نے ان کو خلافت عطا فرمائی (اور بنی امیہ کی حکومت ختم ہوئی۔ان کا آخری حاکم مروان حمار مصر میں بھاگا وہیں مارا گیا)۔

فَلَا يَأْخُذُ اِلَّا تِلْكَ السِّنَّ مِنْ شَرْوَى اِبِلِهٖ اَوْ قِيْمَةَ عَدْلٍ۔ زکوٰۃ میں اسی عمر کا جانور اپنے اونٹوں کی طرح کا لیا جائے یا ایک عادل منصف اس سے اسکی قیمت اکوا کر لی جائے۔عرب لوگ کہتے ہیں:

هٰذَا شَرْوٰى هٰذَا۔ یہ اسکے مثل ہے۔

اِدْفَعُوْا شَرْوَاهَا مِنَ الْغَنَمِ۔اس کے مثل بکریاں دے دو۔

قُضِيَ فِيْ رَجُلٍ نَزَعَ فِيْ قَوْسِ رَجُلٍ فَكَسَرَهَا فَقَالَ لَهٗ شَرْوَاهَا وَكَانَ يُضَمِّنُ الْقَصَّارَ شَرْوَى الثَّوْبِ الَّذِيْ اَهْلَكَهٗ۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کی کمان کو کھینچکر توڑ ڈالا تو شریح قاضی نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ ویسی ہی اسکو تاوان میں دے اسی طرح دھوبی اگر کپڑا تلف کردے تو ویسا ہی کپڑا تاوان میں دے۔

فِي الرَّجُلِ يَبِيْعُ الرَّجُلَ وَيَشْتَرِطُ الْخَلَاصَ قَالَ لَهُ الشَّرْوٰى۔ ایک شخص دوسرے شخص کے ہاتھ کوئی چیز بیچے اور خلاص کی شرط کرے (یعنے اگر یہ چیز دوسرے کسی کی نکلی تو میں اس سے چھڑا کر تجھ کو دوں گا) تو ابراہیم نخعی نے کہا اگر وہ چیز دوسرے کی نکلے تو بائع اسکے مثل مشتری کو ادا کرے (یعنے ویسی ہی چیز مول لے کر اس کو دے)۔

اِشْتَرٰى دَابَّةً وَهُوَ عَلَيْهِ۔ ایک شخص نے ایک جانور خریدا اور بائع اس پر سوار تھا۔

اِشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ عبد مناف کے بیٹو اپنی جانوں کو خرید لو (یعنے اللہ کے عذاب سے ان کو چھڑا لو ایمان لاکر)۔

اَلَّذِيْ شَرَى الْاَرْضَ یا اِشْتَرٰى جس نے زمین بیچی یا خریدی۔

اِنْ كُنْتَ اِشْتَرَيْتَنِيْ لِلّٰهِ (حضرت بلالؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا) اگر تم نے مجھ کو خالص خدا کی رضامندی کے لئے خریدا تھا تو مجھ کو چھوڑ دو میں جہاں چاہوں رہوں جہاں چاہوں چلا جاؤں۔ یہ بلال نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے کہا جب انہوں نے بلال سے یہ درخواست کی کہ تم مدینہ ہی میں رہو اور جیسے آنحضرتؐ کے وقت میں اذان دیا کرتے تھے ویسے ہی اذان دیتے رہو انہوں نے کہا مجھ سے اس کا تحمل نہیں ہو سکتا کہ میں آنحضرتؐ کا ذکر کروں (یعنے اشہد ان محمد رسول اللہ کہوں) اور آپ کی جگہ خالی دیکھوں۔ آخر بلال شام کے ملک کو چلے گئے اور وہیں وفات پائی)۔

مَنْ يَّشْتَرِيْ نَفْسَهٗ کون شخص اللہ تعالےٰ کے ہاتھ اپنی جان بیچتا ہے (یعنے اسکی راہ میں جہاد کرتا ہے)

شَرَاةُ الْمَالِ۔ بہترین مال۔

تَشَرَّى الشَّيْءُ۔ یہ چیز متفرق ہوگئی۔

شَرِيَّةٌ۔ طریقہ،طبیعت،وہ عورت جو لڑکیاں جنتی ہے۔

مُشْتَرِي۔ مشہور سیارہ ہے ہمارے نظام میں جو ایک ہزار زمین کے برابر ہے۔

أَشْرِیَةٌ۔ شری کی جمع ہے۔

ضَرْبُ أَشْرِیَةِ الْعُقَارِ۔ زمین وغیرہ کی خریداریاں۔

شَرَیٰ۔ ایک قسم کے دانے چھوٹے چھوٹے جو جلن کے ساتھ بدن پر نکلتے ہیں۔ بعضوں نے کہا پتی اُچھلنا جس میں سرخ سرخ دانے کھجلی کے ساتھ نمود ہوتے ہیں اور خراب اور عمدہ دونوں طرح کے مال کو کہتے ہیں۔

باب الشین مع الزّای

شَزَبٌ یا شُزُوبٌ۔ سخت سوکھا دُبلا ہونا۔

تَشْزِیبٌ۔ دُبلا کرنا۔

تَشَازُبٌ۔ اپنے اپنے حصہ کا انتظار کرنا۔

شَازِبٌ۔ سخت سوکھا دُبلا اس کی جمع شُزَّبٌ اور شَوَازِبُ ہے۔

شُزْبَةٌ۔ فرصت۔

شَزِیْبٌ۔ بن درست کی ہوئی چھڑی۔

تَوَشَّحَ بِشَزَبَةٍ كَانَتْ مَعَهُ۔ ایک کمان لٹکائی جو ان کے پاس تھی (یعنے گلے میں اس کو حمائل کیا)۔

شَزَبَةٌ۔ وہ کمان جو نہ بالکل نئی ہو نہ بہت پرانی۔

تَعْدُو شَوَازِبُ۔ دُبلے تیار کئے ہوئے گھوڑوں سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔

شَزْرٌ: گوشہ چشم سے دیکھنا یا غصے سے یا داہنے بائیں طرف سے نیزہ مارنا، داہنے اور بائیں طرف نظر لگانا، بٹنا۔

تَشَزُّرٌ۔ غصہ ہونا لڑائی کے لئے مستعد ہونا۔

اِسْتِشْزَارٌ۔ اُٹھا ہونا، بٹنا مڑے ہونا۔

شَزَارَةٌ۔ سرخی۔

شَزْرَاءُ۔ سرخ آنکھ۔

شَزَرٌ۔ شدت اور سختی۔

اِلْحَظُوا الشَّزْرَ وَاطْعَنُوا الْيَسْرَ۔ تیز نگاہ سے یا گوشہ چشم سے دیکھو اور منہ کے سامنے برچھا مارو۔

بَلَغَنِيْ عَنْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ذَرْوٌ تَشَزَّرَ لِيْ بِهِ۔ مجھ کو ایک اُڑتی ہوئی بات امیر المؤمنین کی طرف سے پہنچی جس کو غصہ کے ساتھ فرمایا ہے (یا جو غصہ کرکے مجھ پر کہی ہے)۔

شَزْنٌ: شگفتہ ہونا۔

تَشَزُّنٌ۔ سخت ہونا، جھگڑے کے لئے کھڑا ہونا۔

فَتَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ۔ لوگ سجدے کے لئے تیار ہوئے، جلدی کرنے لگے۔

تَشْزِیْنٌ یا تَشَزُّنٌ۔ گرا دینا، پچھاڑ دینا، ذبح کرنے کے لئے لٹانا۔

شَزَنٌ۔ ایک پانسہ جس سے کھیلتے ہیں۔

شَزَنٌ۔ بہت تھک جانا اور بدخلق شخص، شدت اور سختی، ایک کونا، جانب، دوری، غلیظ زمین۔

شُزُنٌ۔ جانب۔

شَزَنَةٌ۔ بخیل عورت۔

شُزُوْنَةٌ۔ غلظت۔

شَوْزَنٌ۔ صورت شکل۔

فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ۔ آنحضرتؐ نے سورۂ صٓ پڑھی جب سجدے کی آیت پر پہنچے تو لوگ سجدے کے لئے تیار ہوئے۔

فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَلٰكِنِّيْ رَأَيْتُكُمْ تَشَزَّنْتُمْ فَنَزَلَ وَسَجَدَ وَسَجَدُوْا۔ آپ نے فرمایا اس مقام پر ایک پیغمبر (حضرت داؤد) کی توبہ کا ذکر ہے (تو یہ سجدہ کچھ واجب نہیں ہے) لیکن میں نے تم کو دیکھا تم سجدے کے لئے تیار ہو گئے پھر آپ (منبر پر سے) اُترے اور

آپ نے سجدہ کیا لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔

اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَطَّبَ وَتَشَزَّنَ لَہٗ ایک دن حضرت عمرؓ آنحضرتؐ پاس گئے آپ نے آنکھیں بند کرلیں (جیسے کوئی ترش یا بدمزہ چیز پیے تو کیسا چہرہ بناتا ہے) اور ان کے لئے تیار ہو گئے۔

مِیْعَادُکُمْ یَوْمُ کَذَا حَتّٰی اَتَشَزَّنَ تم فلاں دن آؤ میں جواب کے لئے تیار ہو جاؤں۔

اِنَّہٗ اَتٰی جَنَازَۃً فَلَمَّا رَاٰہُ الْقَوْمُ تَشَزَّنُوْا لِیُوَسِّعُوْا لَہٗ۔ وہ ایک جنازے میں گئے جب لوگوں نے ان کو دیکھا تو ان کو جگہ دینے کے لئے تیاری کی۔

نِعْمَ الشَّیْءُ الْاِمَارَۃُ لَوْلَا قَعْقَعَۃُ الْبُرُدِ وَالتَّشَزُّنُ لِلْخُطَبِ۔ حکومت اور سرداری (یعنی بادشاہت) اچھی چیز ہے اگر پیغام لانے والوں کی آواز اور بڑے مہم کاموں کی تیاری اس میں نہ ہوتی (یعنے بادشاہ کو ہر وقت یہ فکر رہتی ہے دوسرے بادشاہ کی طرف سے کیا پیام آتا ہے صلح یا جنگ کا اسی طرح ملک کی تمام ضرورتوں کے لئے تیار رہنے کی فکر اس کو لگی رہتی ہے اگر فکریں نہ ہوتیں تو بادشاہت بڑی عمدہ چیز تھی) مترجم کہتا ہے یہ ابن زیاد کا قول ہے اس کے وقت میں بادشاہت شخصی تھی ہر ایک کام کا بار بادشاہ پر تھا لیکن ہمارے زمانہ میں شخصی بادشاہت بہت کم ملکوں میں باقی ہے اکثر ملکوں میں جمہوری حکومت قائم ہوئی ہوا اور بادشاہ سلامت بے فکر ہو گئے ہیں۔ اس پر بھی بادشاہت سے بدتر کوئی چیز نہیں ہے انسانی زندگی کے لئے بڑا چین یہ ہے کہ بے فکری کے ساتھ عمر گذرے بادشاہ کو کبھی بے فکری نصیب نہیں ہوتی رات دن ایک نہ ایک دغدغہ لگا رہتا ہے اسی طرح کثیر العیال اور قلیل المال آدمی کی زندگی ہمیشہ تلخ رہتی ہے۔

فَتَرَامَتْ مَذْحِجُ بِاَسِنَّتِہَا وَتَشَزَّنَتْ بِاَعِنَّتِہَا۔ مذحج قبیلے نے اپنے برچھے اور تیر مارے اور گھوڑوں کی باگیں تیار کیں۔

کُنْتُ اِذَا ہَبَطْتُ شَزَنًا اَجِدُہٗ بَیْنَ ثَنْدُوَتَیَّ۔ جب میں کسی غلیظ زمین پر اترتا تو میں اس کو [illegible] دونوں چھاتیوں کے درمیان پاتا۔

وَوَلَّاہُمْ شَزَنَہٗ۔ ان کو اپنی سختی اور بہادری سے بچاتا ہے (دشمنوں کا مقابلہ خود کرتا ہے) بعضوں نے کہا شَزَن کے معنی جانب یعنے جب دشمن آتے ہیں تو خود مقابل ہوتا ہے اور ان کو اپنے ایک جانب کر دیتا ہے وہ اس کی آڑ میں امن سے رہتے ہیں جیسے کہتے ہیں وَلَّیْتُہٗ ظَہْرِیْ میں نے اپنی پیٹھ کے پیچھے اس کو کرلیا (اس کو دشمن سے بچایا)۔

تَجُوْبُ بِیَ الْاَرْضَ عَلَنْدَاۃٌ شَزَنٌ: مجھ کو ایک زور آور اونٹنی خوشی سے چلنے والی لے کر زمین قطع کرتی ہے بعضوں نے کہا شَزَنٌ وہ جو ننگے پاؤں چلتے چلتے تھک جائے)۔

باب الشین مع السین

شَسٌّ: سخت زمین۔

شُسُوْسٌ۔ سوکھنا۔

شَاسٌّ۔ دبلا، سوکھا، ناتوان۔

شَسْعٌ۔ جوتی کا تسمہ لگانا جس میں بیچ کی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی رہتی ہے۔

شِسْعٌ۔ تسمہ، مکان کا کنارہ، تنگ زمین، مال کا بچا ہوا حصہ، اونٹ بکریوں کا تھوڑا سا گلہ۔

شُسُوْعٌ دور جیسے شَاسِعٌ ہے اسکی جمع شُسُعٌ ہے۔

رَجُلٌ شِسْعُ مَالٍ۔ مال کا اچھا بندوبست کرنے والا آدمی۔

اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِىْ فِىْ نَعْلٍ وَّاحِدٍ۔ اگر تم میں سے کسی کا جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک جوتی پہن کر نہ چلے (یعنے ایک پاؤں ننگا ہو اور ایک میں جوتی، اس سے منع فرمایا کیونکہ قطع نظر بدنمائی کے پاؤں میں موچ آجانے کا ڈر ہے)

اِنِّىْ شَاسِعُ الدَّارِ۔ میرا گھر دور ہے۔

اِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ وَلَوْ شِسْعَ نَعْلٍ۔ جب تو مانگے تو اللہ سے مانگ اگرچہ جوتی کا تسمہ ہو۔

لَا يَسْتَحْيِىْ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّسْاَلَ رَبَّهٗ وَلَوْ شِسْعَ نَعْلٍ۔ اپنے پروردگار سے کسی چیز کے مانگنے میں شرم نہ کرے یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی (کیونکہ اللہ تعالے دنیا کے بادشاہوں کی طرح نہیں ہے جو حقیر چیز مانگنے سے خفا ہوجاتے ہیں اسکے نزدیک تمام چیزیں حقیر ہیں یہاں تک کہ ساری دنیا کی بادشاہت بھی اس کی شان کے سامنے جوتی کے تسمہ سے بھی کم ہے)۔

مترجم کہتا ہے اوپر جو میں نے ایک صاحبزادے پر اسّی لاکھ اشرفیاں پروردگار سے مانگنے پر طعنہ کیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ بلا ضرورت ایسی حقیر شے اس شہنشاہِ دوجہان مالکِ زمین وآسمان سے مانگتے تھے لیکن ضرورت اور احتیاج کے وقت تو ایک جوتی کا تسمہ بھی پروردگار ہی سے مانگنا چاہیے۔ اپنے مالک سے مانگنے میں شرم کیوں ہو ہم تو اس کے در کے بھک منگے اور گدا اور غلام اور بندے ہیں، اپنے مالک سے نہ مانگیں تو پھر کس سے مانگیں۔

شِسْفٌ: سوکھی روٹی۔

شُسُوْفٌ اور شَسَافٌ: سوکھ جانا دُبلا ہونا۔

باب الشین مع الصاد

شَصَبٌ: پوست نکالنا۔

شَصَبٌ: سخت ہونا۔

شِصْبٌ: سختی، قحط، حصہ، نصیب۔

شَصْرٌ۔ دور دور سینا مارنا، گھس جانا۔

شِصٌّ: ہوشیار، چالاک چور جیسے لِصٌّ چور۔

شُصُوْصٌ اور شِصَاصٌ۔ دودھ کم ہوجانا یا بالکل نہ رہنا۔

شَاةٌ شَصُوْصٌ۔ جس بکری میں دودھ نہ ہو۔

رَاٰى اَسْلَمَ يَحْمِلُ مَتَاعَهٗ عَلٰى بَعِيْرٍ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ قَالَ فَهَلَّا نَاقَةً شَصُوْصًا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے غلام اسلم کو دیکھا وہ اپنا سامان زکوٰۃ کے ایک اونٹ پر لاد رہا تھا، فرمایا ایک بے دودھ کی اونٹنی پر کیوں نہیں لادتا۔

شَصُوْصٌ کی جمع شَصَائِصُ اور شُصُصٌ آئی ہے۔

اِنَّ مَاشِيَتَنَا شُصُصٌ۔ ہمارے جانوروں میں دودھ نہیں ہے۔

اَلْقٰى شِصَّهٗ وَاَخَذَ سَمَكَةً۔ ایک شخص نے گل ڈالی (مچھلی پکڑنے کا کانٹا) اور ایک مچھلی پکڑی۔

وَاَنْشَبْتُ شِصِّىْ فِىْ كُلِّ شَيْصَةٍ۔ میں نے اپنا کانٹا ہر شکار میں ڈالا۔

شَصَاصَاءُ۔ قحط کا سال، حاجت جس کا چھوٹنا ممکن نہ ہو، بُری سواری۔

شُصُوْ۔ اوپر اٹھنا، بلند ہونا۔ جیسے شُصِیٌّ ہے

شَاصِيَةٌ بِرِجْلِهَا۔ اپنا پاؤں اٹھائے ہوئے۔
شُصُوٌ۔ شدت اور سختی۔

باب الشین مع الطاء

شَطْأٌ یا شَطَأٌ۔ مولکہ یا پٹھا جو پہلے پہل زمین سے نکلتا ہے، مولکہ نکالنا جیسے شُطُوْءٌ ہے، کنارے چلنا۔
شَاطِئُ الْبَحْرِ۔ سمندر کا کنارہ۔
قَوْلُهٗ تَعَالٰی فَاَخْرَجَ شَطْأَهٗ اَیْ نَبَاتَهٗ وَفُرُوْخَهٗ۔ یعنے کھیت سے اپنا مولکہ نکالا۔
اَشْطَأَ الزَّرْعُ۔ کھیت نے مولکہ نکالا۔
فَهُوَ مُشْطِئٌ۔ اس کا مولکہ نکلا ہے۔
شَاطِئُ النَّهْرِ۔ ندی کا کنارہ۔
شَطَا۔ ایک گاؤں ہے مصر کے ملک میں اسی سے ابوالحسن کا قول اَنَا کَفَنْتُ اَبِیْ فِیْ ثَوْبَیْنِ شَطَوِیَّیْنِ۔ میں نے شطا کے دو کپڑوں میں اپنے باپ کو کفن دیا۔
شَاطِئَتَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ۔ اسکے دونوں کناروں پر موتی ہیں۔
شَطْبٌ: کاٹنا، دور ہونا، جھکنا، عدول کرنا، خط پھیر دینا۔
اِنْشِطَابٌ۔ بہنا۔
شَاطِبَةٌ۔ چمڑا کاٹنے والی عورت۔
شَطْبٌ۔ لمبا، خوش خلق، ہری شاخ۔
شَطْبَةٌ۔ ہری ڈالی اسکی جمع شُطَبٌ ہے۔
شُطَبُ السَّیْفِ۔ تلوار کے جوہر جو اندر چمکتے ہیں۔
مَضْجَعُهٗ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ۔ اسکی خواب گاہ ایسی ہے جیسے ڈالی کا پوست (باریک اور تنگ) اس کا خاوند بالکل دُبلا پتلا ہے۔ بعضوں نے کہا مَسَلُّ شَطْبَةٍ سے تلوار مراد ہے جو نیام سے نکال لی جائے)۔
اِنَّهٗ حَمَلَ عَلٰی عَامِرِ بْنِ الطُّفَیْلِ وَطَعَنَهٗ فَشَطَبَ الرُّمْحُ عَنْ مَقْتَلِهٖ عامر بن ربیعہ نے عامر بن طفیل پر حملہ کیا اور برچھ سے مارا لیکن برچھ اسکے قتل کے مقام سے ہٹ گیا (یعنے برابر ایسے مقام پر نہیں لگا جس سے وہ مارا جاتا)۔
شَطْحٌ: دور جانا، زمین پر چت گرنا۔
ثَوْبٌ شَاطِحٌ۔ بہت لمبا کپڑا۔
شَطْحِیَاتٌ۔ بیہودہ دور از قیاس باتیں۔
شَطْرٌ: دو حصے کرنا، فصد کرنا، آدھا نکال ڈالنا، بکری کا ایک تھن خشک ہونا یا ایک تھن کا دوسرے تھن سے لمبا ہونا، ہر چیز کا آدھا حصہ جانب، جہت۔
شَاطِرٌ۔ شوخ، بے باک اسکی جمع شُطَّارٌ اور عام لوگ شاطر سے چالاک ہوشیار شخص مراد لیتے ہیں۔
مُشَاطَرَةٌ۔ آدھا آدھا بانٹ لینا۔
شِطْرَةٌ۔ دو نصف، ہر ایک نصف جداگانہ قسم کا۔
شُطُوْرٌ اور شَطَارَةٌ شوخ اور بے باک ہونا، بکری کا ایک تھن خشک ہو جانا۔
تَشْطِیْرٌ۔ آدھا آدھا کرنا، ایک تھن کا دودھ دوہنا، دوسرا چھوڑ دینا۔
شَطِیْرٌ۔ دور، غریب، اجنبی۔
اِنَّ سَعْدًا اِسْتَأْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمَالِهٖ قَالَ لَا قَالَ الشَّطْرَ قَالَ لَا قَالَ الثُّلُثَ فَقَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِیْرٌ۔ سعد بن ابی وقاص نے (اپنی بیماری میں) آنحضرت سے اجازت مانگی اپنا سارا مال خیرات کر دینے کی آپ نے فرمایا نہیں۔ انہوں نے

عرض کیا اچھا آدھا مال خیرات کردوں۔ فرمایا نہیں۔ انہوں نے عرض کیا اچھا تہائی مال فرمایا خیر تہائی خیرات کرسکتا ہے اور تہائی بھی بہت ہے اگر اس سے بھی کم خیرات کرے اور باقی وارثوں کے لئے چھوڑ جائے تو اور اچھا ہے۔

مَنْ اَعَانَ عَلٰی قَتْلِ مُؤْمِنٍ وَّلَوْ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ۔ جس شخص نے مسلمان کو قتل کرنے میں مدد کی (گو خود قتل نہیں کیا) آدھی بات کہہ کر (مثلاً اقتل کی جگہ صرف اُق کہا یا اشارہ کیا)۔

مترجم کہتا ہے جب مدد کرنے والے کو آخرت میں ایسی سزا ملے گی تو قتل کرنے والے کو کیسا عذاب ہوگا سمجھ لینا چاہئے۔

اِنَّهٗ رَهَنَ دِرْعَهٗ بِشَطْرٍ مِّنْ شَعِيْرٍ۔ آنحضرتؐ نے اپنی زِرہ جو کے آدھے پر گرو رکھی۔ (یعنی آدھے مکوک جو پر یا آدھے وسق جو پر، یہ غلہ آپ نے ایک یہودی سے اپنے گھر والوں کے لئے قرض لیا اور اسکی قیمت کے بدل اعتبار کے لئے اپنی زرہ اسکے پاس گرو رکھ دی)۔

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ۔ طہارت (وضو) آدھا ایمان ہے (کیونکہ ایمان سے دل کی نجاست پاک ہوتی ہے اور طہارت سے ظاہری نجاست)۔ بعضوں نے کہا اس کا ثواب ایمان کے آدھے ثواب تک پہنچے گا۔ بعضوں نے کہا ایمان سے یہاں نماز مراد ہے جیسے "وما کان اللہ لیضیع ایمانکم" میں تو طہارت نماز کی شرط ہے گویا اس کا ایک حصہ ہوئی۔

كَانَ عِنْدَنَا شَطْرٌ مِّنْ شَعِيْرٍ۔ ہمارے پاس جو کا آدھا مکوک یا آدھا وسق تھا (جب آنحضرتؐ نے وفات پائی یا تھوڑے جو تھے)۔

اِنَّا اٰخِذُوْهَا وَشَطْرَ مَالِهٖ عَزْمَةٌ مِّنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا۔ جو شخص زکوٰۃ نہ دے (یعنے تحصیلدار کے طلب کرنے پر) تو ہم اس سے زکوٰۃ کا مال جبرًا لیں گے اور آدھا مال جرمانہ میں لیں گے یہ ہمارے پروردگار کی ایک سزا ہے اس کی مقرر کی ہوئی سزاؤں میں سے (حربی نے کہا اس حدیث میں راوی نے غلطی کی ہے اور صحیح وَشُطِرَ مَالُهٗ ہے یعنے اس کے مال کے دو حصے کریں گے اور تحصیلدار کو اختیار ہوگا کہ جس حصہ میں عمدہ قسم کا مال ہو اس میں سے زکوٰۃ لے لے یہ گویا اسکی زکوٰۃ نہ دینے کی سزا ہے۔ بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ اس سے بہرحال لے لی جائے گی گو اس کا مال تلف ہو جائے تو باقی کا نصف حصہ جو بقدر زکوٰۃ کل مال کے ہو اس سے لے لیا جائے گا مثلاً اسکے پاس ایک ہزار بکریاں تھیں تو دس بکریاں اس پر زکوٰۃ کی تھیں اب اس نے زکوٰۃ نہ دی، اور سب بکریاں مر مرا گئیں صرف بیس رہ گئیں تو بیس کا آدھا یعنے دس بکریاں اس سے لی جائیں گی بعضوں نے کہا ابتدائی اسلام میں تعزیر بالمال درست تھی پھر منسوخ ہوگئی جیسے درخت کے میوے میں جو درخت سے لٹکا ہوا اور کوئی اس کو لے جائے تو اس کو علاوہ سزا کے دونا میوہ بطریق جرمانہ دینے کا حکم دیا گیا تھا اسی طرح گئے ہوئے اونٹ کو پکڑ لینے میں وہ اونٹ اور اس کے مثل ایک اور اونٹ جرمانہ کے طور پر دینا لازم کیا گیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے حاطب سے مزنی کے اونٹ کی دونی قیمت دلائی جب اسکے رفیقوں نے اس کو نحر کیا اور کھا گئے۔ اور حدیث میں اسکے اور کئی نظائر وارد ہیں مثلاً جمعہ میں حاضر نہ ہونے والوں کے مکان جلا دینا وغیرہ۔ اور امام احمد اور اہل حدیث نے بھی

حکم دیا ہے کہ تعزیر بالمال اگر امام مناسب سمجھے تو درست ہے اور امام شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ جو شخص عند الطلب زکوٰۃ نہ دے اس سے زکوٰۃ بھی لی جائے اور آدھا مال بطریق جرمانہ لیا جائے انہوں نے اسی حدیث سے دلیل لی اور جدید قول ان کا یہ ہے کہ اس سے صرف زکوٰۃ لی جائے اور یہ حدیث منسوخ ہے اور اکثر فقہاء کا بھی یہی قول ہے)۔

مترجم کہتا ہے امام ابن قیم اور محققین علمائے اہلحدیث نے تعزیر بالمال جائز رکھی ہے اور اہلحدیث کا یہی مذہب ہے اور اس کی تائید متعدد احادیث سے ہوتی ہے اور نسخ پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور تعجب یہ ہے کہ باوجودیکہ امام ابو حنیفہؒ نے تعزیر بالمال جائز نہیں رکھی مگر تمام ریاستہائے اسلامی میں جہاں کے قاضی اور جج حنفی ہیں مالی سزائیں دی جاتی ہیں اور حکام وقت نے جو دوسرا دین رکھتے ہیں قانون فوجداری کو مالی تعزیرات سے بھر دیا ہے اور یہ حنفی قضاۃ اور جج اس قانون کی پیروی کر کے اپنے امام کے قول کے خلاف مالی سزا دیتے ہیں۔

قَالَ لِعَلِيٍّ وَقْتَ التَّحْكِيْمِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ قَدْ عَجَمْتُ الرَّجُلَ وَحَلَبْتُ اَشْطُرَهُ فَوَجَدْتُهُ قَرِيْبَ الْقَعْرِ كَلِيْلَ الْمُدْيَةِ وَاِنَّكَ قَدْ رُمِيْتَ بِحَجَرِ الْاَرْضِ۔ احنف بن قیس نے تحکیم کے وقت حضرت علی سے کہا میں نے اس شخص (ابو موسیٰ اشعری) کو آزمایا اسکے تھن دوہے (اسکے خیر و شر سب کا امتحان کیا۔ خیر اور شر کو اونٹنی کے تھنوں سے تشبیہ دی تو جن میں سے دودھ نکلتا ہے خیر کو ان سے مشابہت دی اور شر کو ان تھنوں سے جن میں سے دودھ نہیں نکلتا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: حَلَبَ فُلَانٌ الدَّهْرَ اَشْطُرَهُ

فلاں شخص نے زمانہ کے برے بھلے سب کو خوب آزمایا ہے (یعنی زمانہ کے حالات سے خوب واقف گرم و سرد چشیدہ گرگ باران دیدہ ہے)۔

لَوْ اَنَّ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلٰى رَجُلٍ بِحَقٍّ اَحَدُهُمَا شَطِيْرٌ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ شَهَادَةَ الْاٰخَرِ۔ (قاسم بن محمد بن ابی بکر نے جو بڑے عالم اور فقیہ تھے) کہا اگر دو شخصوں نے ایک حق کی گواہی دی مدعیٰ علیہ پر اور ان میں سے ایک مدعی سے اجنبی ہے (اور ایک مدعی کا باپ یا بیٹا یا بھائی ہے) تو اجنبی کی گواہی اس رشتہ دار کی گواہی کو صحیح کر دے گی (اور مدعیٰ علیہ پر حق کا فیصلہ کر دیا جائے گا، مدعی کو ڈگری ملے گی) یہ امام قاسم کا مذہب ہے دوسرے علماء اسکے قائل نہیں ہیں ان کے نزدیک باپ بیٹے کی شہادت سے حق ثابت نہ ہوگا۔

شَهَادَةُ الْاَخِ اِذَا كَانَ مَعَهٗ شَطِيْرٌ جَازَتْ شَهَادَتُهٗ۔ بھائی اور ایک اجنبی کی شہادت مل کر مقبول ہے (یہ قتادہ کا قول ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے)۔

فَاِنَّهٗ يُؤَدّٰى اِلَيْهِ شَطْرُهٗ۔ اگر بی بی نے سارا نفقہ جس میں آدھا حصہ خاوند کا تھا سب خرچ کر ڈالا تو وہ آدھے کی ضامن ہوگی (خاوند کو واپس دینا ہوگا۔ اب یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ جو زَن جو خرچ کرے اس کو آدھا ثواب مرد کا ملے گا تو یہ اس صورت میں ہے جب عورت اور مرد کا حصّہ مخلوط ہو اور مرد اپنے حصے میں سے خیرات کرنا ناپسند نہ کرے)۔

شَطْرُ اللَّيْلِ۔ آدھی رات۔

اُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ۔ وہ حُسن کا آدھا حصہ دیئے

گئے تھے۔ (یعنے حضرت یوسف علیہ السلام) شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ادب والی مسجد کی طرف۔ فَوَضَعَ عَنِّیْ شَطْرَهَا پہلے اللہ تعالےٰ نے آدھی (یعنے پچیس نمازیں) معاف کر دیں پھر پانچ پانچ اور معاف کرنا شروع کیں، یہاں تک کہ صرف پانچ نمازیں رہ گئیں۔ کرمانی نے کہا پھر دوسری بار جو حدیث میں شَطْر کا ذکر ہے اگر اس سے نصف مراد لیا جائے تو ساڑھے بارہ کی معافی نکلتی ہے اس لئے شطر سے ایک حصہ مراد لینا بہتر ہے۔ دوسری روایت میں پانچ پانچ نمازوں کی معافی مذکور ہے وہی صحیح اور قابلِ اعتماد ہے)۔

فَاَتَیْتُهٗ بِشَاةٍ شَطُوْرٍ۔ میں ایک تھن کی بکری آپ کے پاس لے کر آیا (یعنے دوسرا تھن اس کا نہ تھا یا خشک تھا)۔

تَمْكُثُ اِحْدٰكُنَّ شَطْرَ دَهْرِهَا لَا تَصُوْمُ وَلَا تُصَلِّیْ۔ تم میں سے کوئی اپنی آدھی عمر یوں ہی رہتی ہے (یعنے حیض کی حالت میں) نہ روزہ رکھتی ہے نہ نماز پڑھتی ہے (اس حدیث کا پتہ حدیث کی کتابوں میں نہیں ہے لیکن فقہائے اس کو ذکر کیا ہے)۔

اَلسِّوَاكُ شَطْرُ الْوُضُوْءِ۔ مسواک کرنا آدھا وضو ہے یا وضو کا ایک جز ہے۔

اَجْعَلُ شَطْرَ مَالِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ۔ میں اپنا آدھا مال اللہ کی راہ میں دے دوں۔

وَاَمَّا تِلْكَ فَشَطَارَةٌ۔ یہ تو خباثت ہے اور دغابازی۔

شِطْرَنْج۔ ایک مشہور کھیل ہے (اکثر علماء نے اسکو ناجائز اور مکروہ رکھا ہے اور بعضوں نے کہا اگر اس میں شرط نہ ہو نہ اس کی وجہ سے عبادت میں خلل واقع ہو تو کبھی کبھی تفریح طبع کے لئے وہ جائز ہو۔ یہ شَطَارَةٌ یا تَشَطُّرٌ سے نکلا ہے۔ محیط میں ہے کہ شطرنج بہ کسرۂ شین بعضوں نے کہا یہ شش رنگ کا معرّب ہے کیونکہ اس میں چھ قسم کے پالنے ہوتے ہیں۔ بادشاہ، وزیر (یا پادشاہ بیگم)، بیل، اسپ، رُخ، پیادہ۔ یہ فارسیوں کی ایجاد ہے۔ بعضوں نے کہا ہندی حکیم کی اور اصل یہ ہے کہ کوئی کھیل اس کی برابری نہیں کرتا اس میں بخت و اتفاق کو دخل نہیں ہے جیسے اور کھیلوں میں ہے بلکہ سارا مدار اس میں غور و فکر اور اپنی تدبیر اور دور اندیشی پر ہے)

شَطْسٌ۔ جانا مکر اور فریب۔

شُطْسٌ۔ خلاف اور عناد۔

شُطَسِیْ۔ مکار، شریر۔

شَطٌّ یا شُطُوْطٌ۔ دور ہونا، لمبا ہونا۔

شَطِیْطٌ۔ ظلم کرنا، افراط کرنا۔

شَطَطٌ۔ حد سے بڑھ جانا، حق سے دور ہونا، نرخ گراں کرنا۔

شُطُوْطٌ۔ ظلم کرنا۔

تَشْطِیْطٌ۔ حد سے بہت بڑھ جانا۔

اِشْطَاطٌ۔ دور کرنا، غور کرنا، چل دینا، ظلم کرنا۔

اِنَّكَ لَشَاطِّیْ حَتّٰی اَحْمِلَ قُوَّتَكَ عَلٰی ضَعْفِیْ فَلَا اَسْتَطِیْعُ فَاَنْبَتَّ۔ ایک شخص نے تمیم داری سے کثرت عبادت میں گفتگو کی۔ انہوں نے کہا بتلاؤ اگر میں ناتوان مومن ہوں اور تو زوردار مومن ہو اور مجھ سے اتنی ہی مشقت لینا چاہے جتنی تو کرتا ہے تو تو مجھ پر ظلم کرنے والا ہوگا۔ اگر میں باوجود ناتوانی کے اتنا بوجھ اٹھاؤں جتنا تو زور کی وجہ سے اٹھاتا ہے تو مجھ کو طاقت نہ رہے گی آخر بالکل عمل چھوڑ دوں گا (جتنا مجھ سے ہو سکتا تھا وہ بھی نہ ہوگا)۔ یہ شَطَطٌ سے نکلا ہے بمعنی جور اور ظلم اور حق سے کنارہ کشی بعضوں نے کہا شَطَّنِیْ فُلَانٌ یَشُطُّنِیْ شَطًّا سے یعنے مجھ کو مشقت میں

ڈالا مجھ پر ظلم کیا۔

لَا وَکْسَ وَلَا شَطَطَ۔ (اس کو مہرِ مثل ملے گا) نہ کم نہ زیادہ۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الضِّبْنَةِ فِی السَّفَرِ وَکَآبَةِ الشَّطَّةِ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ سفر کی حالت میں محتاجی سے (یعنے عیال و اطفال کی کثرت سے)، اور دور مسافت کی تکلیف سے (یعنی سفر دور دراز ہو، اور خرچ کی تنگی ہو (بال بچے بہت سے ساتھ ہوں)۔

شَطُّ الْبَحْرِ۔ دریا کا کنارہ یعنے ساحل اس کی جمع شُطُوْطٌ اور شُطَّانٌ ہے۔

شَطْعٌ: جزع اور فزع بیماری وغیرہ سے۔

شَطْفٌ: چل دینا، دور ہونا، دھونا۔

تَشْطِیْفٌ۔ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا۔

شَطْمٌ: جماع کرنا۔

شَاطُوْمَةٌ۔ لمبی لکڑی۔

شَطْنٌ: رسی سے باندھنا، مخالفت کرنا، گھس جانا، دور ہونا۔

اِشْطَانٌ۔ دور کرنا۔

شَاطِنٌ۔ خبیث۔

شَطُوْنٌ۔ گہرا کنواں۔

شَیْطَانٌ۔ (یا تو شَطَنَ سے نکلا ہے یعنے حق سے دور یا شَاطَ سے نکلا ہے اسی لئے صاحب مجمع نے شَیْطَانٌ کی کچھ حدیثیں یہاں بیان کی ہیں اور کچھ شَیْطٌ میں اور ہم بھی انہی کی پیروی کرتے ہیں)۔

وَعِنْدَهٗ فَرَسٌ مَرْبُوْطَةٌ بِشَطَنَیْنِ ان کے پاس ایک گھوڑی تھی دو رسیوں سے بندھی ہوئی۔

شَطَنٌ۔ رسی۔

اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْمَوْتَ خَالِجًا لِاَشْطَانِهَا۔ اللہ تعالیٰ نے موت کو زندگی کی رسیاں جلدی سے پکڑ لینے والی بنائی۔

کُلُّ هَوًی شَاطِنٌ فِی النَّارِ۔ ہر ایک خواہش جو حق کے خلاف ہو دوزخ میں جائے گی۔ (یعنے خواہش نفس پر چلنے والا اور حق بات کو چھوڑ دینے والا جہنم میں جائے گا ـــــ ہمارے زمانہ کے مولویوں میں یہ بلا عام ہوگئی ہے جو بات ان کے منہ یا قلم سے نکلی بس اس کی پچ کئے جاتے ہیں گو ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ بات ناحق تھی مگر اس سے رجوع کرنے میں اور اپنی خطا کا اقرار کرنے میں شرماتے ہیں اور خواہش نفس کی پیروی کئے جاتے ہیں ان کا نفس یہ کہتا ہے کہ اگر رجوع کرو گے اور اپنی خطا کا اقرار کرو گے تو عوام تم کو کم علم سمجھیں گے۔ تم سے بے اعتقاد ہو جائیں گے۔ ان بے وقوفوں کو اتنی عقل نہیں کہ یہ شیطان کا وسوسہ ہے وہ تم کو تباہ کرنا چاہتا ہے رجوع کرنے میں کوئی توہین نہیں بلکہ کمال علم اور تقویٰ کی دلیل ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام شافعی وغیرہ بڑے بڑے اماموں اور مجتہدین کے ایک ایک مسئلہ میں کئی کئی قول ہیں جدھر حق معلوم ہوا اُدھر ہی رجوع کر جاتے تھے ـــــ میں نے وجوبِ تقلید مذہب معیّن میں جو ابتدائے طالب العلمی میں لکھا تھا اس سے بعد کو رجوع کیا اسی طرح صفات اللہ میں متکلمین کی تاویلات اور تسویلات سے جن میں میں عنفوانِ شباب میں گرفتار رہا اور اب بھی اللہ تعالیٰ شانہ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو دین کے مسائل میں کوئی نفسانیت یا تعصب نہیں ہے اور نہ اپنے قول سے اگر وہ غلط نکلے رجوع کرنے میں کوئی شرم ہے)۔

اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ۔ سورج شیطان کی دو زلفوں کے درمیان نکلتا ہے

(ہوتا یہ ہے کہ جب سورج نکلنے لگتا ہے تو شیطان اپنا سر اوپر جاکر اسکے مقابل رکھ دیتا ہے تاکہ سورج پرستوں کا سجدہ اسکے لئے ہو۔ خطابی نے کہا یہ ان حدیثوں میں سے ہے جن کے معنی اور مطلب شارع ہی جانتا ہے اور ہم کو ان کی تصدیق کرنا اور ان کے احکام پر عمل کرنا واجب ہے۔ حربی نے کہا یہ تمثیل ہے یعنے شیطان طلوع آفتاب کے وقت حرکت کرتا ہے اور سورج پرستوں پر مسلط ہوتا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان خون کی طرح آدمی میں بہتا رہتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی پر مسلط ہوکر اس کو وسوسے دیتا رہتا ہے نہ یہ کہ اسکے جسم میں گھس جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں حربی کی تاویل کی ہم کو ضرورت نہیں اور دونوں حدیثوں کو ظاہری معنی پر رکھیں تو اس میں کوئی استبعاد نہیں شیطان ہزاروں لاکھوں ہیں تو ہر ایک ملک کے شیطان اپنے اپنے ملک میں سورج نکلتے وقت اسکے مقابل ہوتے ہوں گے اسی طرح شیطان کا خون کی طرح جسم میں پھرنا یہ بھی عقل کے خلاف نہیں ہے شیطان اور جن لطیف اجسام ہیں وہ اگر رگوں میں سما جائیں اور پھریں تو کون سی مشکل اور خلاف عقل بات ہے اور بہت لوگوں نے اس کا مشاہدہ کیا ہے کہ جن آدمی کے بدن میں سما کر اس کی زبان سے بات کرتا ہے اور شاید حربی نے اس حدیث پر توجہ نہیں کی جس میں یہ مذکور ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک لڑکے سے جس پر آسیب تھا یہ فرمایا اخرج فانی محمد رسول اللہ یعنے اس چھوکرے کے جسم میں سے نکل جا میں محمد ہوں اللہ کا رسول)۔

اَلرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ ۔ جو سوار اکیلا سفر میں جائے وہ شیطان ہے دو جائیں تو دو شیطان ہیں البتہ تین ہوں تو خاصے اچھے سوار یا جماعت ہیں (مطلب یہ ہے کہ جب سفر کرنے تو کم سے کم دو رفیق ساتھ ہوں۔ حضرت عمرؓ نے اس شخص کے باب میں کہا جس نے اکیلا سفر کیا تھا اگر مر جاتا تو میں اس کا حال کس سے پوچھتا)۔

حَرِّجُوا عَلَيْهِ فَإِنِ امْتَنَعَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ ۔ سانپ کو دھمکاؤ اب کے نہ نکلیو ورنہ ہم تجھ کو مار ڈالیں گے پھر اگر نکلنے سے باز آئے (تو بہتر ہے) اگر اس پر بھی نکلے تو اس کو مار ڈالو وہ شیطان ہے (یعنے نیکبخت جن نہیں ہے بلکہ شیطان اور کافر جن ہے) — بعضے سانپ اصل میں جن ہوتے ہیں تو آپ نے احتیاطاً یہ حدیث فرمائی۔ نہایہ میں ہے کہ باریک اور ہلکے سانپ کو عرب لوگ جن اور جان کہتے ہیں)۔

اَلْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالْحَيْضُ مِنَ الشَّيْطَانِ چھینک اور اونگھ اور حیض شیطان کی طرف سے ہیں (حالانکہ چھینک اچھی چیز ہے مگر نماز میں جب چھینک آئے تو شیطان کی چھیڑ سمجھنا چاہئے اس لئے کہ اس سے حضور قلب میں خلل ہوتا ہے جو نماز کا رکن اعظم ہے)۔

باب الشین مع الظاء

شَظٌّ : بقیہ دن دشوار ہونا، تکلیف میں ڈالنا، لغوظ کرنا، پریشان کر دینا، ہانک دینا۔

شِظَاظٌ۔ ایک مشہور چور کا نام ہے عرب میں مثل ہے أَسْرَقُ مِنْ شِظَاظٍ ۔ شظاظ سے بھی بڑھ کر چور

إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَرْعَى لِقْحَةً لَّهُ فَفَجَأَهَا الْمَوْتُ فَنَحَرَهَا بِشِظَاظٍ ۔ ایک شخص اپنی اونٹنی کو چرا رہا تھا اتنے میں وہ مرنے لگی اس نے ایک

کدار لکڑی سے اسکو نحر کر ڈالا۔

شِظَاظ۔ وہ لکڑی جس کے دونوں کنارے نوکدار
تے ہیں، اسکو دونوں تھیلوں کے بیچ میں اڑا کر اونٹ
لادتے ہیں کہ وہ الگ الگ ہو کر گریں نہیں۔

مِرْفَقَہٗ کَالشِّظَاظِ۔ اس کی کہنی شظاظ کی
ح نوک دار تھی۔

لَابَاْسَ بِلُقْطَةِ الْعَصَا وَالشِّظَاظِ وَالْوَتَدِ
کوئی شخص لکڑی یا شظاظ یا میخ پائے پڑی ہوئی
اسکے لے لینے میں قباحت نہیں (کیونکہ یہ ایسی
ے قدر چیزیں ہیں جن کی مالک تلاش نہیں کرتا
ان کے لینے کو پھر آتا ہے۔

شَظْفٌ: روکنا، خصیے نکال ڈالنا۔

شَظَفٌ۔ تنگ روزی، بھوکا ہونا، خشک ہونا۔

لَمْ يَشْبَعْ مِنْ طَعَامٍ اِلَّا عَلٰى شَظَفٍ
ضرتؐ جب کھانے سے سیر ہوتے تو تنگی کے ساتھ (آپ
راغ مالی اور تونگری کبھی نہیں ہوئی ہمیشہ فقر و فاقہ اور
ت ہی میں عمر گذاری۔

شَظْفٌ۔ سوکھی روٹی۔

شَظِفٌ۔ بدخلق۔

شِیَظْمٌ: لمبا یا موٹا۔

يُعَقِّلُهُنَّ جَعْدٌ شَيْظَمِيٌّ۔ ان کو ایک گھونگھر والا
موٹا شخص باندھ دیگا یا باندھتا ہے۔

ظی۔ پھٹ جانا۔

شْظِیَةٌ۔ جدا کرنا۔

ظی۔ وہ ہڈی جو گھٹنے یا بانہہ سے ملی ہے۔

ظِیَّةٌ۔ کمان یا ہڈی پہاڑ کی چوٹی پر اونچی جگہ۔

عْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَّاعٍ فِيْ شَظِيَّةٍ يُؤَذِّنُ وَ
مُ الصَّلٰوةَ۔ تیرا پروردگار اس چرواہے پر تعجب
ہے جو اپنے جانوروں کو پہاڑ کی ٹیکری پر چرا رہا ہو
وہیں اذان دے اور نماز پڑھے۔

شَظِيَّةٌ کی جمع شظایا ہے۔

تَشَظِّی۔ شاخ نکلنا، متفرق ہونا۔

فَانْشَظَّتْ رَبَاعِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرتؐ کے سامنے کے چار دانتوں میں سے
ایک دانت ٹوٹ گیا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّخْلُقَ لِاِبْلِيْسَ نَسْلًا وَّزَوْجَةً اَلْقٰى عَلَيْهِ الْغَضَبَ فَطَارَتْ مِنْهُ شَظِيَّةٌ مِّنْ نَّارٍ فَخَلَقَ مِنْهَا امْرَاَتَهٗ۔ اللہ تعالیٰ
نے جب ابلیس کی نسل بڑھانا اور اسکی جورو پیدا
کرنا چاہی تو اسکو غصہ دلایا غصہ کی وجہ سے اس
میں سے ایک آگ کا ٹکڑا اڑا (اسی سے اللہ تعالیٰ نے
اسکی بیوی پیدا کی۔

فَطَارَتْ مِنْهُ شَظِيَّةٌ وَّوَقَعَتْ مِنْهُ اُخْرٰى مِنْ شِدَّةِ الْغَضَبِ۔ ایک ٹکڑا آگ کا
اس میں سے اڑا اور ایک گرا سخت غصہ کی وجہ سے۔

باب الشین مع العین

شَعْبٌ: جمع کرنا، جدا کرنا، بنانا، بگاڑنا، پھاڑنا،
پھوٹنا، جوڑنا، جدا ہونا، ظاہر ہونا، مشغول کرنا،
بھیجنا۔

شَعَبٌ۔ دونوں مونڈھوں یا سینگوں میں فاصلہ ہونا۔

تَشْعِيْبٌ۔ جدا ہونا اس طرح کہ پھر نہ لوٹنا۔

مُشَاعَبَةٌ مرجانا جیسے اِشْعَابٌ ہے۔

تَشَعُّبٌ۔ الگ الگ ہونا، پھوٹ پڑ جانا۔

اِنْشِعَابٌ۔ مرجانا، دور ہونا، درست ہونا۔

شَاعِبَانِ۔ دونوں مونڈھے۔

شَعْبٌ۔ قبیلہ عرب کا ہو یا عجم کا (بعضوں نے کہا
شَعْبٌ: اوپر کا طبقہ اسکے نیچے قبیلہ اسکے نیچے عمارت

اسکے نیچے بطن اسکے نیچے فخذ اسکے نیچے فصیلہ جیسے خزیمہ ایک شعب ہے اور کنانہ قبیلہ ہے اور قریش عمارت ہے اور قصی بطن ہے اور ہاشم فخذ ہے اور عباس فصیلہ ہے۔

اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ۔ حیا اور شرم ایک ٹکڑا ہے ایمان کا یا ایک شاخ ہے ایمان کی (جیسے ایمان آدمی کو گناہوں سے روکتا ہے ایسے ہی حیا اور شرم بھی بدکاریوں سے باز رکھتی ہے تو گویا ایمان کا ایک جز ہوئی)۔

اَلشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ۔ جوانی کیا ہے جنون اور دیوانگی کی ایک شاخ ہے (جیسے جنون سے عقل جاتی رہتی ہے ایسے ہی جوانی بھی آدمی کو غصہ اور شہوت کا تابع بنا کر وہ وہ کام کراتی ہے جو عقل اور دور اندیشی کے خلاف ہیں، معاذ اللہ یہ حالت ہر ایک جوان پر گذرتی ہے اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہ کوئی جوان صالح جس کو اللہ تعالٰی اپنی حفاظت میں رکھے ــ جوانی میں آدمی انجام پر نظر نہیں کرتا اور شہوت اور غصہ سے مغلوب ہو کر وہ وہ کام کر بیٹھتا ہے جس کا انجام نہایت خراب اور اخیر میں ندامت اور شرمندگی ہوتی ہے)۔

اِذَا قَعَدَ الرَّجُلُ مِنَ الْمَرْاَةِ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ۔ جب مرد اپنی عورت کے چاروں کونوں میں بیٹھ جائے (دونوں ہاتھ دونوں پاؤں یا دونوں پاؤں اور شرمگاہ کے دونوں کناروں کے درمیان یا شرمگاہ کے چاروں کونے یا دونوں پاؤں دونوں رانوں کے درمیان یعنی دخول کرے) تو اس پر غسل واجب ہو گیا (گو انزال نہ ہو اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور بعضوں کا یہ قول ہے کہ جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہ ہوگا)۔

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ قُرَيْشًا وَسَلَكَ شُعْبَةَ۔ آنحضرت (مدینہ سے) نکلے قریش کے لوگوں پر جانے کا قصد رکھتے تھے اور شعب کا رستہ چلے (شعب ایک مقام کا نام ہے نُقَیل کے قریب اس کو شعبہ بن عبداللہ کہتے ہیں)۔

مَا هٰذِهِ الْفُتْيَا الَّتِيْ شَعَّبَتِ النَّاسَ۔ یہ کیسا فتویٰ ہے جس نے لوگوں میں پھوٹ ڈال دی (ایک روایت میں تَشَعَّبَتْ بِالنَّاسِ ہے یعنی جس کی وجہ سے لوگوں میں پھوٹ پڑ گئی)۔

يَرْاَبُ شَعْبَهَا۔ امت کے اختلاف کو اتحاد کرتے تھے (یعنے لوگوں کی پھوٹ کو میٹ کر سب کو یک دل اور یک جہت کر دیے (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا)۔

وَ شَعْبٌ صَغِيْرٌ مِّنْ شَعْبٍ كَبِيْرٍ۔ تھوڑی سی اصلاح بڑا فساد کر کے (شَعْبٌ کے دونوں معنی آتے ہیں یعنے اصلاح اور فساد جیسے اوپر گذرا)۔

اِتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً۔ جس جگہ سے پھوٹ گیا تھا وہاں (جوڑنے کے لئے) ایک زنجیر لگا دی (یعنے انسؓ نے)۔

شَعْبٌ۔ پھوٹنا اور جوڑنا دونوں معنی میں آیا ہے جیسے اوپر گذرا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الشُّعُوْبِ اَسْلَمَ فَكَانَتْ تُؤْخَذُ مِنْهُ الْجِزْيَةُ۔ ایک شخص اہل عجم میں سے مسلمان ہو گیا تو اس سے جزیہ لیا جاتا تھا (بعضوں نے کہا شُعُوْبٌ جمع ہے شُعُوْبِی کی جیسے یَهُوْد اور مَجُوْس جمع ہے یہودی اور مجوسی کی)۔

فَمَا زِلْتُ وَاضِعًا رِجْلِیْ عَلٰی خَدِّہٖ حَتّٰی اَذَقْتُہٗ شَعُوْبَ۔ میں اپنا پاؤں اسکے رخسارے پر برابر رکھے رہا یہاں تک کہ میں نے اس کو موت کی زیارت کرائی (یعنے وہ مرگیا)۔

ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِی الشِّعْبِ۔ پھر وہ مسلمان جو پہاڑ کی گھاٹی میں (لوگوں سے الگ) ہو۔

شِعْبٌ: دو پہاڑوں کے درمیان جو رستہ ہوتا ہے۔

حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالشِّعْبِ جب آپ شعب میں پہنچے (یعنے اس رستے میں جہاں

اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِکُلِّ وَادٍ شُعْبَۃٌ۔ آدمی کے دل کی ہر وادی میں ایک شاخ ہے (یعنے صدہا باتوں میں دل لگا ہوا ہے بال بچے مکان اسباب جائداد دوست آشنا آخرت اور قبر طرح طرح کے افکار بقول شخصے یک انار وصد بیمار)۔

کَفَاہُ الشُّعَبَ کُلَّھَا۔ اللہ تعالے اسکے (معاملات کے) سب شاخوں کا انتظام کرے گا (اس کا دل پریشان نہ ہونے دے گا)۔

اَلْبَذَاءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ۔ فحش گوئی لفاظی اور چرب زبانی نفاق کی دو شاخیں ہیں (اکثر ایسا آدمی منافق ہوتا ہے سلیم الطبع اور مخلص آدمی بہت باتیں نہیں بناتا)۔

شَغَلَتْ شِعَابِیْ جَدْوَایَ۔ بال بچوں کی پرورش نے مجھ کو داد دہش سے روک دیا ہے یعنے اول خویش بعدہٗ درویش۔

شَعْبَان مشہور مہینہ ہے۔ اس کو شعبان اسلئے کہا کہ لوگ اس میں لوٹ پوٹ اور کمائی کے لئے متفرق ہوتے تھے۔

شَعْبِیْ۔ مشہور تابعی اور حدیث کے امام ہیں پہلے شیعہ تھے پھر سنت جماعت کا طریق اختیار کیا۔ ان کا نام عامر بن عبداللہ بن شراحیل ہے۔

اَشْعَب۔ ایک طماع شخص تھا عرب میں مثل ہے اَطْمَعُ مِنْ اَشْعَبَ یعنے اشعب سے بھی بڑھ کر طامع

شُعَیْبِیَّۃ۔ خارجیوں کا ایک فرقہ ہے۔

مَشْعَبٌ۔ رستہ۔

مَنْ تَشَعَّبَتْ بِہِ الْھُمُوْمُ۔ جس کو فکروں نے پریشان کر دیا ہو۔

شُعَیْبٌ۔ مشہور پیغمبر کا نام ہے ان کو خطیب الانبیاء بھی کہتے ہیں چونکہ بہت فصیح اور بلیغ تھے۔

لَا تَحْمِلِ النَّاسَ عَلٰی کَاھِلِکَ فَیَصْدَعُ شَعْبُ کَاھِلِکَ۔ لوگوں کو اپنے کندھے پر مت لادا ایسا نہ ہو کہ تیرے دونوں کندھوں کا درمیانی حصہ ٹوٹ جائے

مَاتَتْ خَدِیْجَۃُ حِیْنَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الشِّعْبِ۔ حضرت خدیجہؓ نے اس وقت انتقال فرمایا جب آنحضرتؐ شعب (گھاٹی) سے نکلے۔

شِعْبُ اَبِیْ طَالِبٍ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ میں جہاں آنحضرتؐ کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔

مُنْشَعِبٌ۔ ایک لفظ جو مادہ سے ایک حرف بڑھا کر نکالا گیا ہو جیسے کَرُمَ سے اَکْرَمَ اور کَرَّمَ ہے اور ایک مشہور کتاب کا نام ہے علم صرف میں جو میزان الصرف کے بعد پڑھائی جاتی ہے۔

وَمَالِیَ اِلَّا مَشْعَبُ الْحَقِّ مَشْعَبٌ۔ میرا مذہب تو وہی سچا مذہب ہے (یعنے آل رسول کی محبت اور الفت اور ان کے گروہ میں رہنا)۔

شُعْبَۃ۔ مشہور راوی ہیں حدیث کے۔

شُعَبُ الشِّرْکِ۔ شرک کی شاخیں۔

شَعَثٌ اور شُعُوْثَۃٌ۔ پریشان حال ہونا،

پراگندہ بال ہونا۔

تَشْعِيثٌ۔ پراگندہ کرنا، حمایت کرنا، دفع کرنا۔

تَشَعُّثٌ۔ پراگندہ ہونا۔

اِنْشِعَاثٌ۔ پھٹ جانا۔

شَعِثٌ۔ پراگندہ حال گرد آلود۔

شَعْثَانُ الرَّأْسِ۔ جس کے بال سر کے پراگندہ ہوں۔

لَمَّا بَلَغَهُ هِجَاءُ الْاَعْشٰى عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ نَهٰى اَصْحَابَهُ اَنْ يَرْوُوا هِجَاءَهُ وَقَالَ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ شَعَّثَ مِنِّيْ عِنْدَ قَيْصَرَ فَرَدَّ عَلَيْهِ عَلْقَمَةُ وَكَذَّبَ اَبَا سُفْيَانَ۔ جب آپ کو اعشی علقمہ بن علاثہ کی ہجو پہنچی تو آپ نے اپنے اصحاب کو اسکے بیان کرنے سے اور پڑھنے سے منع فرمادیا اور کہا کہ ابوسفیان نے قیصر روم کے سامنے میرے عیب بیان کئے تو علقمہ نے اس کا رد کیا اور ابوسفیان کو جھٹلایا۔

شَعْثٌ۔ ایک امر کا پھیل جانا۔

تَشْعِيثٌ۔ شر اٹھانا، پھیلانا۔

لَمَّ اللّٰهُ شَعْثَهٗ۔ اللہ اس کی پریشانی دور کرے۔ (اس کو یک دلی اور اطمینان نصیب کرے)۔

حِيْنَ شَعَّثَ النَّاسُ فِي الطَّعْنِ عَلَيْهِ جب لوگوں نے ان پر طعنے مارنا شروع کئے (انکی برائیاں پھیلانے لگے)۔

اَسْئَلُكَ رَحْمَةً تَلُمُّ بِهَا شَعْثِيْ۔ مجھ پر ایسی مہربانی کر کہ میری پراگندگی دور ہو جائے۔ (پریشان حالی کو یک دلی اور اطمینان سے بدل دے)۔

كَانَ يَغْتَسِلُ مُحْرِمًا وَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا شَعَثًا۔ حضرت عمرؓ احرام کی حالت میں غسل کرتے اور فرماتے کہ پانی ڈالنے سے تو اور بال زیادہ پراگندہ ہوتے ہیں (تو احرام میں نہانا کوئی زینت نہیں کہ منع ہو)۔

رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔ تھوڑے پریشان حال گرد آلود دو پرانے کپڑے پہنے ہوئے شخص جن کی پرواہ کوئی نہیں کرتا ایسے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر قسم کھا بیٹھیں کہ ایسا ضرور ہوگا تو اللہ ان کی قسم کو سچا کر دے (خاکساران جہاں را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد)۔

اَشْعَث کا معنی پراگندہ سر یعنے بالوں میں نہ تیل پڑا ہو نہ کنگھی کی گئی ہو۔

مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ۔ ایک روایت میں زیادہ ہے یعنے دروازوں پر سے ہٹایا گیا دھکیلا گیا لوگ ان کو حقیر اور ذلیل سمجھ کر دروازوں سے دھکیل دیتے ہیں اندر نہیں آنے دیتے نہ ان کی خاطر تواضع کرتے ہیں۔

اَحَلَقْتُمُ الشَّعَثَ کیا تم نے پریشان بال مونڈ ڈالے

شَعِّثْ مَا كُنْتَ مُشَعِّثًا۔ جس کو تم علیحدہ کرنا چاہتے تھے اس کو علیحدہ کرو۔

كَانَ يُجِيْزُ اَنْ يُّشَعَّثَ سَنَى الْحَرَمِ مَالَمْ يُقْلَعْ مِنْ اَصْلِهٖ۔ عطاءؒ یہ جائز سمجھتے تھے کہ حرم کی سنا میں سے شاخیں کاٹ کر اس کو پریشان کردیں مگر جڑ سے نہ اکھیڑیں (یعنے اوپر اوپر سے اس کا چھانٹ لینا درست ہے)۔

اِذَا شَعِثَ رَاْسُهٗ۔ جب آپ کے سر کے بال پریشان ہوتے (تو سفیدی نمود ہوتی اور جب تیل ڈال کر کنگھی کر لیتے تو سفیدی معلوم نہیں ہوتی)

يُصْبِحُوْنَ شُعْثًا۔ صبح کو پریشان سر ہونگے

جمع ہے شَعِثٌ کی۔

کَانُوْا شُعْثًا غُبْرًا۔ آنحضرتؐ کے صحابہ پریشان گردآلود تھے (یعنے زینت اور آرائش کے ساتھ نہیں رہتے تھے)۔

اَشْعَث۔ ایک شخص کا نام ہے۔

شَعْرٌ یا شَعَرٌ بال اندر کرنا، شعار میں سونا، شعر کہنا، شعرگوئی میں غالب آنا۔

شِعْرٌ اور شَعْرٌ اور شِعْرَةٌ اور شِعْرٰی اور شُعْرٰی اور شُعُوْرٌ اور شُعُوْرَةٌ اور مَشْعُوْرٌ اور مَشْعُوْرَةٌ اور مَشْعُوْرَاءُ جاننا، سمجھنا، محسوس کرنا،

شَعُرَ۔ شاعر ہوا یا اچھی شعر کہی۔

شَعَرٌ۔ بہت بال ہونا۔

تَشْعِیْرٌ۔ بال اگنا، بال اندر ڈالنا۔

مُشَاعَرَةٌ۔ بیت بازی کرنا۔

شَاعَرَ الْمَرْأَةَ۔ عورت کے ساتھ شعار میں سویا۔

اِشْعَارٌ۔ بال اگنا، شعار مقرر کرنا، مطلع کرنا، خبردار، قربانی کے جانور کا کوہان چیر دینا یا اور کوئی نشانی اس پر کرنا۔

اِسْتِشْعَارٌ۔ بال اگنا، شعار پہننا، دل ہی دل میں جاننا۔

تَشَاعُرٌ۔ شاعر بننا۔

شَاعِر۔ شعر کہنے والا۔

شَعْرٌ۔ بال۔

شَعْرَةٌ۔ ایک بال۔

شَعَرٌ۔ بڑھاپا۔

شِعْرٌ۔ منظوم کلام (اَشْعَارٌ اسکی جمع)۔

اَشْعَرُ۔ لمبے بال والا۔

شَعِرٌ۔ بہت بال والا۔

شَعِیْرٌ۔ جو۔

شَعِیْرَةٌ۔ ایک جو۔

شَعِرَ شَعَرًا۔ اس کے بدن پر بہت بال ہوئے، غلاموں کا مالک ہوا۔

شَعَائِرُ الْحَجِّ۔ حج کے ارکان، نشانیاں (یہ شَعِیْرَة کی جمع ہے۔ بعضوں نے کہا حج کے کل کام جیسے وقوف عرفہ طواف سعی رمی ذبح وغیرہ۔ ازہری نے کہا شَعَائِرُ اللّٰہِ۔ وہ مقامات جن کی طرف اللہ تعالےٰ نے لوگوں کو بلایا، وہاں عبادت کرنے کا حکم دیا۔ اسی سے ہے مَشْعَرُ الْحَرَامِ یعنی کعبہ کیونکہ وہ عبادت کا مقام ہے)۔

مُرْ اُمَّتَكَ حَتّٰى یَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِیَةِ فَاِنَّهَا مِنْ شَعَائِرِ الْحَجِّ۔ اپنی امت کو حکم دیجئے کہ لبیک بلند آواز سے کہیں کیونکہ وہ حج کی نشانیوں میں سے ہے (یہ حضرت جبرئیلؑ نے آنحضرتؐ سے کہا)

اِنَّ شِعَارَ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِی الْغَزْوِ یَا مَنْصُوْرُ اَمِتْ اَمِتْ۔ لڑائی میں آنحضرتؐ کے اصحاب کا شعار یہ تھا یا منصور امت امت (شعار کہتے ہیں اس لفظ کو جو ایک فوج والے آپس میں ایک دوسرے کو پہچاننے کے لئے مقرر کر لیں تاکہ دوست دشمن کی تمیز ہو جائے اس لئے کہ اندھیرے میں شناخت نہیں ہوتی ایسا نہ ہو اپنے ہی ساتھ والے کو مار ڈالے)۔

شِعَارُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ مسلمانوں کا شعار پل صراط پر یہ ہوگا پروردگار بچائیو پروردگار بچائیو (یہ امتِ محمدی کا شعار ہوگا دوسرے پیغمبروں کی امت کے اور شعار ہوں گے)۔

وَالْبِرُّ شِعَارُهٗ۔ نیکی ان کا شعار تھی (شعار کہتے ہیں اس کپڑے کو جو بدن سے لگا ہو جیسے کرتا، ازار وغیرہ اور دِثَار اوپر کا کپڑا تو شعار دثار کے نیچے

ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ نیکی ان کے ساتھ ایسی لگی ہوتی اور لازم ہے جیسے شعار آدمی کے بدن سے لگا ہوا اور لازم ہوتا ہے۔

اِشْعَارُ الْبُدْنِ۔ اونٹوں کا (جو قربانی کے لئے مکہ میں بھیجے جائیں) اشعار کرنا (وہ یہ ہے کہ کوہان کے ایک طرف ذرا سا چیر دینا۔ یہاں تک کہ خون بہہ جائے گویا یہ نشانی ہے اس امر کی کہ وہ قربانی کا جانور ہے ایسے جانور کو عرب لوگ نہیں لوٹتے تھے اور یہ سنت ہے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اور امام ابوحنیفہ کا یہ قول کہ اشعار مکروہ ہے صحیح نہیں ہے ان کو شاید اشعار کی حدیث نہیں پہنچی۔ کرمانی نے کہا یہ نشانی اس لئے کرتے تھے کہ اگر گم ہو جائے تو اس کی پہچان ہو سکے اور چور اسکے چرانے سے اور لٹیرے اس کو لوٹنے سے باز رہیں۔ اگر وہ رستہ میں سغط ہو جائے تو فقیر اور محتاج لوگ اس کا گوشت کھائیں۔ نووی نے کہا ابوحنیفہ نے جو اس کو مثلہ کہا یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کا جواز شارع کے فعل سے معلوم ہوا ہے، جیسے ختنہ کرنا، فصد لینا، پچھنے لگانا یہ چیزیں مثلہ نہیں ہیں۔ غرض ابوحنیفہ کا قول صحیح حدیثوں کے برخلاف ہے اور خود انہی کی وصیت کے موافق چھوڑ دینے کے لائق ہے۔

ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا پھر اپنے اونٹ کو منگوایا (جس کو ہدی کرنا چاہتے تھے اس کا اشعار کیا۔

اِنَّ رَجُلًا رَمَى الْجَمْرَةَ فَاَصَابَ صَلْعَةَ عُمَرَ فَدَمَّاهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ لِهْبٍ اُشْعِرَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ ایک شخص نے حج میں رمی کی اتفاق سے اس کا پتھر حضرت عمرؓ کے سر کے آگے کے حصہ میں جہاں بال نہ تھے لگا اور خون آلود کر دیا۔ بنی لہب کا ایک شخص کہہ اٹھا کہ امیر المومنین کا اشعار ہو گیا اب اللہ کی راہ میں وہ قربان (شہید ہوں گے ایسا ہی ہوا اس شخص کی بات پوری ہوئی جب حج سے آپ لوٹ کر آئے تو کمبخت ابولؤلؤ مجوسی نے آپ کو عین نماز میں شہید کیا لعنۃ اللہ علیہ ہائے مسلمانوں کے سر پر سے ایسے عادل اور منصف اور بارعب اور باتدبیر اور باسیاست سردار کا سایہ اٹھ گیا جس کا مثل آج تک نہیں پیدا ہوا۔ آپ کی شہادت کا صدمہ ہر مسلمان کے دل پر ہے مگر جو کوئی ناشکرا احسان فراموش محسن کش، ملت اور قوم کا بدخواہ ہو اس کو شاید یہ صدمہ نہ ہو)۔

اِنَّ التُّجِيْبِىَّ دَخَلَ عَلَيْهِ فَاَشْعَرَهٗ مِشْقَصًا۔ تجیبی (مردود) حضرت عثمانؓ کے گھر میں گھس گیا (پیچھے سے سیڑھی لگا کر چڑھ گیا آپ قرآن شریف کی تلاوت کر رہے تھے اور روزہ دار تھے) اس نے تیر کی پیکان سے آپ کو زخمی کیا۔ (خون نکالا)۔

اِنَّهٗ قَاتَلَ غُلَامًا فَاَشْعَرَهٗ۔ زبیر ایک غلام سے لڑے اس کو خونا خون کیا۔

لَا سَلَبَ اِلَّا لِمَنْ اَشْعَرَ عِلْجًا اَوْ قَتَلَهٗ مقتول کا سامان قاتل کو نہیں ملے گا (بلکہ مال غنیمت میں شریک ہوگا) جو کوئی عجمی کافر کے پیٹ میں بھالا گھسیڑے یا اس کو قتل کرے (اس کا سامان اسی کو ملے گا۔ عرب لوگ بادشاہوں کو جب وہ قتل کئے جاتے ہیں ادب سے یوں نہیں کہتے: قُتِلُوْا یعنے قتل کئے گئے بلکہ یوں کہتے ہیں اُشْعِرُوْا یعنے اشعار کئے گئے)۔

دِيَةُ الْمُشْعَرَةِ اَلْفُ بَعِيْرٍ۔ یہ عرب لوگوں کا قول ہے یعنے اگر بادشاہ مارا جائے تو اس کی دیت ہزار اونٹ ہیں۔

اِنَّهٗ جَعَلَ شِعَارَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ

بنی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَشِعَارُ الْخَزْرَجِ یَا بنی عَبْدِ اللهِ وَشِعَارُ الْاَوْسِ یَا بَنِیْ عُبَیْدِ [اللهِ] وَشِعَارُهُمْ یَوْمَ الْاَحْزَابِ حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ
[آنحض]رتؐ نے بدر کے دن مسلمانوں کا شعار (یعنی وہ [اصط]لاحی لفظ جس سے اپنے فوج والے کی پہچان دشمن [کی فو]ج والے سے ہوسکے) یا بنی عبدالرحمان کیا اور خزرج [قبی]لے کا یا بنی عبداللہ اور اوس قبیلے کا یا بنی عبیداللہ [اور ج]نگ احزاب میں یہ شعار مقرر کیا حٰمٓ لا ینصرون۔

لَمَّا رَمَاهُ الْحَسَنُ بِالْبِدْعَةِ قَالَتْ لَهٗ [اُمُّ]هٗ اِنَّكَ اَشْعَرْتَ اِبْنِیْ فِی النَّاسِ (جب [معبد] جہنی نے بصرے میں تقدیر کے مسئلہ میں بدعت [نکا]لی اور امام حسن بصری نے اس کو بدعتی کہا تو معبد [کی ماں] ان سے کہنے لگی تم نے تو میرے بیٹے کا لوگوں [میں اش]عار کردیا (یعنے جیسے اشعار کرکے قربانی کے [جانو]ر کی شناخت کراتے ہیں ایسے ہی تم نے اس کو [بدعتی] کہکر تمام لوگوں میں نکو کردیا (یعنے مطعون خلائق)۔

[اَعْ]طَی النِّسَاءَ اللّٰاتِیْ غَسَّلْنَ اِبْنَتَهٗ حَقْوَهٗ [وَقَا]لَ اَشْعِرْنَهَا اِیَّاهُ۔ آنحضرتؐ نے ان عورتوں [کو جو آ]پ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں اپنی تہبند [دی او]ر فرمایا یہ اندر ان کے جسم سے ملا ہوا رکھو (برکت [کے لئ]ے آپ نے اپنا پہنا ہوا کپڑا ان کے کفن میں [شامل] کردیا)۔

[ش]عار۔ وہ کپڑا جو بدن سے لگا ہوا ہو اور دِثار اسکے [اوپر کا ک]پڑا۔

[اَنْتُ]مُ الشِّعَارُ وَالنَّاسُ الدِّثَارُ آنحضرتؐ [نے انص]ار سے فرمایا تم تو میرے شعار ہو (یعنے اندر [کا کپڑا م]یرے جسم سے لگا ہوا) اور باقی لوگ دِثار ہیں [یعنے اوپر] کے کپڑے مطلب یہ ہے کہ تم میرے خاص اعتباری [اور رازد]ار لوگ ہو دوسرے لوگ عام ہیں)۔

كَانَ يَنَامُ فِیْ شُعُرِنَا۔ آنحضرتؐ ان کپڑوں میں آرام فرماتے جو ہمارے بدن سے لگے رہتے (جن میں نجاست لگنے کا زیادہ احتمال ہوتا ہے)۔

كَانَ لَا يُصَلِّیْ فِیْ شُعُرِنَا وَلَا فِیْ لُحُفِنَا آنحضرتؐ ہمارے جسم سے لگے ہوئے کپڑوں اور چادروں میں نماز نہیں پڑھتے (کیونکہ نماز میں طہارت کپڑے کی ضرور ہے سونے میں یہ بات نہیں)۔

اِنَّ اَخَا الْحَاجِّ الْاَشْعَثُ الْاَشْعَرُ حاجی تو پریشان سر بال بڑھے ہوئے ہوتا ہے (کیونکہ احرام کی وجہ سے نہ کنگھی کرسکتا ہے نہ اصلاح بناتا ہے)۔

فَدَخَلَ رَجُلٌ اَشْعَرُ۔ ایک شخص بہت بالوں والا یا لمبے بالوں والا آیا۔

حَتّٰی اَضَاءَ لِیْ اَشْعَرُ جُهَيْنَةَ۔ یہاں تک کہ جہینہ کا اشعر مجھ کو دکھائی دیا (یہ ایک پہاڑ کا نام ہے جہینہ قبیلے میں)۔

اَیْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰی شِعْرَتِهٖ۔ سینہ کی دگدگی سے پیڑو تک چیر ڈالا (یعنے فرشتہ نے شِعْرَة بکسرۂ شین پیڑو یعنے عانہ بعضوں نے کہا جہاں زیر ناف کے بال اگتے ہیں)۔

یَسْتَشْعِرُوْنَ الْحَذَرَ۔ دل میں سہمے جاتے تھے (اندر ہی اندر ڈر رہے تھے)۔

لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ۔ مجھ کو خیال نہیں رہا۔ میں نے (رمی سے پہلے) سر منڈا لیا۔

اَوْ كَشَعَرَةٍ بَیْضَاءَ جیسے ایک سفید بال، (یہ راوی کی شک ہے یا آنحضرتؐ ہی نے دو طرح سے تشبیہ دی)۔

شَهِدْتُ بَدْرًا وَمَا لِیْ غَیْرُ شَعَرَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ اَكْثَرَ اللهُ لِیْ مِنَ اللِّحٰی بَعْدُ (سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں میں جب جنگ بدر میں

شریک ہوا اس وقت میرا ایک ہی بال تھا پھر اللہ تعالےٰ نے بہت داڑھیاں دیں (مطلب یہ ہے کہ اس وقت میری اولاد میں صرف ایک بیٹی تھی پھر اللہ تعالےٰ نے بہت سے بیٹے اور بیٹیاں دیں)۔

لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ اُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ تَطَایَرَ النَّاسُ عَنْهُ تَطَایُرَ الشُّعْرِ عَنِ الْبَعِیْرِ ثُمَّ طَعَنَهٗ فِیْ حَلْقِهٖ۔ آنحضرتؐ نے جب ابی بن خلف (کافر مردود کو جو خود آپ سے لڑنے آیا تھا) قتل کرنا چاہا اور برچھہ ہاتھ میں سنبھالا تو لوگ اس طرح سے ہٹ گئے جیسے لال مکھیاں یا نیلی مکھیاں اونٹ پر سے اڑجاتی ہیں پھر آپ نے اسکے حلق میں برچھہ مارا (ہرچند اس کو کچھ بہت کاری زخم نہیں لگا تھا مگر پیغمبر کی مار اللہ کی پناہ اس میں وہ سوزش اور جلن شروع ہوئی جس کا تحمل نہ ہوسکا اور ہائے ہائے کرتا ہوا واصل جہنم ہوا)۔

اَنَّ کَعْبَ بْنَ مَالِكٍ نَاوَلَهُ الْحَرْبَةَ فَلَمَّا اَخَذَهَا انْتَفَضَ بِهَا انْتِفَاضَةً تَطَایَرْنَا عَنْهَا تَطَایُرَ الشَّعَارِیْرِ کعب بن مالک نے آنحضرتؐ کو برچھہ دیا جب آپ نے اس کو لیا تو ایسا ہلایا کہ ہم لوگ آپ کے پاس سے مکھیوں کی طرح اڑ گئے (یہ جمع ہے شُعْرُوْرٌ کی یعنے وہ مکھی جو اونٹ کے زخم پر آتی ہے)۔

حَبَّةٌ فِیْ شَعْرَةٍ۔ ایک مہمل کلام ہے، جو بنی اسرائیل نے بکنا شروع کیا تھا جب ان کو یہ حکم ہوا تھا کہ حِطَّةٌ کہتے ہوئے جاؤ، یعنی دانہ بالی میں۔

اُهْدِیَ لَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَعَارِیْرُ آنحضرتؐ کو کسی نے چھوٹی چھوٹی ککڑیاں تحفہ بھیجیں۔ (یہ جمع ہے شُعْرُوْرٌ کی یعنے چھوٹی ککڑی)۔

اِنَّهَا جَعَلَتْ شَعَارِیْرَ الذَّهَبِ فِیْ رَقَبَتِهَا بی بی ام سلمہؓ نے سونے کے شعاریر اپنی گردن میں پہنے۔ شَعَارِیْرُ ایک زیور ہے اس میں سونے کے دانے جو کی طرح بنے ہوتے ہیں (ہمارے ملک میں اس کو لچھہ کہتے ہیں)۔

لَیْتَ شِعْرِیْ مَا صَنَعَ فُلَانٌ۔ کاش مجھ کو معلوم ہوتا فلاں شخص نے کیا کیا۔

لَیْتَ شِعْرِیْ کَیْفَ قَالَ هٰذَا۔ کاش مجھ کو معلوم ہوتا اس نے ایسا کیوں کیا یا کاش جو میں جانتا ہوں وہ بھی جانتا ہوتا تو ایسا نہ کہتا۔

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَةً۔ بعضی تقریر جادو بھری ہوتی ہے (جادو کی طرح لوگوں کے دل پر اثر کرتی ہے) اور بعض شعر حکمت سے بھرا ہوتا ہے۔ (وہ اچھا شعر ہے — اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر شعر برا نہیں ہے نہ مطلق شعر گوئی مذموم ہے)۔

فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ۔ آپ نے ایک شخص (عبداللہ بن رواحہ کے) شعر سے استشہاد کیا (یعنے اپنے کلام کی تائید کے لئے اس کو پڑھا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرتؐ دوسرے کسی شاعر کے شعر پڑھ سکتے تھے گو خود کوئی شعر نہ کہہ سکتے تھے۔ بعضوں نے کہا عبداللہ ابن رواحہ کا یہ کلام شعر نہ تھا اس لئے کہ وہ موزون نہیں ہے بلکہ بطور رجز کے تھا)۔

قُدُوْمُ الْاَشْعَرِیِّیْنَ۔ اشعری لوگوں کا آنا اشعر ایک قبیلہ ہے یمن کا اسی میں سے ابوموسیٰ اشعری مشہور صحابی تھے۔

یُنْبِتُ الشَّعَرَ۔ پلکوں کے بال اگاتا ہے۔

کُوْنُوْا عَلٰی مَشَاعِرِکُمْ فَاِنَّکُمْ عَلٰی اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اِبْرَاهِیْمَ۔ اپنی اپنی جگہوں میں ٹھرے رہو یعنے حج میں سارے عرفات میں کہیں ٹھرو مضائقہ نہیں کیونکہ تم اپنے باپ ابراہیم کے وارث ہو (اور ابراہیم عرفات میں ٹھرے تھے تو عرفات میں جہاں ٹھرو

نے ابراہیمؑ کی سنت کو ادا کیا۔ یہ اس وقت آپ نے
فرمایا جب بعضے لوگوں نے جو آنحضرتؐ سے دور ٹھہرے تھے
اپنے مقام کو حقیر سمجھا)۔
نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ۔ ان کے بال اتنے لمبے ہوں گے
جوتیوں تک پہنچیں گے یا ان کی جوتیوں میں بال لگے ہونگے۔
اِنِّیْ لَسْتُ بِشَاعِرٍ۔ میں شاعر نہیں ہوں (آپ کو اللہ تعالیٰ
نے شعر کہنا یعنے موزوں کلام بالکل نہیں
سکھلایا تھا یہاں تک کہ آپ دوسرے شاعروں کے
شعر اگر کبھی پڑھتے تو اس کا وزن توڑ ڈالتے جب لوگ
آپ سے کہتے کہ صحیح شعر یوں ہے تو آپ فرماتے میں شاعر
نہیں ہوں)۔
مَنْ اَشْعَرُ الشُّعَرَاءِ۔ سب شاعروں میں بڑھ کر
کون سا شاعر ہے (آپ نے فرمایا امرؤالقیس گمراہ بادشاہ)۔
بِتَشْعِيْرِهِ الْمَشَاعِرَ عُرِفَ اَنَّهٗ لَا مَشْعَرَ لَهٗ
اللہ تعالیٰ نے عبادت کے جو مقام مقرر کئے ہیں اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کوئی خاص مقام نہیں (بلکہ جہاں
اس کی عبادت کرو وہیں اس کا مقام ہے)۔
شَوَاعِرُ الْاِنْسَانِ وَمَشَاعِرُهٗ۔ آدمی کے حواس۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ لِیْ شَوَاعِرَ اُدْرِكُ
وَاَتَبَلَّغُ بِهَا۔ شکر اللہ کا جس نے مجھ کو حواس دیئے
آنکھ کان ناک وغیرہ) میں جو چاہتا ہوں ان کے ذریعے
حاصل کر لیتا ہوں۔
وَاجْعَلِ الْعَافِيَةَ شِعَارِیْ۔ تندرستی کو میرا
شعار بنا دے (جیسے شعار بدن سے جدا نہیں ہوتا یعنے
اندر کا کپڑا ویسے ہی تندرستی بھی مجھ سے لگا دے،
کبھی جدا نہ ہو۔
اَنْتُمُ الشِّعَارُ دُوْنَ الدِّثَارِ۔ تم (اے کوفہ والو!)
شعار ہو (اندر کا کپڑا) نہ کہ دثار (یعنے اوپر کا کپڑا) یہ حضرت
علیؓ نے کوفہ والوں سے فرمایا مگر انہی کوفہ والوں نے

ابن زیاد سے ڈر کر امام حسینؓ کی مدد نہ کی یہاں تک کہ آپ
شہید ہو گئے اس وقت سے یہ مثل ہو گئی: الکوفی لا یوفی)۔
اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ اتَّخَذُوا الْقُرْاٰنَ شِعَارًا۔ اولیاء اللہ
نے قرآن کو اپنا شعار بنایا (رات دن اس کی تلاوت
کرتے رہتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں)۔
وَاتَّخَذُوا الدُّعَاءَ دِثَارًا اور دعا کو دثار بنایا
(یعنے اوپر کا لباس جو جنگ میں دشمن کے حملہ سے بچاتا
ہے)۔
اَلْفَقْرُ شِعَارُ الصَّالِحِيْنَ۔ نیک لوگوں کی نشانی
فقیری اور محتاجی ہے (اللہ تعالیٰ ان کو دنیا میں زیادہ
مالدار نہیں بناتا ایسا نہ ہو وہ مال و دولت کی محبت میں
اللہ تعالیٰ کو بھول جائیں۔ بعضوں نے کہا فقیری سے
مراد یہ ہے کہ مال و دولت کی محبت دل میں نہ ہو گو
کتنا ہی مالدار ہو ایسی مالداری سے فقر میں کچھ خلل
نہیں آتا)۔
اَلتَّلْبِيَةُ شِعَارُ الْمُحْرِمِ۔ لبیک کہنا احرام
والے کی نشانی ہے۔
شِعَارُنَا يَوْمَ بَدْرٍ يَا نَصْرَ اللّٰهِ اقْتَرِبْ
بدر کے دن ہمارا شعار یہ تھا: یا نصر اللہ اقترب۔
يُنَادِیْ بِالصَّلٰوةِ كَنِدَاءِ الْجَيْشِ بِالشِّعَارِ
نماز کے لئے ایسی آواز کرتے تھے جیسے لشکر والے شعار
کو پکار کر بولتے ہیں (تاکہ اپنے اور پرائے کی پہچان
ہو جائے اور اندھیری رات میں اپنے ہی آدمی کو نہ
مار ڈالیں)۔
اَشْعِرُوْا قُلُوْبَكُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ۔ اپنے دلوں میں
اللہ کی یاد رکھو۔ (اس سے ڈرتے رہو اللہ کا ڈر ساری
نیکیوں کی جڑ ہے)۔
هُوَ مُعَلَّقٌ بِشَعْرَةٍ عَلٰى شَفِيْرِ جَهَنَّمَ وہ
ایک بال سے دوزخ کے کنارے پر لٹک رہا ہے (یعنے

اس میں گرنے کے قریب ہے)۔

لَا بُدَّ اَنْ تَكُوْنَ فِتْنَةٌ يَسْقُطُ فِيْهَا مَنْ يَشُقُّ الشَّعْرَةَ بِشَعْرَتَيْنِ۔ ایک ایسا فتنہ ہوگا کہ اس میں ایسا عقلمند شخص بھی مبتلا ہو جائے گا جو ایک بال کو چیر کر دو بال کر سکتا ہے (جو نہایت مشکل کام ہے)۔

مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ دُعِيَ اِلٰى خُبْزِ الشَّعِيْرِ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَمَا دَخَلَ جَوْفًا اِلَّا اَخْرَجَ كُلَّ دَاءٍ فِيْهِ وَهُوَ قُوْتُ الْاَنْبِيَاءِ وَطَعَامُ الْاَبْرَارِ۔ کوئی پیغمبر ایسا نہیں گذرا جس کو جو کی روٹی کھانے کے لئے نہ بلایا گیا ہو اور اس نے جو کی روٹی پر برکت کی دعا نہ کی ہو اور جو جہاں پیٹ میں گیا تو پیٹ کی ہر بیماری کو نکال دیتا ہے اور وہ پیغمبروں کی خوراک ہے اور نیک لوگوں کا کھانا ہے (سبحان اللہ جو کیا عمدہ چیز ہے پر ہمارے ملک کے جاہل امیر اور نواب رات دن گیہوں کا میدہ اور روا کھا کھا کر اپنا پیٹ خراب کر لیتے ہیں نیموں ضعف معدہ اور بدہضمی کی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جو شخص اپنی صحت محفوظ رکھنا چاہے اس کو چاہیے کہ کبھی جو کی روٹی کھائے کبھی گیہوں کی یا گیہوں اور جو ملا کر کھاتے اور ہمیشہ بن چھنے آٹے کی روٹی کھایا کرے جیسے سنت کا طریقہ ہے اور میدہ اور روے سے پرہیز رکھے جو قبض کرتے ہیں اور آنتوں میں سُدہ ڈالتے ہیں)۔

ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ اِذَا اَشْعَرَ۔ پیٹ کے بچے کی زکوٰۃ اسکے ماں کی زکوٰۃ ہے جب اس پر بال اُگ آئے ہوں۔

اَشَاعِرَة۔ ایک فرقہ ہے متکلمین کا جو عقائد میں امام ابوالحسن اشعری کے تابع ہیں اور شافعیہ اکثر انہی کے پیرو ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ امام ابوالحسن اشعری ابوعلی جُبّائی معتزلی کے شاگرد تھے انہوں نے ابوہاشم ابن محمد حنفیہ سے علم حاصل کیا تھا انہوں نے محمد بن حنفیہ سے انہوں نے حضرت علی مرتضیٰ سے۔

شَعْشَعَةٌ: ملانا، پھیلانا۔

فَجَاءَ رَجُلٌ اَبْيَضُ شَعْشَاعٌ۔ ایک گورے رنگ کا لمبا آدمی آیا۔

تَرَاهُ عَظِيْمًا شَعْشَعًا۔ تو اس کو بڑا لمبا دیکھتا ہے۔ شَعْشَاعٌ بھی لمبا۔

اِنَّهٗ ثَرَدَ ثَرِيْدَةً فَشَعْشَعَهَا۔ انہوں نے ثرید بنایا اس کو خوب گھونٹا۔ (شوربے میں روٹی خوب گھیپی)۔

اِنَّ الشَّهْرَ قَدْ تَشَعْشَعَ فَلَوْ صُمْنَا بَقِيَّتَهٗ مہینا اخیر ہوگیا ہم باقی دنوں میں بھی روزہ رکھ لیں تو بہتر ہے (ایک روایت میں تَسَعْسَعَ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

شَعَاعٌ: جدا کرنا، جدا ہونا۔ جیسے شَعٌّ ہے بہانا، جلدی کرنا۔ جیسے شَعِيْعٌ اور اِشْعَاعٌ جدا کرنا پھیلا ہوکر نکلنا۔

اِنْشِعَاعٌ۔ غارت کرنا۔

شَعَاعٌ۔ لطیف سایہ۔

شُعَاعُ الشَّمْسِ۔ سورج کی کرنیں جو تاگوں کی طرح سامنے آتی ہیں۔

اَشِعَّة اور شُعُعٌ اس کی جمع ہے۔

شُعٌّ۔ مکڑی کا گھر۔

سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ مُلْكًا عَضُوْضًا وَّاُمَّةً شَعَاعًا۔ تم میرے بعد کٹنی بادشاہت اور پھوٹ پڑی جماعت دیکھوگے (لوگوں میں اختلاف ہوگا کئی گروہ ہو جائیں گے عرب لوگ کہتے ہیں: ذَهَبَ دَمُهٗ شَعَاعًا۔ اس کا خون اِدھر اُدھر متفرق ہو کر گیا)۔

إِنَّهَا تَطْلُعُ لَا شُعَاعَ لَهَا يَوْمَئِذٍ۔ اس کی
...کو جو سورج نکلتا ہے تو اس میں شعاع نہیں ہوتی
...ید فرشتے اس کی شعاع کو روک لیتے ہیں)۔
...عْفٌ: جلانا، ڈھانپ لینا۔
شَعَفٌ۔ ڈھانپ لینا گھبراہٹ اور ڈر سے بے حواس ہو جانا۔
...شُعَافٌ۔ جنون۔
...قَدْ شَعَفَهَا حُبًّا یا شَغَفَهَا حُبًّا (دونوں طرح
...ت ہے عین مہملہ اور غین معجمہ سے یعنی) محبت نے اس کا
...ڈھانپ لیا ہے وہ اس کی محبت میں دیوانی ہو گئی ہے۔
...وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا أُجْلِسَ فِي قَبْرِهِ
...غَيْرَ فَزِعٍ وَلَا مَشْعُوفٍ۔ جب مردہ نیک ہوتا ہے
...اپنی قبر میں بٹھلایا جاتا ہے نہ اس کو گھبراہٹ
...ہے نہ وہ بدحواس ہوتا ہے۔
...أَوْ رَجُلٌ فِي شَعَفَةٍ مِنَ الشِّعَافِ فِي غُنَيْمَةٍ
...حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ مُعْتَزِلُ النَّاسِ
...وہ شخص جو تھوڑی سی بکریاں لئے ہوئے پہاڑ کی چوٹیوں
...سے کسی چوٹی پر رہتا ہو یہاں تک کہ اس کی موت
...آئے اسی حال میں یعنے لوگوں سے الگ رہتے ہیں۔
...حدیث میں ان لوگوں کی دلیل ہے جو عزلت کو
...ت اور سوسائٹی سے افضل جانتے ہیں اور شافعی
...اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ فتنہ اور فسادات کے زمانہ
...حدیث محمول ہے ایسے زمانہ میں تو عزلت سب
...نزدیک افضل ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے
...فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا یعنے ان سب فرقوں سے
...ارہ یہی ہمارا زمانہ ہے جس فرقہ کو دیکھو وہ یا افراط
...مبتلا ہے یا تفریط میں۔ ایک طرف تو مقلدوں کا
...ہے جو تقلید کی بدعت میں گرفتار اور حدیث
...چلنے والوں کی دشمنی پر تلے ہوئے ہیں دوسری
...غیر مقلدوں کا گروہ جو اپنے تئیں اہلحدیث

کہتے ہیں انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ
مسائلِ اجماعی کی بھی پرواہ نہیں کرتے نہ سلف صالحین
صحابہ اور تابعین کی، قرآن کی تفسیر صرف لغت سے
اپنی من مانی کر لیتے ہیں۔ حدیث شریف میں جو تفسیر
آ چکی ہے اس کو بھی نہیں سنتے۔ بعضے عوام اہلحدیث
کا یہ حال ہے کہ انہوں نے صرف رفع یدین اور آمین
بالجہر کو اہلحدیث ہونے کے لئے کافی سمجھا ہے
باقی اور آداب اور سنن اور اخلاق نبوی سے کچھ
مطلب نہیں۔ غیبت جھوٹ افترا سے باک نہیں کرتے
ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ
اور حضرات صوفیہ کے حق میں بے ادبی اور گستاخی
کے کلمات زبان پر لاتے ہیں۔ اپنے سوا تمام مسلمانوں
کو مشرک اور کافر سمجھتے ہیں بات بات میں ہر ایک
کو مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں۔ شرک اکبر کو
شرک اصغر سے تمیز نہیں کرتے۔ ایک طرف خارجیوں
اور ناصبیوں کا زور ہے جو حضرات اہل بیت کرام
کے جن کی محبت اور تعظیم مایۂ ایمان ہے دشمن بنے
ہوئے ہیں اور اہل بیت کے دشمنوں اور مخالفوں کی
طرفداری اور حمایت پر اڑے ہوتے ہیں۔ دوسری
طرف تبرائی رافضیوں کا شور ہے جو آنحضرت ؐ کے
جاں نثار اور مخلصین صحابہ اور خلفائے راشدینؓ اور
ام المومنین عائشہ صدیقہ کو برا کہتے ہیں اور حق تعالٰی
کے غضب سے نہیں ڈرتے۔ ایک طرف ڈھیلہ سکھاؤ
ظاہر پرست کٹھ ملاؤں کا زور ہے جو حضرات صوفیہ
کی تحقیر کرتے ہیں اور اولیاء اللہ سے بالکل محبت
اور اعتقاد نہیں رکھتے نہ اصلاح باطن کی کوشش
کرتے ہیں اور یہودیوں کی طرح صرف ظاہری اصلاح
پر زور دیتے رہتے ہیں۔ لوگوں سے کہتے ہیں چاندی
سونے کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے پر جب

ان کو قابو ملتی ہے تو دوسروں کا چاندی سونا بلا تکلف اڑا لیتے ہیں۔ کسی کی ازار ٹخنے سے نیچے دیکھی تو اس پر لعنت ملامت کرتے ہیں مگر جھوٹ یا غیبت سے پرہیز نہیں کرتے۔ دوسری طرف گور پرستوں اور پیر پرستوں کا شور ہے جو شرک و بدعت میں گرفتار ہیں اولیاء اللہ کی قبروں کا بوسہ اور طواف کرتے ہیں وہاں عرضیاں لٹکاتے ہیں نذریں چڑھاتے ہیں ان کی منت مانتے ہیں، قبروں پر میلے جماتے ہیں وہاں عرس صندل مالی روشنی چراغاں کرتے ہیں اور نماز روزہ سے زیادہ ان کاموں کا اہتمام کرتے ہیں۔ سچے متبعین سنت کو جو قبر کی زیارت سنت کے موافق کرتے ہیں وہابی منکر اولیاء قرار دیتے ہیں۔ یا اللہ العالمین کیا فساد کا زمانہ آگیا ہے۔ تو ہی اس زمانہ میں ایمان کا بچانے والا ہے ہم کو صراط مستقیم پر جس میں نہ افراط ہو نہ تفریط قائم رکھ، آمین یا رب العالمین)۔

شَعَفَة - چندیا یعنے سر کا اونچا حصہ۔

یَتَّبِعُ شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ. پہاڑ کی چوٹیوں اور پانی گرنے کے مقاموں (نالوں اور جنگلوں) کو ڈھونڈھتا رہے گا (یعنے لوگوں سے دور آبادی سے نفور ہوکر صحرا نشینی اور عزلت گزینی اختیار کرے گا)۔

صِغَارُ الْعُیُوْنِ صُهْبُ الشِّعَافِ (یاجوج ماجوج کی) آنکھیں چھوٹی چھوٹی بال بھورے سرخ ہوں گے (ترکوں کی بھی قریب قریب یہی وضع ہوتی ہے۔ یاجوج ماجوج بھی کہتے ہیں ترکوں کی دو قومیں ہیں جو قیامت کے قریب ٹڈی دل کی طرح نکل آئینگے)۔

ضَرَبَنِیْ عُمَرُ فَاَغَاثَنِیَ اللّٰهُ بِشَعْفَتَیْنِ فِیْ رَأْسِیْ. عمر نے مجھ کو مارا اللہ نے مجھ کو (ان کی مار سے) دو چوٹیوں کی وجہ سے بچایا جو میرے سر پر تھیں (بالوں کی وجہ سے مار کا اثر سر تک نہیں پہنچا)۔

شَعْلٌ : روشن کرنا، سلگانا، غور کرنا۔

شَعَلٌ. گھوڑے کی دم، پیشانی، گدی سفید ہونا۔

تَشْعِیْلٌ. سلگانا جیسے اِشْعَالٌ ہے۔

اِشْتِعَالٌ. سلگنا، شعلہ مارنا، پھیلنا۔

شَقَّ الْمَشَاعِلَ یَوْمَ خَیْبَرَ. خیبر کے دن مشکوں کو پھاڑ ڈالا یہ جمع ہے مِشْعَلٌ اور مِشْعَالٌ کی یعنی وہ مشک جس میں نبیذ بناتے تھے۔

کَانَ یَسْمُرُ مَعَ جُلَسَائِهٖ فَکَادَ السِّرَاجُ یَخْمَدُ فَقَامَ وَاَصْلَحَ الشُّعَیْلَةَ وَقَالَ قُمْتُ وَاَنَا عُمَرُ وَقَعَدْتُ وَاَنَا عُمَرُ. عمر بن عبدالعزیز (خلیفۂ عادل) اپنے دوستوں کے ساتھ رات کو باتیں کر رہے تھے اتنے میں چراغ بجھنے لگا وہ اٹھے اور چراغ کی بتی درست کر دی اور کہنے لگے میں کھڑا ہوا تو بھی عمر ہوں بیٹھا بھی تو بھی عمر ہوں (یعنے چراغ کی بتی درست کرنے سے کوئی میری شان گھٹ نہیں گئی)۔

ثُمَّ اٰخُذُ شُعَلًا مِّنْ نَارٍ فَاُحَرِّقُ عَلٰی مَنْ لَّا یَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوةِ بَعْدُ. پھر میں آگ کے شعلے لوں اور جو لوگ (اذان سنکر بھی) نماز کو مسجد میں) نہیں آتے ان کے گھر جلادوں۔

ذَهَبَ الْقَوْمُ شَعَالِیْلَ. لوگ متفرق ہوکر چل دیئے (کوئی کہیں کوئی کہیں)۔

شَعَنٌ : گھاس کے سوکھے پتے۔

اِشْعَانٌ. بیشانی بکھرنا۔

اِشْعِیْنَانٌ - پریشان ہونا، پراگندہ ہونا۔

فَجَاءَ رَجُلٌ طَوِیْلٌ مُشْعَانٌ بِغَنَمٍ یَسُوْقُهَا اتنے میں ایک لمبا تڑنگا شخص جس کے بال پریشان تھے بکریاں ہنکاتا ہوا آیا۔

باب الشین مع الغین

شَغْبٌ یا شَغَبٌ۔ شر اٹھانا، بُرائی پھیلانا، مائل ہونا، جیسے تَشْغِیْبٌ ہے۔

مُشَاغَبَۃٌ، شر اٹھانا، جھگڑا کرنا۔

مَا ھٰذِہِ الْفُتْیَا الَّتِیْ شَغَبَتْ فِی النَّاسِ۔ یہ فتویٰ کیسا ہے جس نے لوگوں میں فساد پھیلا دیا، ایک روایت میں شَغَفَتْ ہے اور ایک میں تَشَغَّبَتْ اور ایک میں تَشَغَّفَتْ ہے یعنی پھیل گیا اور ظاہر ہوگیا یا دلوں سے لگ گیا یعنی لوگوں کا خیال ادھر رجوع ہوگیا، اسی کا ذکر تذکرہ کرتے ہیں، ایک روایت میں شَغَفَتْ ہے اس کے معنی اوپر گزر چکے۔

فَیُجْلَسُ فِیْ قَبْرِہٖ غَیْرَ فَزِعٍ وَّلَا مَشْغُوْبٍ پھر وہ اپنی قبر میں بٹھایا جائے گا نہ گھبرایا ہوگا نہ شر اٹھایا گیا۔

نَھٰی عَنِ الْمُشَاغَبَۃِ۔ آنحضرتؐ نے جھگڑا اور دنگا کرنے سے منع فرمایا۔

اِنَّہٗ کَانَ لَہٗ مَالٌ بِشَغْبٍ وَّبَدَا۔ ان کی جائداد شغب اور بدا میں تھی (یہ دونوں نام ہیں دو مقاموں کے ملک شام میں علی بن عبداللہ بن عباس وہیں رہا کرتے تھے ان کی اولاد بھی وہیں رہی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خلافت عطا فرمائی)۔

شَغْرٌ: ایک پاؤں اٹھانا، نکالنا، دور ہونا، متفرق ہوجانا۔

شُغُوْرٌ عورت کے پاؤں اُٹھانا صحبت کے لئے۔

شَغَرَتْ۔ اس عورت نے اپنے پاؤں اٹھائے جماع کرانے کے لئے۔

مُشَاغَرَۃٌ اور شِغَارٌ۔ جاہلیت کے زمانہ کا ایک نکاح وہ یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد سے کہے تو اپنی بیٹی یا بہن میرا نکاح کردے اس کے بدل اپنی بہن یا بیٹی سے تیرا نکاح کردیتا ہوں اور مہر یہی قرار پاتے یعنی دوسری عورت کی شرمگاہ سے فائدہ لینا یہ ماخوذ ہے شَغَرَ الْکَلْبُ سے یعنی کتے نے اپنا پاؤں اٹھایا پیشاب کرنے کے لئے۔

نَھٰی عَنْ نِکَاحِ الشِّغَارِ۔ شغار نکاح سے آپ نے منع فرمادیا۔

فَاِذَا نَامَ شَغَرَ الشَّیْطَانُ بِرِجْلِہٖ فَبَالَ فِیْ اُذُنِہٖ۔ جب سوجاتا ہے تو شیطان پاؤں اٹھاکر اس کے کان میں پیشاب کردیتا ہے۔

قَبْلَ اَنْ تَشْغَرَ بِرِجْلِھَا فِتْنَۃٌ تَطَأُ فِیْ خِطَامِھَا۔ اس سے پہلے کہ ایک فتنہ جو اپنی نکیل میں جارہا ہے اپنا پاؤں اٹھائے۔

وَالْاَرْضُ لَکُمْ شَاغِرَۃٌ۔ تمہارے لئے زمین کشادہ ہے۔

فَحَجَنَ نَاقَتَہٗ حَتّٰی اَشْغَرَتْ۔ انہوں نے اپنی اونٹنی کو موڑا (یعنی اس کی گردن ٹیڑھی کی) یہاں تک کہ وہ تیز چلنے لگی (دوڑنے لگی)۔

بَلْدَۃٌ شَاغِرَۃٌ بِرِجْلِھَا۔ غیر محفوظ شہر (جس کو ہر کوئی لوٹ اور غارت کرسکے)۔

تَفَرَّقُوْا شَغَرَ بَغَرَ۔ ادھر ادھر متفرق ہوگئے، جیسے شَذَرَ مَذَرَ ہے۔

اِذَا سَجَدَ نَقَرَ وَ اِذَا جَلَسَ شَغَرَ۔ جب سجدہ کرتا ہے تو پرندہ کی طرح ٹھونگ لگاتا ہے (جلدی سے سر اٹھالیتا ہے کیونکہ نماز میں اس کا جی نہیں لگتا لوگوں کے ڈر سے یا اُن کے دکھلانے کو بوجھ سمجھ کر نماز پڑھتا ہے) اور جب بیٹھتا ہے تو پاؤں اٹھائے رہتا ہے (اطمینان سے نہیں بیٹھتا)۔

ضَرَبَہٗ حَتّٰی شَغَرَ بِبَوْلِہٖ۔ اس کو مارا یہاں تک کہ ٹانگ اٹھاکر پیشاب کردیا۔

شِغِّیْرٌ۔ بدخلق۔

شَغُوْرٌ۔ لمبی اونٹنی جو سوار ہوتے وقت پاؤں اٹھاتی ہو۔

شَغْزَبِیَّۃ: کُشتی کا ایک پیچ لینے پاؤں میں پاؤں ڈال کر پٹخ دینا۔

شَغْزَبَۃٌ: شغزبیہ کرکے دشمن کو گرا دینا۔ (شغزبیہ وہی کشتی کا پیچ یعنے پاؤں میں پاؤں ڈال کر پچھاڑ دینا، زور سے پکڑنا۔ نہایہ میں ہے کہ شَغْزَبِیَّۃ کا اصل معنی لپیٹنا اور مکر کرنا اور ہر ایک دشوار اور سخت امر کو شغزبی کہتے ہیں)۔

تَتْرُکُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ شُغْزُبًّا۔ اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ موٹا اور سخت ہو جائے (حربی نے کہا صحیح زُخْزُبًّا ہے۔ خطابی نے کہا تو زا کو شین سے اور خا کو غین سے بدل دیا اور یہ نادر ابدال ہے)۔

اَخَذَ رَجُلًا بِیَدِہِ الشَّغْزَبِیَّۃَ۔ ایک شخص کو شغزبیہ کے پیچ سے گانٹھا۔

شَغٌّ: جدا ہونا، متفرق ہو جانا، جدا کرنا۔

شَغْفٌ، دل کے پردے تک پہنچنا، اوپر آجانا، گھیر لینا۔

شَغَفٌ۔ دل سے لگنا۔

شَغَافٌ۔ دل کا پردہ یا اس کا دانہ یا سویدا۔

مَشْغُوْفٌ۔ محبت میں دیوانہ، سرشار۔

اَنْشَاَہٗ فِیْ ظُلَمِ الْاَرْحَامِ وَشُغُفِ الْاَسْتَارِ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو رحم کی تاریکیوں میں اور پردوں میں پیدا کیا۔

مَا ھٰذِہِ الْفُتْیَا الَّتِیْ تَشَغَّفَتِ النَّاسَ۔ یہ کیسا فتویٰ ہے جو لوگوں کے دلوں میں گھس گیا (ان کو وسوسوں میں ڈال دیا ان میں پھوٹ پیدا کر دی)۔

کُنْتُ قَدْ شَغَفَنِیْ رَأْیٌ مِّنْ رَأْیِ الْخَوَارِجِ خارجیوں کا ایک اعتقاد میرے دل میں سما گیا (میں بھی وہی سمجھنے لگا یعنی کبیرہ گناہ کرنے والے ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے) ایک روایت میں شَعَفَنِیْ ہے عین مہملہ سے معنی وہی ہیں)

شَغْلٌ یا شُغْلٌ۔ مشغول کرنا، کسی کام میں لگانا، غافل کرنا۔

اَشْغَلُ مِنْ ذَاتِ النِّحْیَیْنِ۔ وہ تو اس عورت سے بھی زیادہ مشغول ہے جس کے ہاتھ میں گھی کی دو مشکیں تھیں (یہ ایک مثل ہے عرب میں ہوا یہ تھا کہ ایک شخص ایک عورت کو اپنے گھر میں لے گیا اسکے پاس گھی کی دو مشکیں تھیں اس نے ایک مشک کا منہ کھولکر گھی چکھا پھر وہ کھلی ہوئی مشک عورت کے ہاتھ میں دی پھر دوسری مشک کا منہ کھول کر گھی چکھا۔ وہ اسکے دوسرے ہاتھ میں دی بعد اسکے زبردستی اس سے زنا کیا وہ بیچاری مجبور تھی دونوں ہاتھ پھنسے ہوئے تھے۔ اگر مشک چھوڑتی تو سارا گھی بہہ جاتا۔ اس روز سے یہ مثل ہو گئی)۔

تَشْغِیْلٌ اور اِشْغَالٌ۔ مشغول کرنا۔

اِشْتِغَالٌ۔ مشغول ہونا، پریشان خاطر ہونا۔

شُغْلٌ اور شَغْلٌ اور شُغُلٌ اور شَغَلٌ کام میں مصروف ہونا (یہ ضد ہے فَرَاغٌ کی)۔

اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ لَشُغْلًا۔ نماز میں تو آدمی کو ایک دوسرا کام ہے جس میں مصروف رہنا چاہئے (یعنی قرأت اور تسبیح اور دعا اور مناجات اس لئے اس میں بات کرنا سزاوار نہیں)۔

تَعْنِی الشُّغْلَ۔ یعنے شغل مجھ کو مانع ہوتا۔

یَشْغَلُھُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ۔ وہ بازاروں کی خرید و فروخت میں مصروف رہتے (ان کو بیچ کھوچ سے فرصت نہ ملتی)۔

مَنْ شَغَلَہُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَمَسْأَلَتِیْ اَعْطَیْتُہٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ (اللہ تعالیٰ

نے فرمایا) جس شخص کو قرآن کی تلاوت اس میں غور وفکر اسکے احکام پر عمل کرنا میرے ذکر اور سوال سے مشغول کردے (یعنے دوسرا ادعیہ ماثورہ اور وظائف پڑھنے کی اسکو مہلت نہ ملے) تو میں اسکو مانگنے والوں (دعا کرنے والوں سے) بڑھ کر دوں گا شیخ ابن خفیف نے کہا قرآن کا مشغول کرنا یہ ہے کہ اسکے احکام پر عمل کرے۔ اس کے معانی میں غور وفکر کرے۔ اس کے مناہی سے باز رہے)۔

اِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ النَّاسَ بَعْدَ الْحَكَمَيْنِ عَلٰى شَغْلَةٍ۔ جب دونوں پنچوں (ابوموسیٰ اشعری اور عمرو بن عاص) کا فیصلہ ہوچکا تو حضرت علیؓ نے ایک کھلیان پر کھڑے ہوکر لوگوں کو خطبہ سنایا۔

شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ[1] (کم بخت) کافروں نے ہم کو بیچ والی نماز یعنے عصر کی نماز پڑھنے کی مہلت نہ دی۔

اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّهٗ قَدْ جَاءَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ۔ جعفر بن ابی طالب کے بال بچوں کے لئے کھانا تیار کرکے ان کے پاس بھیجو کیونکہ ان کے پاس ایسے (رنج کی) خبر آئی ہے یا اُن پر ایسی مصیبت پڑی ہے جس کی وجہ سے ان کو کھانا پکانے کی مہلت نہیں ملے گی (وہ کیا تھی، حضرت جعفر کی شہادت غزوہ موتہ میں)۔

نَحْنُ اَشْغَلُ عَنْ ذٰلِكَ۔ ہم کو اس کی فرصت کہاں ملے گی۔

قَدْ شَغَلَهُنَّ اللّٰهُ فِي الْحَيْضِ۔ اللہ نے عورتوں کو حیض میں پھنسا دیا ہے۔

شَغًا یا شُغُوٌّ۔ دانتوں کا اختلاف یعنے تلے اوپر چھوٹے لمبے ہونا۔

سِنٌّ شَاغِيَةٌ۔ بڑھا ہوا دانت۔

تَشْغِيَةٌ۔ ٹپکانا۔

اِشْغَاءٌ۔ مخالفت کرنا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ تَمِيْمٍ شَكَا اِلَيْهِ الْحَاجَةَ فَمَارَهٗ فَقَالَ بَعْدَ حَوْلٍ لَّهٗ لَيَلْحَقَنَّ بِعُمَرَ وَكَانَ شَاغِيَ السِّنِّ فَقَالَ مَا اَرٰى عُمَرَ اِلَّا سَيَعْرِفُنِيْ فَعَالَجَهَا حَتّٰى قَلَعَهَا ثُمَّ اَتَاهُ۔ بنی تمیم کے ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے محتاجی کی شکایت کی۔ آپ نے اس کو کھانے کو غلہ دیا پھر ایک سال کے بعد کہنے لگا میں عمرؓ پاس پھر جاؤں گا اس کا ایک دانت بڑھا ہوا تھا وہ کہنے لگا میں سمجھتا ہوں (اس دانت کی وجہ سے) عمر مجھ کو پہچان لیں گے آخر اس نے معالجہ کرکے وہ دانت اکھیڑ ڈالا پھر حضرت عمرؓ پاس آیا۔ مجمع البحار میں ہے کہ شاغیہ وہ دانت جو دوسرے دانتوں سے مختلف ہو۔ بعضوں نے کہا شغا سامنے کے دو دانتوں کا باہر نکل آنا بعضوں نے کہا شاغی وہ شخص جس کے اوپر کے دانت نیچے کے دانتوں کے سروں کے نیچے چلے جائیں ایک روایت میں شَاغِنَ السِّنِّ ہے یہ راوی کی غلطی ہے)۔

جِيْئَ اِلَيْهِ بِعَامِرِ بْنِ قَيْسٍ فَرَاٰى شَيْخًا اَشْغٰى۔ عامر بن قیس کو آپ کے پاس لے کر آئے دیکھا تو ایک بوڑھا ہے دانت باہر نکلا ہوا۔

تَكُوْنُ فِتْنَةٌ يَنْهَضُ فِيْهَا رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَشْغٰى۔ ایک فتنہ اٹھے گا اس کا بانی قریش کا دانت بڑھا ہوا ایک شخص ہوگا۔

اِنَّهٗ ضَرَبَ امْرَاَةً حَتّٰى اَشْغَتْ بِبَوْلِهَا۔ حضرت عمرؓ نے ایک عورت کو اتنا مارا کہ اس کا پیشاب ٹپکنے لگا۔ صحیح اَشْغَتْ ہے اِشْغَاءٌ سے

[1] بفتح الغین وسکونہا دہی، سدرۃ ۱۲ مجمع البحرین

یعنے پیشاب کا قطرہ قطرہ ٹپکنا شَغْرَاء عقاب کیونکہ اسکے اوپر کی چونچ نیچے کی چونچ سے بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔

باب الشین مع الفاء

شَفْتَرَةٌ: متفرق ہو جانا، ٹوٹ جانا، کشادہ ہونا، لبوں کا موٹا ہو کر باہر آجانا۔

مُشَفَّحٌ۔ محروم جس کو کچھ نہ ملے۔

شَفْتَنَةٌ۔ جماع کرنا۔

شَفْدَعٌ: چھوٹا مینڈک۔

شَفْرٌ: جماع میں عورت کی شرمگاہ کے کناروں پر مارنا۔

شَفَارَةٌ۔ جلدی انزال ہونا، کم ہو جانا۔

تَشْفِيْرٌ کم ہونا، ڈوبنے کے قریب ہونا، نزدیک ہونا، عورت کی فرج کے کنارے پر جماع کرنا۔

شَافِر۔ فرج کا کنارہ۔

شُفْرُ الْوَادِي۔ نالے کا بالائی کنارہ۔

مَا فِي الدَّارِ شَفْرٌ وَ شُفْرٌ۔ گھر میں کوئی نہیں ہے۔

شَفْرَة۔ بڑی چھری۔

وَفِيْكُمْ شُفْرٌ يَطْرِفُ۔ تم میں کوئی پلک باقی ہے جو جھپکتی ہو (تلے اوپر اٹھتی ہو)۔

شُفْر۔ پلک کا وہ کنارہ جہاں بال اُگتے ہیں۔

كَانُوْا لَا يُوَقِّتُوْنَ فِي الشُّفْرِ شَيْئًا۔ پلک میں کوئی دیت مقرر نہیں کرتے تھے۔ نہایہ میں ہے کہ یہ اجماع کے خلاف ہے اور پلکوں میں دیت واجب ہوتی ہے اگر پلکوں سے بال مراد ہوں تو اس میں اختلاف ہے یا وہ شعبی کا مذہب ہوگا۔

حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ یہاں تک کہ دونوں آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے نکل جاتا ہے۔

تَحْمِلُ شَفْرَةً وَّ زِنَادًا۔ اگر اسکے ساتھ چھری اور آگ نکالنے کی پتھری ہو۔

اِنَّ اَنَسًا كَانَ شَفْرَةَ الْقَوْمِ فِيْ سَفَرِهِمْ انسؓ سفر میں لوگوں کے خدمتگار ہوتے (ان کا کام کاج کرتے جیسے چھری (گنگہ) سے بہت کام لئے جاتے ہیں)

اَصْغَرُ الْقَوْمِ شَفْرَتُهُمْ۔ جو شخص سب لوگوں میں چھوٹا ہوگا وہی ان کے کام کاج کرے گا (خدمتگار بنے گا)۔

حَتّٰى وَقَفُوْا بِيْ عَلٰى شَفِيْرِ جَهَنَّمَ۔ یہاں تک کہ مجھ کو دوزخ کے کنارے پر لے کر کھڑے ہوئے۔

وَكَانَ يَرْعٰى بِشَفَرَ۔ وہ شفر میں چراتے جاتے تھے۔

شَفَر۔ ایک پہاڑ ہے مدینہ میں جو عقیق پر اترتا ہے۔

عَلٰى شَفِيْرِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ۔ مشرقی نالہ کے کنارے پر۔

اَلْخَيْرُ اَسْرَعُ اِلٰى بَيْتِ الضِّيْفَانِ مِنَ الشَّفْرَةِ اِلٰى سَنَامِ الْبَعِيْرِ۔ جس گھر میں مہمان اترتے ہوں (ان کی ضیافت ہوتی ہو) اس میں خیر اور برکت اس سے بھی جلدی آتی ہے جتنی جلدی چھری اونٹ کے کوہان پر چلتی ہے (کوہان کا گوشت مزیدار ہوتا ہے اس لئے پہلے چھری اس پر چلاتے ہیں اس کو کاٹ کر کھاتے ہیں)۔

اِسْتَشْفِرِيْ بِثَوْبٍ۔ ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ۔

مِشْفَرٌ۔ اونٹ کی تھوتنی۔

مِشْفَر۔ جانور میں جیسے ہونٹ آدمی میں۔

عَيْشٌ مُّشْفِرٌ۔ تنگ زندگانی۔

دَمُ الْعُذْرَةِ لَا يُجَاوِزُ الشُّفْرَيْنِ۔ بکارت کا خون فرج کے دونوں کناروں سے آگے نہیں بڑھتا۔ (کیونکہ بہت تھوڑا ہوتا ہے تو نکلکر وہیں رہ جاتا ہے)۔

فَحَمَلَ عَلَيْهِ بِالشَّفْرَةِ - تلوار سے اس پر حملہ کیا۔
شَفْعٌ : جفت کرنا، ملانا، ایک کو دو دیکھنا، توام بچے
ہونا جیسے شِفْعٌ ہے۔ دوسرے بچہ کو شَافِع کہیں گے۔
شَفَاعَةٌ۔ سفارش کرنا، کسی کے کام میں کوشش
کرنا مدد کرنا۔

شُفْعَةٌ۔ دوگانہ اور خریدار پر جبر کرکے اس سے
جائداد غیر منقولہ کا اسی قیمت سے جو اس نے دی ہے
لے لینا۔

شَافِعِیٌّ۔ محمد بن ادریس جو مشہور امام ہیں ان کے
ہرد کو بھی شافعی کہتے ہیں۔

اَلشُّفْعَةُ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ۔ ہر جائداد میں
کی تقسیم نہ ہوتی ہو حق شفعہ ہے۔ اصل میں شفع
نی بڑھانا یعنے ایک کو دو کر لینا تو شفیع بھی حق
قائم کرکے اپنی جائداد بڑھاتا ہے گویا پہلے
جائداد یعنے طاق تھی اب دوسری مل کر جفت
ی۔

شَافِع۔ جو طاق کو جفت کرے اور سفارش کرنے والا۔
اَلشُّفْعَةُ عَلٰى رُؤُسِ الرِّجَالِ۔ شفعہ شریکوں
ت کے حساب سے ہوگا نہ ان کے حصوں کے لحاظ
مثلاً ایک گھر میں کئی شریک تھے ایک آدھے کا دو
کے اب ایک پاؤ والے نے اپنا حصہ بیچا تو باقی
شریکوں کو شفعہ کا حق بطور مساوی ہوگا یعنے جائداد
کو آدھوں آدھ بانٹ لیں گے یہ نہ ہوگا کہ آدھے
والا حصّہ لے اور پاؤ والا ایک حصّہ۔
شَفَاعَةٌ۔ سفارش کرنا، یہ لفظ بہت سی حدیثوں
وارد ہے اور یہ عام ہے خواہ دنیا کے کاموں میں ہو
آخرت کے امور میں اور اسکے معنی یہ ہیں کہ کسی کے
گناہوں اور قصوروں کی معافی چاہنا۔
شافعٌ اور شَفِيعٌ۔ سفارش کرنے والا۔

مُشَفِّعٌ۔ سفارش قبول کرنے والا۔
مُشَفَّعٌ۔ جس کی سفارش قبول اور منظور ہو۔
إِذَا بَلَغَ الْحَدُّ السُّلْطَانَ فَلَعَنَ اللهُ الشَّافِعَ
وَالْمُشَفِّعَ۔ جب سزا کا مقدمہ بادشاہ (یا امام)
تک پہنچ جائے پھر سفارش کرنے والے پر اللہ لعنت
کرتا ہے اور جو سفارش قبول کرے اس پر بھی۔
اِشْفَعْ تُشَفَّعْ۔ تم سفارش کرو تمہاری سفارش
قبول ہوگی (یہ اللہ جل جلالہ آنحضرتؐ سے فرمائے گا
جب آپ حشر کے دن بارگاہِ الٰہی میں جاکر سجدے میں
گر پڑیں گے اور اپنے مالک کی بڑی ثنا و صفت
بیان کریں گے اور بہت دیر تک سجدے ہی میں رہیں گے
جب تک اس کو منظور ہوگا پھر ارشاد ہوگا محمد اپنا
سر اٹھاؤ سفارش کرو تمہاری سفارش قبول ہوگی۔
فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا۔ میرے لئے ایک حد مقرر کر
دی جائے گی کہ ایسے لوگوں کو دوزخ سے نکال کر بہشت
میں لے جاؤ۔ مجمع البحار میں ہے یعنے مجھ کو اذن
ملے گا۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ
سفارش کا اذن آخرت میں ہوگا گو اللہ تعالیٰ نے
دنیا میں آپ سے وعدہ کر لیا ہے کہ آپ کی شفاعت
قبول ہوگی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ شفاعت کا
اذن بھی دنیا ہی میں ہوگیا ورنہ آپ کا بارگاہ الٰہی
میں جانا اور سجدے میں گرنا، ثنا و صفت کرنا اور
شفاعت کا اذن چاہنا جو حدیث میں وارد ہے
سب بے معنی ہو جاتا ہے اور اس کی مثال یہ ہے کہ
دوسری حدیثوں میں وارد ہے کہ آپ کی اُمت
کے علماء اور شہید اور صالحین اور اولیاء اللہ بھی شفاعت
کریں گے اسی طرح دوسرے انبیاء بھی اسی طرح
ایک شخص آپ کی امّت کا جس کی شفاعت سے بنی تمیم
سے زیادہ لوگ بہشت میں جائیں گے پس کیا ان

بعد ہی سنتیں پڑھنا شروع کیں۔ آپ نے فرمایا ہائیں
دو نمازیں ایک ساتھ، دو نمازیں ایک ساتھ مطلب یہ ہے
کہ فرض نماز سے سلام پھیر کر کچھ دیر ذکر الٰہی اور وظیفہ
پڑھنا بہتر ہے۔ اس کے بعد نوافل ادا کرے)۔
فَاَعْطَانِي الثُّلُثَ الْاُخَرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا
اللہ تعالٰے نے مجھ کو دوسری تین باتیں بھی عطا فرمائیں
تب میں سجدے میں گر پڑا (یعنے کل امت کی شفاعت
قبول ہونے کا وعدہ اور عام عذاب سے ان کو ہلاک
نہ کرنے کا وعدہ اور ایسا دشمن ان پر مسلط نہ کرنے
کا وعدہ جو بالکل ان کو تباہ اور غارت کر دے ۔۔۔
سید نے کہا ساری امت کی شفاعت کا معنی یہ ہے
کہ آپ کی امت میں کا کوئی شخص جس میں ایمان ہو
ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہنے گا۔ اس کا یہ مطلب
نہیں ہے کہ آپ کی امت کا کوئی شخص دوزخ میں
نہیں جائے گا (جیسے مرجیہ کا اعتقاد ہے) کیونکہ متعدد
حدیثوں سے ثابت ہے کہ کبیرہ گناہ کرنے والے دوزخ
میں جائیں گے)۔
وَاَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ۔ ان کی شفاعت کے
لئے مجھ سے درخواست کی جائے گی یا میں اللہ تعالٰی سے
درخواست کروں گا کہ ان کا شفیع بنوں۔
شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ۔ یہ دو
سجدے سہو کے کر کے اپنی نماز کو جفت کرے گا۔
اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ یا اللہ اس کی سفارش
ہمارے حق میں قبول فرما۔
لَا تَشْفَعْ فِي حَقِّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِذْنِهِ
کسی مسلمان کے حق میں سفارش نہ کر مگر اسکے اذن
سے۔
تَشْفَعُ الْمَلٰٓئِكَةُ لِاِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ
يَّسْعٰى فِي الْمَسْعٰى جو شخص صفا اور مروہ کے درمیان

دوڑنے کے مقام میں دوڑے تو اس کی دعا قبول کرنے
کے لئے فرشتے سفارش کرتے ہیں۔
شَفٌّ: بڑھنا اور گھٹنا، حرکت کرنا، دائم اور قائم
ہونا۔
شُفُوفٌ۔ دبلا ہونا، صاف ہونا، جیسے شَفِيفٌ
اور شَفَفٌ ہے یعنے اندر کی چیز اس میں سے نظر آنا۔
تَشْفِيفٌ۔ دبلا کرنا۔
اِشْفَافٌ۔ بھر دینا۔ فضیلت دینا۔
تَشَافٌّ۔ سب پی جانا۔
اِشْتِفَافٌ۔ بھر دینا، سب پی جانا، سب لے لینا۔
اِسْتِشْفَافٌ۔ پیچھے کی چیز دیکھنا، معلوم کرنا۔
شَفٌّ شِفٌّ۔ باریک، مہین۔
شِفٌّ۔ نفع، فائدہ، بڑھوتری۔
نَهٰى عَنْ شِفِّ مَا لَمْ يُضْمَنْ۔ جس چیز کا آدمی
ذمہ دار اور جوابدار نہ ہو اس کا فائدہ اور نفع لینے سے آپ نے منع فرمایا
فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ مَالٍ لَا شِفَّ لَهُ۔ اس کی مثال
اس مال کی سی ہے جس میں کچھ فائدہ نہ ہو۔
وَلَا تُشِفُّوا اَحَدَهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ ایک
دوسرے پر مت بڑھاؤ۔
شِفٌّ۔ نفع اور نقصان دونوں کو کہتے ہیں۔
لَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا بِبَعْضٍ۔ سونے کو ایک
دوسرے پر نہ بڑھاؤ نہ گھٹاؤ (یعنے جب سونے
کو سونے کے بدل بیچو تو برابر تول کر بیچو نہ کم نہ
زیادہ اگرچہ ایک طرف کھرا سونا ہو ایک طرف
کھوٹا یا کم درجے کا۔
فَشَفَّ الْخَلْخَالَانِ نَحْوًا مِّنْ دَانِقٍ فِضَّةٍ
دونوں پازیبیں ایک دانق برابر زیادہ نکلیں (ان
چاندی کا کاٹ ڈالی (دانق ایک درم کا چھٹا حصہ
ماشہ سے کچھ کم)

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اَصْحَابَہٗ یَوْمًا وَقَدْ کَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ وَلَمْ یَبْقَ مِنْھَا اِلَّا شِفٌّ۔ آنحضرتؐ نے ایک دن اپنے اصحاب کو خطبہ سنایا اس وقت سورج ڈوبنے کے قریب تھا، تھوڑا حصہ دن کا باقی رہا تھا۔

وَاِنْ شَرِبَ اِشْتَفَّ۔ اگر پینے پر آئے تو سب پی جائے، ایک قطرہ نہ چھوڑے، ایسا پیٹو ہے۔

شُفَافَۃ۔ وہ پانی یا دودھ جو برتن میں بچ رہے۔

شَفِفْتُ الْمَاءَ۔ میں نے بہت پانی پیا لیکن سیراب نہیں ہوا۔

فَنُشِفُّ فَنَلْعَقُ مَا فِیْھَا۔ ہم اس کو تمام پی جاتے اور جو کچھ اس میں ہوتا اس کو چاٹ لیتے۔

اِنَّہٗ تَشَافَّھَا۔ اس نے اس کو پورا کر دیا۔

لَا تُلْبِسُوْا نِسَاءَکُمُ الْقَبَاطِیَّ اَنْ لَا یَشِفَّ۔ اپنی عورتوں کو قباطی (جو ایک باریک مصری کپڑا ہوتا ہے) مت پہناؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ان کا بدن دکھلائے (بلکہ موٹے غلیظ کپڑے پہناؤ کہ ان کا جسم نظر نہ آئے افسوس کہ حضرت عمرؓ کے اس قول پر لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے عورتوں کو عموماً باریک کپڑے پہنانے لگے ہیں جیسے ململ وغیرہ)۔

وَعَلَیْھَا ثَوْبٌ قَدْ کَادَ یَشِفُّ۔ اس پر ایک کپڑا تھا جس میں سے اس کا بدن دکھائی دینے کے قریب تھا۔

یُؤْمَرُ بِرَجُلَیْنِ اِلَی الْجَنَّۃِ فَفُتِحَتِ الْاَبْوَابُ وَرُفِعَتِ الشُّفُوْفُ۔ دو آدمیوں کو جنت میں لے جانے کا حکم ہو گا پھر دروازے کھولے جائیں گے اور پردے اٹھائے جائیں گے یہ جمع ہے شِفٌّ کی وہ ایک قسم کا باریک پردہ ہوتا ہے جس کے پرے کی چیز نظر آتی ہے۔ بعضوں نے کہا سرخ باریک پردہ اون کا۔

فِیْ لَیْلَۃٍ ذَاتِ ظُلْمَۃٍ وَّشِفَافٍ۔ ایک اندھیری ٹھنڈی رات میں۔ شِفَاف جمع ہے شَفِیْفٌ کی یعنی سردی کی کاٹ۔ بعضوں نے کہا ہوا کی سردی رطوبت کے ساتھ۔ اس کو شَفَّان بھی کہتے ہیں۔

اَشْفَفْنَا لِقُرَیْشٍ۔ ہم قریش کے لئے نیچے اترے۔ یہ اَشَفَّ الطَّیْرُ سے ماخوذ ہے یعنے پرندہ نیچے اترا یہاں تک کہ زمین کے نزدیک ہو گیا پھر اوپر چڑھ گیا۔ مشہور روایت صَفَفْنَا ہے یعنے ہم نے قریش کے مقابلہ میں صف باندھی۔

شَفَّافٌ۔ جس میں سے نظر پار جائے۔

وَلَقَدْ کَانَتْ خُضْرَۃُ الْبَقْلِ تُرٰی مِنْ شَفِیْفِ صِفَاقِ بَطْنِہٖ لِھُزَالِہٖ۔ حضرت موسیٰ اتنے دبلے ہو گئے تھے کہ آپ کے پیٹ کی اندر کی جھلی میں سے جو شفاف تھی بھاجی کی سبزی دکھائی دیتی تھی۔

فَلَمَّا شَفَّ النَّاسُ اَخَذْنَا خَشَبَۃً فَدَفَنَّاہُ۔ جب لوگ کم ہو گئے تو ہم نے ایک لکڑی لی اسکو گاڑ دیا۔

وَلَا شَفَّانٌ ذِھَابُھَا۔ اسکے ہلکے ہلکے مینہ کے ساتھ سرد ہوا نہ ہو (کیونکہ جب ہوا سرد ہوتی ہے تو بارش زور سے نہیں ہوتی۔

لَا تُصَلِّ فِیْ مَا شَفَّ۔ اس کپڑے میں نماز مت پڑھ جو باریک ہو (ایسا کہ اس میں سے ستر نظر آئے)۔

شَفَّ جِسْمُہٗ۔ اس کا بدن دبلا ہو گیا۔

شَفَّهُ الْهَمُّ۔ رنج اور فکر نے اس کو دُبلا کر دیا۔

شَفَقٌ: ڈرنا، پرہیز کرنا، حرص کرنا۔

شَفَقٌ۔ شفقت، مہربانی کرنا کسی کی بھلائی پر حرص کرنا۔

شَفِيقٌ اور شَفُوقٌ۔ مہربان۔

تَشْفِيقٌ۔ مہربان کرنا، کم کرنا، خراب بننا۔

اِشْفَاقٌ۔ کم کرنا، خوف کرنا، ڈرنا، حرص کرنا، مہربانی کرنا۔

مُشْفِقٌ۔ مہربان۔

شَفَقَةٌ۔ خوف اور مہربانی۔

حَتّٰى يَغِيْبَ الشَّفَقُ۔ یہاں تک کہ شفق ڈوب جائے۔ (شفق وہ سرخی ہے جو غروب آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے پر نمود ہوتی ہے بعضوں نے کہا سفیدی جو اس سرخی کے بعد باقی رہتی ہے)۔

شَفَقًا مِّنْ اَنْ يُّدْرِكَهُ الْمَوْتُ۔ اس ڈر سے کہ کہیں وہ مر نہ جائے۔

شَفِقْتُ اور اَشْفَقْتُ دونوں کے معنی ہیں ڈرا لیکن اَشْفَقْتُ فصیح ہے۔

وَمَا عَلَى الْبِنَاءِ شَفَقًا وَّلٰكِنْ عَلَيْكُمْ۔ میں عمارت پر نہیں ڈرتا بلکہ تم پر ڈرتا ہوں (ایسا نہ ہو تم کو صدمہ پہنچے)۔

اُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا۔ میں اسکے بچہ پر ڈرتا ہوں۔

شَفَقًا مِّمَّا عِنْدِیْ۔ میرے پاس جو ہے اس سے ڈر کر۔

اِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ۔ مگر وہ جمعہ کے دن سے ڈرتا ہے (ایسا نہ ہو قیامت کا جمعہ ہو کیونکہ قیامت جمعہ کے دن آئے گی)۔

فَاَشْفَقَ اَنْ يَّكُوْنَ دَجَّالًا۔ آپ ڈرے ایسا نہ ہو ابن صیاد دجال ہو (پھر جب تمیم داری نے آپ کو خبر دی کہ وہ دجال کو ایک جزیرہ میں دیکھ کر آئے تو آپ کو اطمینان ہو گیا کہ ابن صیاد دجال نہیں ہے)۔

فَضَرَبَهٗ عِشْرِيْنَ سَوْطًا ثُمَّ اَشْفَقَ۔ پہلے ان کو بیس کوڑے لگائے پھر ان پر رحم کیا (رقت آئی)۔

اَلشَّفَقُ الْحُمْرَةُ۔ شفق سرخی کا نام ہے (اسکے ڈوبتے ہی مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے)۔

ثَوْبٌ شَفَقٌ۔ کمزور بودا کپڑا۔

شَفَقٌ۔ خراب نکمی چیز، دن، خوف۔

شَفَقَ يَشْفِقُ۔ ڈرا اور ڈرتا ہے۔

شَفِقَ يَشْفَقُ۔ مہربانی کی اور مہربانی کرتا ہے۔

شَفْنٌ: گھورنا، آنکھ اٹھا کر تعجب سے دیکھنا یا کراہت سے یا دشمنی سے جیسے شُفُوْنٌ اور انتظار کرنا۔

شَفْنٌ اور شَفِنٌ۔ عقلمند، دانا، میراث کا رقیب

شَفُوْنٌ۔ غیرت مند، تیز نگاہ کرنے والا۔

اِنَّ مُجَالِدًا رَاَى الْاَسْوَدَ يَقُصُّ فِی الْمَسْجِدِ فَشَفَنَ اِلَيْهِ۔ مجالد بن سعید نے اسود کو دیکھا مسجد میں حکایتیں بیان کر رہے ہیں (جیسے ہمارے

ع۱ مگر جوہری نے کہا اشفاق کا معنی مہربانی کا نہیں ہے بلکہ ڈرنے کا مگر دوسرے لغت والوں نے کہا کہ اَشْفَقْتُ عَلَى الصغیر کا معنی یہ ہے کہ میں نے بچہ پر مہربانی کی اس صورت میں مشفق مہربان جو انشا کی کتابوں میں مذکور ہے لکھنا صحیح ہوگا۔ ابن درید نے کہا اَشْفَقْتُ اور شَفَقْتُ کا ایک ہی معنی ہے یعنی میں نے مہربانی کی۔ ع۲ یہ امام حسن بصریؒ کا قول ہے جب لوگوں نے ایک پرانی سیڑھی پر ہجوم کیا۔ انہوں نے کہا:— احسنوا ملأكم ايها المرؤن وما على البناء شفقا ولكن عليكم اپنے اخلاق درست کرو لوگو میں عمارت پر الخ ۱۲ منہ

زمانہ کے واعظوں کا دستور ہے بجائے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور صحیح صحیح حدیثیں سنانے کے بزرگوں اور اولیاء اللہ کی بے اصل حکایتیں اور نقلیں بیان کرتے ہیں تو مجالد نے ان کو گھور کر (کراہت سے) دیکھا۔

فَشَفَنَ النَّاسُ اِلَیْکُمْ۔ لوگوں نے تم کو گھورا۔

تَمُوْتُ وَتَتْرُكُ مَالَكَ لِلشَّافِنِ۔ تو مر جائیگا اور اپنا مال اسکے لئے چھوڑ جائے گا جو تیری موت کا منتظر ہے یا دشمن کے لئے اپنا مال چھوڑ جائے گا۔

صَلّٰی بِنَا لَیْلَۃً ذَاتَ ثَلْجٍ وَّ شَفَّانٍ۔ ایک رات ہم کو نماز پڑھائی جس میں برف گر رہی تھی اور سرد ہوا تھی۔

لَا قَزَعٌ رَبَابُهَا وَلَا شَفَّانٌ ذِهَابُهَا اسکے بادل ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوں اور نہ اسکے مینہ میں سرد ہوا ہو۔

شَفْهٌ: ہونٹ پر مارنا، پھیر دینا، الحاح کرنا، سوال کا ختم کر دینا۔

مُشَافَهَۃٌ۔ نزدیک ہونا، لب سے لب ملا کر روبرو بات کرنا۔

فَاِنْ کَانَ مَشْفُوْهًا فَلْیَضَعْ فِیْ یَدِهٖ اُکْلَۃً اَوْ اُکْلَتَیْنِ۔ جب تمہارا نوکر یا غلام کھانا پکائے تو اس کو بھی (کھانے کے لئے) اپنے ساتھ بٹھالو (اگر کھانا تھوڑا ہو تو اسکے ہاتھ میں ایک یا دو لقمے ہی رکھ دو (نوکر یا غلام یا لونڈی کو جو کھانا پکائے تیار کرے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلانا بہتر ہے بیوقوف دنیادار امیر اور نواب اسں میں شرم کرتے ہیں حالانکہ اس میں دین اور دنیا کے مصالح بھرے ہوتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پکانے والے کو دشمن بہکا کر کھانے میں کوئی مضر چیز یا زہر شریک کرا دیتے ہیں۔

جب اسکو ساتھ بٹھا کر کھلایا کرے گا تو وہ خود اپنی جان کے ڈر سے ہرگز ایسا نہیں کرے گا۔ غرض اللہ اور رسول کا ہر ایک حکم کمال دور اندیشی اور عقلمندی پر مبنی ہے مگر بعضے بیوقوفوں کو خود عقل نہیں جو ایسے احکام کی مصلحت سمجھیں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اگر کھانے والے بہت ہوں (پکانے والے کو ساتھ نہ کھلا سکے تو اسکے ہاتھ میں ایک یا دو لقمے رکھ دے)

رَجُلٌ مَشْفُوْهٌ۔ وہ آدمی جس سے مانگنے والے بہت ہوں اس کا سارا مال تمام کر دیں۔

فَمَا خَلَوْا فِیْ ذٰلِكَ خَبِیْئَۃً مِّنْ نَبَاتِ شِفَاهِهِمْ۔ کوئی پوشیدہ بات اپنی باتوں میں سے نہیں چھوڑی۔

بِنْتُ الشَّفَۃِ: بات، کیونکہ وہ ہونٹ سے نکلتی ہے۔

لَهٗ فِی النَّاسِ شَفَۃٌ۔ لوگوں میں اسں کی تعریف ہو رہی ہے۔

شَفُوٌّ: ڈوبنے کے قریب ہونا، طلوع کرنا، ظاہر کرنا۔

شَفَا۔ کنارہ۔

شَفًا۔ تھوڑا۔

اَشْفٰی۔ جس کے دونوں لب نہ ملیں۔

شِفَاءٌ: تندرست کرنا، چنگا کرنا، تندرستی چاہنا، ڈوبنا، پورا ہونا۔

اِشْفَاءٌ۔ تندرستی چاہنا، قریب ہونا، اوپر سے دیکھنا، تندرستی کے لئے کچھ دینا، تندرستی کا سبب ہونا، تندرستی نہ ہو سکنا۔

تَشَفِّی۔ تندرستی اور اطمینان حاصل کرنا، غصہ بجھ جانا۔

اِشْتِفَاءٌ۔ کسی کی مصیبت پر خوش ہونا، مراد

کو پہنچنا۔

اِسْتِشْفَاءٌ۔ تندرستی چاہنا۔

مُسْتَشْفٰی۔ شفاخانہ، ہاسپٹل، دواخانہ۔

اَشْفٰی۔ سُتالی جس سے سوراخ کرتے ہیں۔

شِفَاءٌ۔ تندرستی اور صحت۔

فَلَمَّا هَجَا كُفَّارَ قُرَيْشٍ شَفٰى وَاشْتَفٰى۔ جب حسّان نے قریش کے کافروں کی ہجو کی تو (مسلمانوں کے دلوں کو) ٹھنڈا کیا (ان کا غصّہ فرو ہوا اور اپنے تئیں بھی راحت دی، اپنا دل بھی ٹھنڈا کیا)۔

فَتَشَفَّوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ۔ ہر دوا کو جس سے وہ چنگا ہو استعمال کیا (کوئی علاج نہ چھوڑا)۔

شُفَيَّةُ۔ ایک پرانا کنواں ہے جس کو بنی اسد کے لوگوں نے کھودا تھا۔

مَا شَفّٰى فُلَانٌ اَفْضَلُ مِمَّا شَفَّيْتَ تَعَلَّمَ خَمْسَ اٰيَاتٍ (ایک شخص لوٹ میں سے سونا لے کر آنحضرتؐ کے پاس آیا اور آپ سے برکت کی دعا چاہی۔ آپ نے فرمایا فلاں شخص نے جس نے قرآن شریف کی پانچ آیتیں سیکھیں تجھ سے بہتر نفع کمایا (کیونکہ اس کا نفع دائمی ہے جو آخرت میں ہمیشہ رہے گا اور سونا فانی ہے آج تیرے پاس ہے کل دوسرے پاس چلا جائے گا)۔ نہایہ میں ہے کہ شاید شَفّٰى اور شَفَّيْتَ اصل میں شَفَّفَ اور شَفَّفْتَ تھا۔ ایک فا کو یا سے بدل دیا۔ جیسے تَقَضَّى الْبَازِيْ میں ایک ضاد کو یا سے بدل دیا تو معنی یہ ہوگا اس نے جو زیادہ کمایا وہ تیری کمائی سے افضل ہے۔

هُوَ عَلٰى شَفًا۔ وہ ہلاکت کے کنارے پر ہے اب ہلاک ہوا چاہتا ہے۔

مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ اِلَّا رَحْمَةً رَحِمَ اللّٰهُ بِهَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا نَهْيُهُ عَنْهَا مَا احْتَاجَ اِلَى الزِّنَا اِلَّا شَفٰى۔ (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا) متعہ جو حلال ہوا تھا تو یہ ایک رحمت تھی اللہ تعالیٰ کی حضرت محمدؐ کی امت پر اور اگر حضرت عمر متعہ سے منع نہ کرتے تو شاید کوئی نادر آدمی ہی زنا کرتا (یعنے بہت ہی کم لوگ ایسے ہوتے جو زنا کرتے کیونکہ متعہ سے ضرورت رفع ہو جاتی۔ یہ ماخوذ ہے عرب کے قول سے:

غَابَتِ الشَّمْسُ اِلَّا شَفًى یعنے سورج ڈوب گیا تھوڑا سا باقی ہے یعنے تھوڑی سی روشنی اس کی رہ گئی ہے۔ ازہری نے کہا اِلَّا شَفًى کا معنی یہ ہے یعنے زنا تو کوئی نہیں کرتا مگر شاید زنا کے قریب کوئی ہو جاتا یعنے دواعیٔ زنا میں سے جیسے بوسہ، مساس وغیرہ سے کوئی مبتلا ہو جاتا۔ بات یہ ہے کہ متعہ آنحضرتؐ کے وقت میں کئی بار حلال اور حرام ہوا اس لئے اس کی حرمت میں بعضے صحابہ کو تردد رہا اور وہ متعہ کرتے رہے، یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے بر سرِ منبر اس کی حرمت بیان کی اس وقت لوگ متعہ سے باز آئے جب بھی عبداللہ بن عباس اس کی حلت کا فتویٰ دیتے رہے اور ایک جماعت تابعین بھی اس کی حلت کی طرف گئی ہے اب یہ کہنا کہ متعہ قطعًا حرام ہے صحیح نہیں ہو سکتا نہ یہ کہنا کہ متعہ کا حلال ہونا رافضیوں کا مذہب ہے کیونکہ اہلِ سنّت میں سے بھی سلف اس کی حلت کی طرف گئے (ملاحظہ ہو زرقانی علی الموطّا)

عہ بعضی روایتوں میں اِلَّا شَقِیٌّ ہے یعنے زنا وہی کرتا جو بدبخت ہوتا۔

اور قرآن شریف کی اس آیت سے جو استدلال کیا جاتا ہے والذین ہم لفروجہم حافظون اِلّا علٰے ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغٰی وراء ذالک فاولئک ہم العادون ۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت دو سورتوں میں ہے اور وہ دونوں سورتیں بالاتفاق مکی ہیں اور متعہ قطعًا ان آیتوں کے اترنے کے بعد آنحضرتؐ نے حلال کر دیا تھا تو یہ زیادت علی الکتاب ہوئی جو حدیث صحیح سے محققین کے نزدیک جائز ہے البتہ یہ درست ہے کہ جمہور صحابہ اور تابعین اور اکثر اہل سنت حرمت متعہ کی طرف گئے ہیں بلکہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن عباس نے حلت متعہ کے فتوے سے رجوع کیا، واللہ اعلم)۔

شَفَا ۔ ہر چیز کا کنارہ۔

نَازِلٌ بِشَفَا جُرُفٍ هَارٍ ۔ ایک پھٹے کگار کے کنارے پر اترا۔

فَاَشْفَوْا عَلَى الْمَرَجِ ۔ رمنے کے کنارے پر ہوگئے (مجمع میں ہے کہ اَشفیٰ کا استعمال اکثر بری بات پر ہونے میں کیا جاتا ہے)۔

اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ ۔ میں اس (بیماری) سے بالکل مرنے کے قریب ہوگیا۔

لَا تَنْظُرُوْا اِلٰى صَلٰوةِ اَحَدٍ وَّلَا اِلٰى صِيَامِهٖ وَلٰكِنِ انْظُرُوْا اِلٰى وَرَعِهٖ اِذَا اَشْفٰى ۔ (حضرت عمرؓ نے فرمایا) آدمی کی روزہ نماز (کی کثرت) پر فریفتہ نہ ہو جاؤ (اس کو نیک اور صالح سمجھنے لگو) بلکہ اس کی پرہیزگاری اس وقت دیکھو جب وہ دولت کو پہنچے (دنیا کا مال و متاع اسکے سامنے آئے اس وقت اگر خدا کا ڈر رکھے اور معاملہ صاف رکھ کر حرام مال اور بے ایمانی خیانت دغابازی سے پرہیز کرے جب اس کو نیک اور صالح سمجھو۔ سبحان اللہ حضرت عمرؓ نے کیا کسوٹی بتلائی)۔

میں کیا کہوں اسکے سوا کہ مجھ کو مسلمانوں پر رونا آتا ہے بڑے بڑے نمازی تہجد گذار وظیفچی لمبی ڈاڑھی عمامہ بر سر جبہ در بر تسبیح کھٹا کھٹ مگر جس کا روپیہ مل جائے اس کے اڑا لینے پر مستعد حرام حلال کی کچھ قید نہیں نہ آخرت کے مواخذہ کا ڈر، قرض لیتے ہیں تو ادا نہیں کرتے وعدہ کرتے ہیں تو وفا نہیں کرتے۔ تھوڑی سی مالیت کے لئے اپنا ایمان کھوتے ہیں۔ ذرا سی دنیاوی منفعت کے لئے دین کی سچی بات کہنے میں تامل کرتے ہیں، اپنا پیٹ بھرنا قومی خیر خواہی اور ملک و ملت کی بہبودی اور ترقی پر مقدم کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں نماز روزہ شب بیداری وظیفہ کیا کام آئیگا بلکہ اور وبال جان ہوگا۔ اگر صرف فرائض ادا کریں اور اللہ کے بندوں سے معاملہ صاف رکھیں کسی کا ایک پیسہ ناحق نہ اڑائیں تو سو درجہ ایسی عبادت سے افضل ہوگا۔

اِذَا ائْتُمِنَ اَدّٰى وَاِذَا اَشْفٰى وَرِعَ ۔ جب اسکے پاس امانت رکھائی جائے تو ادا کرے اور جب مال دولت پر پہنچے تو پرہیزگار رہے (حرام کاری اور دغابازی اور خیانت سے باز رہے بعضوں نے کہا جب گناہ کرنے کا موقع آلگے تو خدا سے ڈر کر اس سے باز رہے)۔

اَلْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ ۔ کالا دانہ (کلونجی) ہر بیماری کی دوا ہے موت کے سوا (یعنے اگر موت ہی آئی ہے تب تو کلونجی سے بھی فائدہ نہ ہوگا ورنہ کلونجی

ہر ایک بیماری میں مفید ہوگی۔ بعضوں نے کہا مراد وہ بیماریاں ہیں جو رطوبت اور برودت اور بلغم سے ہوں کیونکہ کلونجی گرم و خشک ہے۔

میں کہتا ہوں آنحضرتؐ نے جو فرمایا وہ صحیح ہے ہمارا اس پر ایمان اور یقین ہے اور اطباء کی باتیں ظنی اور گمانی ہیں ان پر بھروسا نہیں ہوسکتا بیشک کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے سرد ہو یا گرم بشرطیکہ پورا اعتقاد رکھ کر اس کا استعمال کرے میں نے اپنی آنکھ سے ایک صاحب کو دیکھا وہ ہر ایک بیماری میں کلونجی کا استعمال کرتے اور اللہ تعالیٰ ان کو شفا دیتا۔ شفا پروردگار کے اختیار میں ہے اطباء کی خیالی اور وہمی باتوں پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے۔ میں نے سنا ہے کہ شاہ عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم نزیل امرتسر بھی ہر بیماری کا علاج کلونجی اور شہد سے کیا کرتے۔

مَا شَفَيْتَنِي فِيمَا أَرَدْتُ۔ میرا مطلب تم نے پورا نہیں کیا (میرا شبہ رفع نہیں کیا)۔

لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ۔ قرآن میں جو آیت ہے وہ تسلی دینے والی ایماندار کے لئے کافی ہے۔

عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ تم دو دواؤں کا استعمال رکھو ایک تو شہد دوسرے قرآن کا شہد تو جسمانی امراض کا علاج ہے اور قرآن قلبی اور باطنی اور روحانی امراض کا۔

شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ ایسی تندرستی جو کوئی بیماری باقی نہ رکھے (سب دور کردے)۔

وَشِفَاءُ الْعَلِيلِ مَنْ كَانَ عَلَى شَفًا۔ جو بیمار ہلاکت کے کنارے پر پہنچ گیا ہو اسکے لئے تندرستی ہے۔

شَفَةُ الرَّكِيِّ۔ کنوئیں کی مینڈ، اس کا کنارہ۔

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ۔ سورۂ فاتحہ ہر بیماری کی دوا ہے (ہر ڈنک کا منتر ہے)۔

لَوْلَا مَا سَبَقَنِي إِلَيْهِ ابْنُ الْخَطَّابِ مَا زَنَى مِنَ النَّاسِ إِلَّا شَفًا۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) اگر مجھ سے پہلے خطاب کے بیٹے (یعنی حضرت عمرؓ) متعہ سے منع نہ کرتے تو بہت ہی تھوڑے آدمی زنا کرتے۔

اِسْتَشْفَيْتُ بِالتُّرْبَةِ الْحُسَيْنِيَّةِ۔ امام حسینؑ کی خاک پاک سے میں نے شفا چاہی۔

شُفَيَّةُ۔ ایک کنواں ہے مکہ میں۔

باب الشین مع القاف

شَقٌّ: طلوع ہونا، پھوٹنا، نکلنا، پھاڑنا۔

مِشْقَاءٌ۔ کنگھی۔

شَقَبٌ۔ دو پہاڑوں کے درمیان کا اتار، شکاف پہاڑوں کے درّے میں۔

شَقْحٌ: پاؤں اٹھانا پیشاب کرنے کے لئے، توڑنا۔

شَقَاحَةٌ۔ قبیح ہونا جیسے قَبَاحَةٌ ہے۔

تَشْقِيحٌ۔ رنگ پکڑنا، کھجور کا پکنا۔

مُشَاقَحَةٌ۔ گالی گلوچ کرنا۔

اِشْقَاحٌ۔ دور کرنا۔

شُقْحَةٌ۔ کھجور جو سرخ ہوگئی ہو۔

شُقْحٌ۔ سرخ۔

نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يُشْقِحَ۔ آپ نے کھجور بیچنے سے منع فرمایا جب تک پختہ نہ ہو یعنی سرخ یا زرد نہ ہوجائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اشقحی الْبُسْرَةُ اور شَقَحَتْ اِشْقَاحًا اور تَشْقِيحًا یعنی کچی کھجور رنگ گئی اسم مصدر شُقْحَةٌ ہے۔

كَانَ عَلَى حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ حُلَّةٌ شُقْحِيَّةٌ۔ حیی بن اخطب جو حضرت ام المؤمنین صفیہ کا باپ تھا سرخ جوڑا پہنے تھا۔

إِنَّهٗ قَالَ لِمَنْ تَنَاوَلَ مِنْ عَائِشَةَ اُسْکُتْ مَقْبُوحًا مَشْقُوحًا مَنْبُوحًا۔ (ایک شخص نے حضرت عائشہ ام المومنین کو برا کہا (یعنے جنگ جمل کے بعد جب میں وہ لوگوں کے بہکانے سے تشریف لے گئی تھیں اس کے بعد شرمندہ ہوئیں اور زندگی بھر حضرت علی اور اہل بیت کرام کے ساتھ رہیں) تو حضرت عمارؓ نے کہا، (جو جنگ جمل اور صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے) ارے کمبخت بدبخت خبیث گالی خورے چپ رہ (اپنا منہ دیکھ اور جناب ام المومنین کو دیکھ تو اس قابل کہاں سے ہوا کہ ان کو برا کہے)۔

دَعِیْ هٰذِهِ الْمَقْبُوحَةَ الْمَشْقُوحَةَ

اس لگوڑی کمبخت کو چھوڑ (یعنے زینب کو) یہ بھی حضرت عمارؓ نے ام المومنین ام سلمہؓ سے فرمایا جب ان کی بچی زینب کو ان کی گود سے چھین لیا۔

شَقْذٌ: دور چلے جانا۔

اِشْقَاذٌ۔ ہانک دینا، چلا دینا۔

شَقَذٌ۔ بدنظر ہونا۔

مُشَاقَذَةٌ۔ دشمنی کرنا۔

شَقِذٌ۔ جس کو نیند نہ آئے۔

مَالَهٗ شَقَذٌ وَّلَا نَقَذٌ۔ اس کے پاس ایک دمڑی نہیں ہے۔

مَابِهٖ شَقَذٌ وَّلَا نَقَذٌ۔ اس میں کوئی عیب نہیں ہے۔

شَقْدُفٌ: دو چار پائیاں جو اونٹ کے دونوں طرف لٹکاتے ہیں ہر ایک میں ایک آدمی بیٹھتا ہے اور ایک چارپائی جو آڑی اونٹ کی پیٹھ پر رکھ دی جاتی ہے اس کو شبری کہتے ہیں۔ حجاز میں یہ دونوں سواریاں مشہور ہیں۔

شَقْرٌ: گھوڑے کی ایال اور دم سرخ ہونا اور آدمی کا سرخ سفید ہونا۔

اَشْقَرُ۔ وہ گھوڑا جس کی سرخی پر تیرگی ہو، اور کُمَیْتٌ وہ جس کی سرخی پر سیاہی ہو۔

یُمْنُ الْخَیْلِ فِیْ شُقْرِهَا۔ گھوڑا مبارک وہ ہے جو اشقر ہو۔

اِیَّاكَ وَالْاَشْقَرَ فَاِنَّهٗ تَحْتَ قَرْنِهٖ اِلٰی قَدَمِهٖ مَکْرٌ۔ اشقر آدمی سے بچا رہ وہ سر سے لے کر پاؤں تک مکر اور فریب کا پتلا ہے۔ محیط میں ہے کہ عرب لوگ شُقْرَة یعنے سرخی کو جس پر سفیدی غالب ہو پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ ان کا قول ہے۔

لَا خَیْرَ فِی الْاَشْقَرِ بَعْدَ الْاِمَامِ عُمَرَ

اشقر آدمی میں بھلائی نہیں حضرت عمر کے بعد (یعنے حضرت عمر اس کلیہ سے مستثنیٰ تھے کیونکہ آپ اشقر اللون تھے۔ امام شافعی نے کہا جس کے جسم میں کوئی آفت ہو یا ناقص الخلقۃ ہو اس سے بچا رہ وہ دغاباز اور خبیث ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو اصل پیدائش سے ایسا ہی ہو)۔

نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْ وَادِیْ شُقْرَةَ

یا شَقِرَةَ۔ ایک مقام ہے وادی شقرہ مکہ کے رستے میں وہاں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

شُقْرَانُ۔ آنحضرتؐ کے آزاد کئے ہوئے غلام تھے ان کا نام صالح تھا۔

شَقْشَقَةٌ: اونٹ کا بڑبڑانا، آواز کرنا، اخیر میں پانی سے دھونا تاکہ صابون کا اثر جاتا رہے۔

شِقْشِقَةٌ۔ وہ لوتھڑا جو اونٹ اپنے منہ سے مستی اور جماع کی خواہش پر نکالتا ہے۔ کہتے ہیں یہ عربی اونٹ سے خاص ہے۔

خُطْبَةٌ شِقْشِقِيَّةٌ۔ حضرت علی کا ایک بڑا فصیح اور بلیغ خطبہ (جو نہج البلاغۃ میں مذکور ہے)۔

اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُطَبِ مِنْ شَقَاشِقِ الشَّيْطَانِ بہت سے خطبے (لکچر یا اسپیچ) شیطان کے شقشقے ہیں (یعنی شیطان ان کو آدمی کے منہ سے نکلواتا ہے مراد وہ خطبے ہیں جو ناحق بات کو ثابت کرنے کے لئے یا گناہ اور معصیت کی رغبت دلانے کے لئے کئے جائیں)۔

تِلْكَ شِقْشِقَةٌ هَدَرَتْ ثُمَّ قَرَّتْ (حضرت علی نے جب خطبہ شقشقیہ سُنایا تو عبداللہ بن عباس نے آپ سے کہا کاش آپ تقریر کو جہاں پر آپنے ختم کردیا آگے بڑھاتے اور سلسلہ بیان جاری رکھتے آپ نے فرمایا) وہ تو اونٹ کا ایک شقشقہ تھا جس نے آواز نکالی پھر خاموش ہوگیا (یعنی وہ خطبہ خدا کی طرف سے ایک جوش تھا جب تک اس کا حکم تھا جاری رہا پھر بند ہوگیا)۔

لِسَانًا كَشِقْشِقَةِ الْاَرْحَبِيِّ اَوْ كَالْحُسَامِ الْيَمَانِيِّ الذَّكَرِ۔ یعنے زبان اونٹ کے شقشقہ کی طرح یا یمنی تلوار کی طرح (تیز اور چلتی ہوئی)۔

فَاِذَا اَنَا بِالْفَنِيْقِ يُشَقْشِقُ النُّوْقَ۔ میں نے ایک نر اونٹ کو دیکھا جو اونٹنیوں پر آواز نکال رہا تھا۔ بعضوں نے کہا يُشَقْشِقُ یہاں يَشُقُّ کے معنی میں ہے یعنے اونٹنیوں کو چیر رہا تھا۔

شِقْصٌ : حصہ، تیر، ٹکڑا، شرکت۔

شَقِيْصٌ۔ شریک، ساجھی، عمدہ گھوڑا۔

تَشْقِيْصٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا، حصے لگانا، بانٹنا۔

مُشَقِّصٌ۔ قصاب۔

اِنَّهٗ كَوٰى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ اَوْ اَسْعَدَ ابْنَ زُرَارَةَ فِي الْاَكْحَلِ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ حَسَمَهٗ۔ آنحضرتؐ نے سعد بن معاذ یا اسعد ابن زرارہ کے ہفت اندام رگ تیر کی پیکان سے داغی پھر اس کا خون بند کیا۔

فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بَرَاجِمَهٗ۔ اس نے تیر کی بھالیں لیں اور اپنی انگلیوں کے جوڑان سے کاٹ ڈالے۔

اِنَّهٗ قَصَّرَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ۔ آنحضرتؐ نے مروہ پہاڑ کے پاس تیر کی بھال سے بال کترائے

قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ۔ میں نے آنحضرتؐ کے سر کے بال تیر کی بھال سے کترے (یہ قصر عمرہ جعرانہ کا ہی نہ کہ عمرۃ قضا کا کیونکہ عمرۃ قضا کے وقت تو معاویہ مسلمان نہ تھے)۔

مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيْرَ۔ جو شخص شراب بیچے وہ سور کے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کرے (ان کو بھی بیچے کیونکہ شراب اور سور حرمت میں دونوں برابر ہیں ہمارے زمانہ میں بعضے نام کے مسلمان نصاریٰ کے ساتھ مل کر بے غل و غش شراب پیتے ہیں مگر سور کھانے میں ذرا ہچکچاتے ہیں۔ وہی مثل ہوئی گڑ کھائیں گلگلوں سے پرہیز۔ جب شراب پی تو سور بھی کھاؤ۔ میں نے سنا ہے دروغ بر گردن راوی کہ بعضے مسلمان اب نصاریٰ کے ساتھ سور بھی کھانے لگے ہیں۔ اللہ کی پناہ گلا گھونٹی مرغی یا بکری بھی سور کے برابر ہے)۔

اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِقْصًا مِّنْ مَّمْلُوْكٍ۔ ایک شخص نے بردے میں سے اپنا حصہ آزاد کردیا (یعنے آدھا یا پاؤ)۔

شِقْصٌ اور شَقِيْصٌ۔ حصہ مشترک چیز کا۔

شَقِيْطٌ۔ مٹی کا گھڑا یا ٹھیکرا۔

رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَشْرَبُ مِنْ

مَآءِ الشَّقِیطِ۔ میں نے ابوہریرہؓ کو دیکھا وہ مٹی کے برتن کا پانی پیتے تھے (یا مٹی کے گھڑوں کا)۔

شَقَفٌ: بمعنی خَزَفٌ یعنی ٹھیکرا یا ٹکڑا۔

شُقَیْفَۃ۔ جھانج پیتل یا تانبے کا جو بجاتے ہیں۔

شَقِیفٌ۔ بڑا پتھر۔

تَشْقِیفٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

شَقٌّ: پھاڑنا، چیرنا، پھوٹ ڈالنا، جماعت سے الگ ہوجانا، سخت ہونا۔ جیسے مَشَقَّۃٌ ہے۔ تکلیف میں ڈالنا، ہل چلانا۔

تَشْقِیقٌ۔ چیرنا۔

مُشَاقَّۃٌ اور شِقَاقٌ۔ عداوت اور مخالفت۔

تَشَقُّقٌ۔ چرجانا، پھٹ جانا۔

تَشَاقٌّ۔ ایک دوسرے کے مخالف اور دشمن ہونا۔

اِنْشِقَاقٌ۔ پھٹنا۔

اِشْتِقَاقٌ۔ نکلنا، پھوٹنا، ایک کونے میں ہوجانا۔

شَقِیقٌ۔ سگا۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ۔ اگر میری امت پر بھاری نہ ہوتا (یعنی ان پر سختی ہوگی اس کا مجھ کو خیال نہ ہوتا) تو میں ان کو ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم دیتا (ہر نماز کے لئے مسواک واجب ہوجاتا گو سنت اب بھی ہے کیونکہ نمازی اپنے مالک سے مواجہہ اور مخاطبہ ہوتا ہے اس لئے منہ صاف کرنا ضرور ہے تاکہ اس میں سے کسی بری بو نہ آئے۔

تَشَقَّقْتُ عَلَیْہِ۔ میں اس پر بھاری ہوگیا۔

وَجَدَنِیْ فِیْ اَھْلِ غُنَیْمَۃٍ بِشِقٍّ۔ مجھ کو تھوڑی بکریوں والوں میں تکلیف میں پایا۔

لَمْ تَکُوْنُوْا بَالِغِیْہِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ تم ان مقاموں پر پہنچ نہیں سکتے تھے مگر آدھی جان گنوا کر (یعنی بڑی محنت اور مشقت سے)۔

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ۔ دوزخ کی آگ سے بچو (صدقہ اور خیرات کرکے) گو کھجور کا آدھا حصہ دے کر (یعنی تھوڑا یا بہت جو ہوسکے وہ خیرات کرو تھوڑی خیرات کو حقیر مت سمجھو اور بیکار نہ جانو)۔

اِنَّہٗ سَأَلَ عَنْ سَحَائِبَ مَرَّتْ وَعَنْ بَرْقِھَا فَقَالَ اَخَفْوًا اَمْ وَمِیْضًا اَمْ یَشُقُّ شَقًّا۔ جو ابر گزر رہے تھے ان کا اور ان کی بجلی کا حال پوچھا تو فرمایا کیا چمک تھی پھیلی ہوئی جا بجا یا ایک جگہ ٹھہر کر چمکتی تھی یا لمبی ہوکر بیچ آسمان تک آتی تھی، چوڑی نہیں ہوتی تھی۔

فَلَمَّا شَقَّ الْفَجْرُ اَمَرَ بِاِقَامَۃِ الصَّلٰوۃِ جب فجر کی روشنی پھوٹی تو آپ نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا۔

اَلَمْ تَرَوْا اِلَی الْمَیِّتِ اِذَا شَقَّ بَصَرُہٗ کیا تم نے مرنے والے کو نہیں دیکھا جب اس کی آنکھ کھلی رہ جاتی ہے۔ ایک روایت میں شَقَّ بَصَرُہٗ ہے یعنی جب اس کی نگاہ ایک طرف لگ جاتی ہے (پھر لوٹ کر نہیں آتی)۔

مَا کَانَ لِیُخْنِیَ بِابْنِہٖ فِیْ شِقَّۃٍ مِّنْ تَمْرٍ۔ اپنے بیٹے کو کھجور کے ایک ٹکڑے کے بدل ذلیل نہیں کرنے والا۔

اِنَّہٗ غَضِبَ فَطَارَتْ مِنْہُ شِقَّۃٌ وہ غصہ ہوا اس میں سے ایک ٹکڑا الگ ہوکر اڑا۔

فَطَارَتْ شِقَّۃٌ مِّنْھَا فِی السَّمَآءِ وَشِقَّۃٌ

فِی الْاَرْضِ۔ ایک ٹکڑا اس میں سے آسمان کی طرف اڑا ایک ٹکڑا زمین میں رہا (یہ مبالغہ ہے غیظ و غضب کا عرب لوگ کہتے ہیں اِنْشَقَّ فُلَانٌ مِّنَ الْغَضَبِ وَالْغَیْظِ فلاں شخص غصہ سے پھٹ گیا (یعنی غصہ اس کے جسم میں اتنا بھرا کہ آخر پھول کر پھٹ گیا)۔

تَکَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ۔ قریب ہے کہ غصہ سے پھوٹ نکلے۔

اَصَابَنَا شُقَاقٌ وَّنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَسَاَلْنَا اَبَا ذَرٍّ فَقَالَ عَلَیْکُمْ بِالشَّحْمِ۔ ہم لوگوں کی کھال خشکی کی وجہ سے پھٹ گئی اور ہم احرام باندھے ہوئے تھے۔ ہم نے ابوذر سے پوچھا (کیا کرنا چاہئے) انہوں نے کہا تم چربی کا استعمال کرو (کھاؤ اور لگاؤ تاکہ یہ خشکی جاتی رہے۔

تَشْقِیْقُ الْکَلَامِ عَلَیْکُمْ شَدِیْدٌ۔ اچھی طرح (فصاحت اور بلاغت کے ساتھ) بات کرنا تم پر سخت ہے۔

اِنَّا نَاْتِیْكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِیْدَةٍ۔ ہم آپ کے پاس دور دراز سفر کر کے آرہے ہیں یا دور دراز مسافت سے۔

عَلٰی فَرَسٍ شَقَّاءَ مَقَّاءَ۔ ایک لمبے تڑنگے گھوڑے پر۔

اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِّنْ شَقِیْقَةٍ كَانَتْ بِهٖ۔ آنحضرتؐ نے احرام کی حالت میں آدھے سر کے درد کی وجہ سے پچھنے لگائے۔

اَرْسَلَ اِلَی امْرَاَةٍ بِشُقَیْقَةٍ سُنْبُلَانِیَّةٍ۔ ایک عورت کو آدھا لمبا کپڑا بھیجا۔

اَلنِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ۔ عورتیں مردوں کی جنس ہی سے ہیں (وہ بھی مردوں کی طرح خصلتیں اور عادتیں رکھتی ہیں کیونکہ آدمی ہیں گویا مردوں میں سے نکلی ہیں اس لئے کہ حوا آدم میں سے نکلی تھیں)۔

شَقَائِقُ جمع ہے شَقِیْقَةٌ کی۔

شَقِیْقٌ۔ سگا بھائی۔

اَنْتُمْ اِخْوَانُنَا وَاَشِقَّاءُنَا۔ تم ہمارے بھائی ہو اور ہمارے سگے ہو۔

وَفِی الْاَرْضِ الْخَامِسَةِ حَیَّاتٌ كَالْخَطَائِطِ بَیْنَ الشَّقَائِقِ۔ پانچویں زمین میں سانپ ہیں جیسے لکیریں رہتی ہیں (یعنی بڑے لمبے لمبے)۔

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً تَحْمِلُ كِسْوَةَ اَهْلِهَا اَشَدَّ حُمْرَةً مِّنْ شَقَائِقِ النُّعْمَانِ۔ بہشت میں ایک درخت ہے جس میں سے بہشتیوں کا لباس بنتا ہے وہ گلِ لالہ سے بھی زیادہ سرخ ہے (گل لالہ کو شقائق النعمان اس وجہ سے کہتے ہیں کہ نعمان ابن منذر عرب کا بادشاہ رہتی کے رستوں میں اترا تھا وہاں یہ پھول بکثرت تھا۔ نعمان نے اس کو پسند کر کے وہ جگہ محفوظ کر دی۔ اس روز سے اس کا نام شقائق النعمان ہو گیا۔ بعضوں نے کہا نعمان خون کو کہتے ہیں اور شقائق اسکے ٹکڑے اس پھول کو خون کے ٹکڑوں سے تشبیہ دی سرخی میں)۔

فَبَدَاَ بِشِقِّهِ الْاَیْمَنِ۔ داہنی جانب سے شروع کیا (یعنی بدن کے اس آدھے حصے سے جو داہنی طرف ہوتا ہے)۔

اِضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ۔ داہنی کروٹ پر لیٹے (داہنی کروٹ پر لیٹنا صالح اور نیک لوگوں کا سونا ہے اور بائیں کروٹ حکیموں کا اور چت لیٹنا بادشاہوں اور رئیسوں کا اور منہ کے بل اوندھے کافروں کا)۔

فِیْ شِقِّ سَنَامِهِ الْاَیْمَنِ۔ اسکے کوہان کے داہنے آدھے حصے میں۔

اَنَا اَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ۔ میں دروازے کی دراڑیں سے جھانک رہا تھا۔

شَائِرُ الْبَابِ۔ دروازے کا شگاف یعنی دراڑ۔

ثُمَّ یَأْخُذُ بِیَدِهَا عَلٰی شِقِّهَا الْاَیْمَنِ پھر لپ بھر کر اپنے سر کے داہنے حصے پر پانی ڈالا۔

فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَیْمَنُ۔ آپ کے جسم کا داہنے جانب کا حصہ چھل گیا (اس کا پوست نکل گیا گرنے کی وجہ سے)۔

جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ۔ آدھا بچہ جنے یعنی ناقص الخلقۃ

یُشَقُّ شِدْقُهٗ۔ اس کا جبڑا چیرا جا رہا ہے۔

اِنْشَقَّ الْقَمَرُ۔ چاند پھٹ گیا (آنحضرتؐ کے اشارے سے پھر دو ٹکڑے ہو کر جڑ گیا۔ اللہ تعالےٰ کی قدرت کے سامنے یہ کوئی عجیب اور مشکل کام نہیں ہے اور جن حکیموں نے اجرام سماوی کے خرق و التیام سے انکار کیا ہے وہ محض بے وقوف ہیں اس وقت بھی اجرام سماوی میں خرق والتیام ہو رہا ہے سورج میں سے ہمارے زمین برابر برابر ٹکڑے اڑتے ہیں اور پیوست ہو جاتے ہیں اور زمین بھی دوسرے اجرام سماوی کی طرح ایک کرہ ہے اس میں رات دن خرق والتیام ہوتا رہتا ہے۔ بعضے کم عقل لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر چاند آنحضرتؐ کے عہد میں پھٹا ہوتا تو تمام تاریخ والے خصوصاً ہندوستان کے اس عجیب واقعہ کو تواتر کے ساتھ نقل کرتے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ واقعہ تو ایک آن کا تھا لوگوں کی ادھر توجہ کہاں تھی وہ اپنے دھندوں میں مصروف ہوں گے۔ کوئی سوتے ہوں گے کہیں اس وقت ابر ہوگا کہیں دن ہوگا تو سب لوگ اس کو کیونکر دیکھ سکتے تھے۔ اس پر بھی بعضی تاریخوں میں لکھا ہے کہ ملک ہند میں دھار کے راجہ نے اس واقعہ کو دیکھا تھا۔

فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ۔ آپ نے چاند کے دو ٹکڑے ان کو دکھلائے (اور فرمایا گواہ رہو کیونکہ یہ بہت بڑا معجزہ تھا)۔

وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ۔ وہ پیالہ کے آدھے حصے کی طرح ہوتا ہے۔ (یعنی چاند)۔

اَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ۔ تو نے اس کا دل تو نہیں چیرا (تجھے دل کا حال کیا معلوم شریعت کے احکام سب ظاہر پر مبنی ہیں)۔

يُرِيدُ اَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ۔ وہ یہ چاہے کہ تمہاری جماعت کو پھوڑ دے (تم میں تفرقہ ڈالے موجودہ امام کو معزول کرنے کا قصد کرے، خود امام بننا چاہے یا دوسرے کسی کو بنانا اور جماعت کے اتفاق کو توڑنا چاہے تو اس کو قتل کرو کوئی بھی ہو)

شِقَّةُ الْعَصَا۔ لکڑی کا آدھا ٹکڑا جو لمبا چیرا جائے۔

شُقَّةُ الثَّوْبِ۔ کپڑے کا ٹکڑا۔

شِقُّهٗ سَاقِطٌ۔ اس کا آدھا بدن گرا ہوا ہوگا۔ (لنجا بیکار)۔

مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ جو شخص لوگوں پر مشقت اور تکلیف ڈالے گا (طاقت سے زیادہ ان سے کام لے یا اپنے اوپر حد سے زیادہ سختی کرے عبادت اور مجاہدہ میں) تو اللہ تعالےٰ بھی اس پر سختی کرے گا (اس کو سخت پکڑے گا، رتی رتی اس سے حساب لے گا)۔

ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدُ۔ پھر ان چاروں دریاؤں سے دوسری نہریں پھوٹتی ہیں۔

اُسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ۔ اس غلام سے محنت مزدوری کرائیں گے مگر نہ ایسی جو اس کی طاقت سے زیادہ ہو۔

شِقَاقٌ۔ عداوت اور مخالفت۔

اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ۔ میں سب سے پہلے زمین پھٹ کر اٹھوں گا (یعنے قیامت کے دن)۔

فَاِذَا هُوَ يَجْرِیْ وَلَمْ يَشُقَّ شَقًّا۔ وہ زمین میں چلنے لگا اور اس میں نالہ اور کھڈا نہیں کیا۔

اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا۔ بغلی قبر ہم لوگوں کے لئے ہے اور صندوقی دوسروں کے لئے۔

فَاَمَرَ الْقَمَرَ اَنْ يَنْقَطِعَ قِطْعَتَيْنِ اِلٰى آخِرِهٖ فَقَالُوْا يَنْشَقُّ رَاْسُهٗ فَاَمَرَهٗ فَانْشَقَّ فَسَجَدَ النَّبِیُّ شُكْرًا وَّسَجَدَ شِيْعَتُنَا۔ (امام ابو عبداللہ جعفر صادقؑ نے فرمایا لیلۃ القدر میں چودہ آدمی اکٹھے ہوئے چودھویں ذی الحجہ کو اور آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ ہر پیغمبر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نشانی ملی ہے آپ کی نشانی اس رات میں کیا ہے آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو وہ کہنے لگے اگر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی کچھ قدر و منزلت ہے تو چاند کو حکم دیجئے وہ دو ٹکڑے ہو جائے اتنے میں حضرت جبرئیل اترے اور کہنے لگے یا محمد اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے میں نے ہر چیز کو آپ کے حکم میں کر دیا یہ سنکر آپ نے سر اٹھایا) اور چاند کو حکم دیا دو ٹکڑے ہو جا وہ دو ٹکڑے ہو گیا اس وقت آنحضرتؐ نے سجدہ شکر کیا اور ہمارے گروہ (شیعہ) نے بھی سجدہ کیا، پھر آنحضرتؐ نے سر اٹھایا دوسرے لوگوں نے بھی سر اٹھایا تب وہ کہنے لگے اب حکم دیجئے چاند اپنی حالت پر آجائے آخر وہ اپنی حالت پر آگیا (دونوں ٹکڑے مل کر ایک ہو گئے پھر کہنے لگے اب اس کا سر پھٹ جائے۔ آپ نے حکم دیا اس کا سر پھٹ گیا۔ اس وقت آنحضرتؐ نے سجدہ شکر کیا اور ہمارے گروہ (یعنے شیعہ) نے بھی سجدہ کیا تب وہ کہنے لگے یا رسول اللہ اب مسافروں کو آنے دیجئے جو شام سے آئیں گے اور یمن سے ہم ان سے پوچھیں گے اگر انہوں نے بھی اس رات کو وہی دیکھا جو ہم نے دیکھا تب تو ہم کو یقین ہوگا کہ یہ امر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا ورنہ ہم سمجھیں گے کہ آپ نے ہماری آنکھوں پر جادو کر دیا تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر۔ مجمع البحرین میں ہے کہ شق قمر کے راوی بہت صحابی ہیں حذیفہ بن یمان اور عبداللہ بن مسعود اور انس اور ابن عباس اور ابن عمر وغیرہم۔

مترجم کہتا ہے مگر واقعہ کے وقت دیکھنے والے صرف عبداللہ بن مسعود ہو سکتے ہیں، باقی صحابہ نہیں کیونکہ وہ بہت کم عمر تھے اور بڑی دلیل اس واقعہ کی صحت کی یہ ہے کہ قرآن شریف میں یہ اترا کہ چاند پھٹ گیا اگر نہ پھٹا ہوتا تو سب لوگ اسلام سے پھر جاتے کہ قرآن میں جھوٹ خبر مذکور ہوئی بعضے ملحدوں نے اس کھلی دلیل کو ضعیف کرنے کے لئے یہ کہا کہ انشق بمعنی ینشق ہے یعنے چاند پھٹے گا اور قرآن میں کئی مستقبل واقعات کو بہ صیغہ ماضی بیان کیا گیا ہے جیسے ونفخ فی الصور وغیرہ ان کا جواب یہ ہے کہ اگر یہاں انشق بمعنی ینشق ہوتا تو بعد کی آیت وان یروا آیۃ اس سے چسپاں نہیں ہوتی اور جو خداوند قیامت کے قریب چاند کو پھاڑے گا وہ اب بھی اس کو پھاڑ سکتا ہے اس میں استبعاد کیا ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ۔ میں

تیری پناہ چاہتا ہوں عداوت، اور مخالفت اور نفاق سے۔

اِحْفِرُوْا لِیْ وَشُقُّوْا لِیْ شَقًّا فَاِنْ قِیْلَ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لُحِدَ فَقَدْ صَدَقُوْا۔ میرے لیے قبر کھودو اور صندوقی قبر بناؤ اگر کوئی کہے کہ آنحضرتؐ بغلی قبر میں رکھے گئے تو سچ کہتا ہے۔

لَا بَأْسَ اَنْ یَّتَمَسَّحَ الرَّجُلُ الْخَلُوْقَ مِنْ شِقَاقٍ یُّدَاوِیْہِ۔ کوئی قباحت نہیں اگر آدمی اس خوشبو کی دوا چھولے جو اس نے اعضا پھٹ جانے کی وجہ سے ان پر لگائی ہو۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَخَّرْتُ الْعَتَمَۃَ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ۔ اگر مجھ کو اپنی امت پر یہ امر سخت ہونے کا خیال نہ ہوتا تو عشا کی نماز میں آدھی رات تک دیر کرتا۔

شَقَّ فُلَانٌ الْعَصَا۔ فلاں شخص نے جماعت میں پھوٹ ڈال دی۔

کُلَّمَا فَرَغْتُ مِنْ شُقَّۃٍ عَلَّقْتُھَا عَلَی الْکَعْبَۃِ۔ جب میں کپڑے کے کسی ٹکڑے سے فارغ ہوا تو اسکو کعبے پر لٹکا دیتا۔

نُوْرٌ کَاَنَّہٗ شُقَّۃُ قَمَرٍ۔ آنحضرتؐ نور تھے گویا چاند کا ٹکڑا۔

فُلَانٌ شِقُّ نَفْسِیْ وَشَقِیْقُ نَفْسِیْ۔ فلاں شخص گویا مجھ میں سے نکلا ہے (یعنی میرے مثل ہے)۔

لَا بُدَّ مِنْ فِتْنَۃٍ یَّسْقُطُ فِیْھَا الْحَاذِقُ الَّذِیْ یَشُقُّ الشَّعْرَ بِشَعْرَتَیْنِ۔ ایک ایسا فتنہ ضرور ہوگا جس میں ایسا دانا اور ہوشیار شخص گرفتار ہو جائے گا جو ایک بال کو چیر کر دو کر سکتا ہے۔

شَقْلٌ۔ جماع کرنا، تولنا، اٹھانا۔

تَشَاقُلٌ۔ ایک کے بعد ایک سوار ہونا۔

شَاقُوْلٌ۔ وہ لکڑی جس سے معمار (اوڑ) دیوار وغیرہ کی برابری دیکھتے ہیں۔

اَوَّلُ مَنْ شَابَ اِبْرَاھِیْمُ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ اُشْقُلْ وَقَارًا۔ سب سے پہلے (پیغمبروں میں) ابراہیم پیغمبر بوڑھے ہوئے (ان کے بالوں میں سفیدی آئی) تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ عزت اور آبرو لے (یعنے سنجیدگی اور وقار اور تمکین بڑھاپے سے حاصل ہوتی ہے جوانی ایک طرح کی دیوانگی ہے۔

شَقْنٌ۔ کم کرنا۔

شُقُوْنَۃٌ۔ کم ہونا جیسے اِشْقَانٌ ہے۔

شَقِنٌ۔ کم۔

اِشْقَاھٌ۔ پک جانا سرخ یا زرد ہو کر۔

نَھٰی عَنْ بَیْعِ التَّمْرِ حَتّٰی یُشْقِہَ۔ کھجور کے بیچنے سے آپ نے منع فرمایا یہاں تک کہ سرخ یا زرد ہو جائے (اس وقت بیچ سکتے ہیں بعضوں نے کہا اصل میں یُشْقِحَ تھا حا کو ہا سے بدل لیا ــــ یُشْقِہَ کا بھی یہی معنی ہے تَشْقِیَۃٌ سے

شَقْوٌ: بدبخت کرنا۔

شَقًا اور شَقَاءٌ اور شَقَاوَۃٌ اور شِقْوَۃٌ بدبخت ہونا۔

مُشَاقَاۃٌ۔ ایک چیز کو اوپر اٹھانا پھر اترنے وقت ہاتھ پر روکنا، خبر گیری کرنا۔

اِشْقَاءٌ۔ بدبخت کرنا۔

مِشْقٰی۔ کنگی۔

اَلشَّقِیُّ مَنْ شَقِیَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ وَالسَّعِیْدُ مَنْ سَعِدَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ۔ بدبخت وہ ہے جو

اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت لکھا گیا تھا (اللہ تعالےٰ نے اس کی تقدیر میں بدبختی لکھ دی تھی) اور نیک بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ ہی میں نیک بخت لکھا گیا تھا۔ بدبختی سے مراد یہ ہے کہ آخرت میں بے نصیب ہو اور نیک بختی سے یہ مراد ہے کہ آخرت میں اجر اور ثواب پائے۔ دنیا کی مالداری اور مفلسی مراد نہیں ہے۔

وَشَقِیْتَ اِنْ لَّمْ اَعْدِلْ۔ اگر میں عدل اور انصاف نہ کروں تو پھر تو تو بدبخت ہے (کیونکہ جس امت کا پیغمبر عدل اور انصاف نہ کرے تو اس کی امت والوں سے کیا توقع ہے کہ وہ عدل و انصاف کریں گے)۔

لَا اَکُوْنُ اَشْقٰی خَلْقِكَ۔ میں تیری ساری مخلوق میں (جن کو بہشت ملی ہے) بدبخت اور بدنصیب نہ ہوں گا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّقَاءِ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں بدبختی سے۔

دَرَكِ الشَّقَاءِ۔ بدبختی لگ جانے سے، بدنصیبی آنے سے۔

لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ۔ ان کا صحبتی بدنصیب نہ ہوگا بلکہ کچھ نہ کچھ ان کی صحبت سے فیضیاب ہوگا۔

مِنْ شَقَاوَتِہٖ تَرْکُہٗ اِسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ۔ آدمی کی بدبختی میں یہ بھی داخل ہے کہ اللہ تعالےٰ سے بھلائی مانگنا، خیریت کی دعا کرنا چھوڑ دے (اور دنیا کے سازوسامان میں غرق ہو جائے اپنی عقل و تدبیر پر نازاں رہے)۔

وَاِنَّ اَشْقَاھَا الَّذِیْ یَخْضِبُ ھٰذِہٖ مِنْ ھٰذِہٖ۔ اس امت کا سب سے زیادہ بدبخت (جیسے ثمود کی قوم کا بدبخت ترین وہ شخص تھا جس نے اونٹنی کو زخمی کیا تھا) وہ شخص ہے جو اس کو اس سے رنگ دے گا (یعنی سر پر زخم لگا کر داڑھی کو خون سے رنگ دے گا) یہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا مراد ابن ملجم ملعون ہے جس نے دھوکے سے جب حضرت علی غافل تھے اور صبح کے اندھیرے میں نماز کے لئے جا رہے تھے، آپ کے مبارک سر پر تلوار کی ضرب لگائی۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَیْئًا۔ اللہ تعالےٰ کو تیری بہن کے تکلیف دینے سے کوئی غرض نہیں (یہ آنحضرتؐ نے اس شخص سے فرمایا جس کی بہن نے یہ منت مانی تھی کہ میں بیت اللہ کا حج ننگے پاؤں چل کر سر اور منہ کھول کر کروں گی)۔

مِنْ اَیْنَ لَحِقَ الشَّقَاءُ اَھْلَ الْمَعْصِیَۃِ حَتّٰی حَکَمَ لَھُمْ فِیْ عِلْمِہٖ بِالْعَذَابِ عَلٰی عَمَلِھِمْ۔ گنہگاروں کو شقاوت (بدبختی) کہاں سے لگ گئی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم میں ان کے لئے عذاب کا حکم کر دیا ان کے اعمال کی سزا میں۔

اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَعْلَمَ اَشَقِیٌّ الرَّجُلُ اَمْ سَعِیْدٌ فَانْظُرْ سَیْبَہٗ وَمَعْرُوْفَہٗ۔ جب تو کسی شخص کی نسبت یہ جاننا چاہے کہ وہ نیک ہے یا بد تو اس کے داد دہش کو (یعنی خرچ اخراجات کو) دیکھ اگر وہ اپنا روپیہ مستحقوں اور خرچ کرتا ہے، نیک کاموں میں لگاتا ہے تو سمجھ لے وہ نیک ہے ورنہ جان لے کہ اللہ کے پاس اس کے لئے بھلائی نہیں ہے۔

وَالْجَاھِلُ شَقِیٌّ بَیْنَھُمَا۔ جاہل بدبخت ہے دونوں کے درمیان بعضوں نے کہا یہ سہو ہے کاتب کا اور صحیح شَفِیٌّ عَنْھُمَا ہے یعنی جاہل

ان دونوں سے ایک کنارے پر ہے یعنے الگ ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُوْرِثُ الشَّقَاءَ۔ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ان گناہوں سے جو مفلسی اور محتاجی پیدا کرتے ہیں (یعنے دنیا کی ناداری اور آخرت کی بربادی)۔

باب الشین مع الکاف

شُکْرٌ یا شُکُوْرٌ یا شُکْرَانٌ۔ تعریف کرنا، ثنا کرنا، عرب لوگ کہتے ہیں:۔

شَکَرَ لَهٗ یعنے اس کی تعریف کی اس کا شکریہ کیا اور یہ زیادہ فصیح ہے شَکَرَهٗ سے بعضوں نے کہا دعائے قنوت میں جو عام لوگ نَشْکُرُكَ پڑھتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ صحیح نَشْکُرُ لَكَ ہے۔

شَکَرًا۔ تھن دودھ سے بھر جانا، موٹا ہونا، ولادت کرنا، کھجور کے درخت کے بچے نکل آنا جس کو شِکِیْر کہتے ہیں۔

مُشَاکَرَةٌ۔ شروع کرنا، شکر گذار ظاہر کرنا۔

اِشْکَارٌ۔ بھر جانا جیسے اِشْتِکَارٌ ہے۔

شُکْرٌ اور شِکْرٌ۔ فرج یا ٹنہ۔

شَکْرٌ۔ نکاح کو بھی کہتے ہیں۔

شُکْرٌ۔ اصطلاح میں نعمت کا بدل کرنا زبان ہو یا قلب سے یا ہاتھ پاؤں سے۔ بعضوں نے کہا اپنے محسن کا احسان بیان کرنا اللہ تعالےٰ کا ایک نام شَکُوْرٌ بھی ہے یعنے نیک اعمال کا قدردان ان کا بدل دوچند سہ چند دینے والا۔ ان کے قصوروں کو بخشنے والا)۔

شَکِرَتِ الْاِبِلُ۔ اونٹ چر کر موٹے ہوگئے۔

لَا یَشْکُرُ اللّٰهَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ۔ جو شخص بندوں کے احسان کا شکر نہیں کرتا (اپنے محسن سے برائی کرتا ہے یا اسکے احسان کو یاد نہیں رکھتا اس کی تعریف اور ثنا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر نہیں کرنے کا یا اس کی مثال ایسی ہے گویا وہ اللہ تعالےٰ کا بھی ناشکرا ہے)۔

لَوْلَا سَوَّیْتَ بَیْنَ عِبَادِكَ قَالَ اِنِّیْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْکَرَ۔ (اللہ تعالےٰ سے میں نے عرض کیا تو نے اپنے بندوں کو برابر کیوں نہیں رکھا، حسن اور جمال اور مال تونگری علم اور ہنر میں) ارشاد ہوا مجھ کو یہ پسند ہے کہ لوگ میرا شکر کریں (اعلیٰ آدمی اپنے سے ادنیٰ یعنے کم درجہ کے آدمی کو دیکھ کر میرا شکر کرے اور ادنیٰ درجہ کا آدمی اپنے سے بھی ادنیٰ درجہ کو دیکھ کر شکر کرے اگر سب آدمی غنا اور تونگری مال دولت علم وہنر، حسن وجمال میں برابر ہوتے تو کسی کو شکر کا موقع نہ ملتا نہ صبر کا)۔

اَلطَّاعِمُ الشَّاکِرُ کَالصَّائِمِ الصَّابِرِ کھا کر اللہ کا شکر کرنے والا اس روزہ دار کے برابر ہے (یعنے اجر اور ثواب میں) جو صابر ہو۔

اَلْاِیْمَانُ نِصْفٌ صَبْرٌ وَّنِصْفٌ شُکْرٌ ایمان کا آدھا حصہ شکر ہے اور آدھا حصہ صبر ہے۔

وَاِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ تَسْمَنُ وَتَشْکَرُ شَکَرًا مِّنْ لُّحُوْمِهِمْ۔ زمین کے گوشت خوار جانور یا جوج ماجوج کے گوشت کھا کر موٹے اور فربہ ہوجائیں گے، خوب موٹے۔

هَلْ بَقِیَ مِنْ کُهُوْلِ بَنِیْ مُجَّاعَةَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ وَشَکِیْرٌ کَثِیْرٌ۔ کیا بنی مجاعہ کے ادھیڑ لوگوں میں سے بھی کوئی باقی ہے۔ اس نے کہا ہاں اور بچے بہت ہیں (یعنی کم سن اولاد، اصل میں شکیر اس درخت کو کہتے ہیں جو

بڑے درخت کے تلے پھوٹتا ہے یعنے اس کا بچہ۔

نَهٰی عَنْ شَكْرِ الْبَغِيِّ۔ فاحشہ عورت کی خرچی سے منع فرمایا۔ جیسے نَهٰی عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ یعنے نر کو مادہ پر کدانے کی اجرت سے منع فرمایا۔

اِنْ سَأَلَتْكَ ثَمَنَ شَكْرِهَا وَ شَبْرِكَ اَنْشَأْتَ تَطُلُّهَا۔ اگر وہ تجھ سے اپنی شرمگاہ اور جماع کرانے کی اجرت مانگے تو تو اس میں حیلہ حوالہ کرے۔

فَشَكَرْتُ الشَّاةَ۔ میں نے بکری کی فرج بدل ڈالی۔

لَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ۔ تیری ہی تعریف ہے اور تیرا ہی شکر ہے۔ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام ہر روز صبح اور شام تین بار یہ دعا پڑھتے :۔ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ یا مَا اَمْسٰی[عہ] بِیْ مِنْ نِعْمَةٍ دِیْنٍ اَوْ دُنْیَا فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ بِهَا عَلَیَّ حَتّٰی تَرْضٰی وَ بَعْدَ الرِّضَاءِ۔

شَكْزٌ : انگلیوں سے ٹھونسا دینا، زبان سے ستانا، برچھے سے مارنا، جماع کرنا۔

شَكِزٌ۔ بدخلق۔

شَكَّازٌ۔ جو عورت سے باتیں کرنے میں منزل ہو جائے۔

شَكِسٌ : بے انصاف، بدخلق، بدخو سخت گیر۔

شَكَاسَةٌ۔ سخت گیری۔

شُكُسٌ۔ چاند نکلنے سے پیشتر ایک دن یا دو دن یعنی محاق۔

شَكُسٌ یا شَكِيسٌ۔ بخیل، بدخلق۔

عہ یعنی صبح کو ما اصبح بی کہتے اور شام کو ما امسٰی بی ۱۲ منہ

اَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُوْنَ۔ تم جھگڑالو حصہ دار ہو (ایک دوسرے سے لڑنے والے)۔

شَكِصٌ : بدخو، بدخلق جیسے شَكِيصٌ ہے۔

شَكَاصٌ۔ وہ عورت جس کے دانت ناہموار ہوں۔

شَكَعٌ : اٹھانا۔

شَكَعٌ۔ بہت ہائے ہائے کرنا، بہت دانے نکلنا، غصہ ہونا، دردناک ہونا۔

اِشْكَاعٌ۔ غصہ دلانا، تنگ کرنا، رنجیدہ کرنا۔

شَكِعٌ۔ بخیل دردناک جس کو نیند نہ آئے۔

لَمَّا دَنَا مِنَ الشَّامِ وَلَقِيَهُ النَّاسُ جَعَلُوْا يَتَرَاطَنُوْنَ فَاَشْكَعَهُ وَقَالَ لِاَسْلَمَ اِنَّهُمْ لَنْ يَرَوْا عَلٰى صَاحِبِكَ بِزَّةَ قَوْمٍ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔ (حضرت عمرؓ) جب ملک شام کے قریب پہنچے اور وہاں کے لوگ آپ سے آن کر ملے تو اپنی زبان میں (جو دوسروں کی سمجھ میں نہ آئے) کچھ بکنے لگے۔ حضرت عمرؓ کو اس بات نے غصہ دلایا وہ اپنے غلام اسلم سے کہنے لگے یہ شام کے ملک والے تیرے صاحب پر اس قوم کی وضع نہیں پائیں گے جن پر اللہ تعالیٰ غصہ ہوا (یعنے عجم والوں کی پوشاک اور وضع مجھ پر نہیں دیکھیں گے) آپ اسی طرح سادے میلے کچیلے کپڑوں سے شام کے ملک میں داخل ہوئے۔ ابو عبیدہ نے کہا بھی کہ آپ لباسِ فاخرہ پہن لیجئے۔ ایسا نہ ہو ملک والوں کی نگاہ میں آپ حقیر معلوم ہوں لیکن آپ نے قبول نہیں فرمایا۔ وہاں تو جلالِ خدا آپ کی پیشانی سے عیاں تھا۔ عمدہ لباس اور بناؤ کی کیا ضرورت تھی (حاجتِ مشاطہ نیست روئے دلارام را)۔

فَاِذَا هُوَ شَكِعُ الْبِزَّةِ۔ دیکھا تو وہ بیٹھے ہوئے

حال میں تھے (یعنی عبدالرحمٰن بن سہیل جب ان کا دم نکل رہا تھا)۔

شَكٌّ : شک کرنا، شبہہ کرنا، ہتھیار لگانا، پھاڑنا، بازو پہلو سے لگا لینا، لنگڑانا، گھس جانا مائل ہونا۔

تَشْكِيْكٌ۔ شک میں ڈالنا۔

اَنَا اَوْلٰى بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ۔ میں تو ابراہیم پیغمبر سے زیادہ شک کرنے کے لائق ہوں ہوا یہ کہ جب یہ آیت اتری واذ قال ابراہیم رب ارنی کیف تحی الموتی۔ اخیر تک تو بعضے لوگ کہنے لگے دیکھو ابراہیم پیغمبر کو اللہ کی قدرت میں شک (جب تو کہنے لگے مجھ کو دکھلا دے تو مُردوں کو کیسے جلائے گا) اور ہمارے پیغمبر کو شک نہیں (تو ہمارے پیغمبر کا مرتبہ ابراہیمؑ سے بڑھ کر ہے) اس وقت آنحضرتؐ نے تواضع اور انکسار کی راہ سے یہ حدیث فرمائی اس کا مطلب یہ ہے ابراہیمؑ کو اللہ کی قدرت میں کوئی شک نہ تھا بلکہ یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے وہ بیشک مُردوں کو جلائے گا مگر اس یقین کو اور زیادہ بڑھانے کے لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی۔ ابراہیمؑ کو جو اللہ کے خلیل تھے کسی طرح کا شک ہوتا تو ہم لوگ شک کرنے کے زیادہ سزاوار مگر جب ہم کو شک نہیں ہے تو ان کو شک کیوں ہوسکتا تھا۔ اس کی مثل دوسری حدیث ہے کہ مجھ کو یونس پیغمبر پر بھی فضیلت مت دو، جو تواضع اور انکسار پر محمول ہے۔ بات یہ ہے کہ پیغمبروں کو شک ہونا محال ہے مومنین کاملین جو ان سے مرتبہ میں کہیں کم ہیں دین کے اعتقادات میں شک نہیں ہوتا تو انبیاء کو جن کا درجہ بہت عالی ہے کیونکر شک ہوگا۔ اس لئے حدیث کے ایسے معنی کرنا ضرور ہیں جن سے کوئی قباحت لازم نہ آئے)۔

اَوَ فِیْ شَكٍّ اَنْتَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ۔ کیا خطاب کے بیٹے ابھی تک تو شک میں ہے (جو سمجھتا ہے کہ دنیا کی فراغت اور نعمت اور دولت عمدہ چیز ہے اور شاہانِ روم اور ایران پر اللہ کا فضل مجھ سے زیادہ ہے)۔

مَنْ صَامَ یَوْمَ الشَّكِّ۔ جو شخص شک کے دن روزہ رکھے (جب رمضان کا چاند گواہی سے ثابت نہ ہو)۔

اَشُكُّ فِیْهَا مِنَ الزُّهْرِیِّ فَرُبَّمَا سَكَتُّ مجھ کو شک ہے کہ میں نے یہ حدیث زہری سے سنی یا نہیں تو کبھی میں زہری سے سننا بیان کرتا ہوں، کبھی خاموش رہتا ہوں (سماع کی تصریح نہیں کرتا)۔

وَلَا یَشُكُّ قُرَیْشٌ اِلَّا اَنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ۔ قریش کو اس میں کچھ شک نہ تھا (بلکہ پورا یقین تھا) کہ آنحضرتؐ مزدلفہ ہی میں ٹھہر جائیں گے (وہاں سے عرفات تک آگے نہیں بڑھیں گے چونکہ وہ کہا کرتے تھے کہ ہم لوگ حرم کے رہنے والے ہیں اس لئے حرم سے آگے نہیں جاتے اور عرفات میں جاکر ٹھہرتے آنحضرتؐ بھی مزدلفہ سے آگے بڑھے اور عرفات میں وقوف کیا۔ قریش کو جو گمان آنحضرتؐ کی نسبت تھا کہ آپ آگے نہیں جائیں گے وہ غلط نکلا۔

فَاَبَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّفْدِیَهٗ اِلَّا بِشِكَّةِ اَبِیْهِ۔ آنحضرتؐ نے اس سے فدیہ لے کر اس کا چھوڑنا منظور نہیں کیا مگر جب

وہ اپنے باپ کے ہتھیار فدیہ میں دے۔ شِکَّة بکسرہ شین ہتھیار عرب لوگ کہتے ہیں:

شَاكُّ السِّلَاحِ یا شَاكٌ فِی السِّلَاحِ

یعنے پورا ہتھیار بند۔

فَقَامَ رَجُلٌ عَلَيْهِ شِكَّةٌ۔ ایک شخص کھڑا ہوا جو ہتھیار باندھے تھا (مُسلح تھا)۔

اَنَّهُ اَمَرَبِهَا فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ رُجِمَتْ۔ آنحضرتؐ نے حکم دیا اس عورت (غامدیہ) کے کپڑے اس پر کس دیئے گئے (یا اسکے جسم سے لگا دیئے گئے ایسا نہ ہو کہ رجم میں اس کا ستر کھل جائے) پھر وہ سنگسار کی گئی (پتھروں سے مار مار کر قتل کی گئی۔ اس عورت نے جس کا رتبہ بڑے بڑے اولیاء اللہ سے زیادہ ہے خود آنحضرتؐ کے سامنے آکر زنا کا اقرار کیا اور یہ خواہش کی کہ اللہ کی مقرر کی ہوئی سزا اس کو دی جائے۔ اس کا دودھ پیتا بچہ تھا۔ آپ نے فرمایا ابھی صبر کر یہاں تک کہ یہ بچہ کھانا کھانے لگے۔ وہ بچہ کو لے گئی اور چند دنوں بعد ایک ٹکڑا روٹی کا اسکے ہاتھ میں دے کر لائی۔ اور آپ سے عرض کیا کہ یہ بچّہ اب روٹی کھانے لگا ہے اب مجھ کو رجم کیجئے۔ سبحان اللہ کیسا سچّا ایمان اس عورت کا تھا کہ اپنی جان تک کی پرواہ نہ کی، رضی اللہ عنہا۔ ایک شخص نے اسکے حق میں کوئی تحقیر کا کلمہ کہا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اس نے تو ایسی توبہ کی ہے کہ اگر سارے مدینہ والوں میں بانٹ دی جائے تو سب کو کافی ہو۔ ایک روایت میں فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ہے یعنے اسکے کپڑے اس کے جسم پر باندھ دیئے گئے)۔

اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ بَيْتَهٗ فَوَجَدَ حَيَّةً فَشَكَّهَا بِالرُّمْحِ۔ ایک شخص اپنے گھر میں گیا وہاں ایک سانپ دیکھا اس کو برچھے میں پرو لیا (برچھہ اس میں گھسیڑ دیا، برچھے سے چھید ڈالا)۔

خَطَبَهُمْ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ وَهُوَ غَيْرُ مَشْكُوْكٍ۔ حضرت علیؓ نے کوفہ کے منبر پر لوگوں کو خطبہ سنایا، آپ بندھے ہوئے نہ تھے نہ ایک جائے پر ٹھہرائے گئے تھے۔

بِيْضٌ سَوَابِغُ قَدْ شُكَّتْ لَهَا حَلَقٌ كَاَنَّهَا حَلَقُ الْقَفْعَاءِ مَجْدُوْلٌ۔ سفید پورے جس کے حلقے باندھ دیئے گئے ہیں۔ ایک روایت سُكَّتْ ہے سین سے یعنے جس کے حلقے تنگ ہیں

يُشَكِّكُنِي الشَّيْطَانُ۔ شیطان مجھ کو شک میں ڈالتا ہے۔

لَا يُلْتَفَتُ اِلَى الشَّكِّ اِلَّا اَنْ يَّسْتَيْقِنَ شک کی طرف آدمی کو توجہ نہ کرنا چاہیئے۔ (مثلاً وضو کر چکے تھے یقیناً اب شک ہے کہ حدث ہوا یا نہیں) جب تک یقین نہ ہو۔

اَلْيَقِيْنُ لَا يَزُوْلُ بِالشَّكِّ۔ یقین شک سے دور نہیں ہوتا (یہ بڑا کلیہ ہے علم فقہ کا جس سے سینکڑوں مسئلے نکلتے ہیں)۔

مُشَكِّكٌ۔ وہ کلی جو اپنے افراد میں کم زیادہ ہو کر پایا جائے۔

شَكِيْكَةٌ۔ طریقہ، فرقہ۔

شُكَّةٌ۔ مسافت۔

شَكَّةٌ۔ ایک بار

مِشَكٌّ۔ زرہ۔

شَكْلٌ: ملتبس ہونا، پختگی شروع ہونا، اعراب دینا۔ پاؤں باندھ دینا۔

شَكَلٌ۔ ناز و کرشمہ کرنا، سفیدی میں سرخی ہونا۔

تَشْكِيْلٌ۔ صورت بنانا، باندھنا، دو لفیں۔

مُشَاكَلَةٌ۔ مشابہت۔

إِشْكَالٌ۔ التباس، پختگی اعراب دینا۔

تَشَكُّلٌ۔ صورت بندھنا، تصور کرنا، بالوں میں پھول لگا کر آراستہ ہونا۔

تَشَاكُلٌ۔ یکساں ہونا، مشابہ ہونا۔

إِشْتِكَالٌ۔ التباس۔

كَانَ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ۔ آنحضرتؐ کی دونوں آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی۔ عرب لوگ کہتے ہیں: مَاءٌ أَشْكَلُ۔ جب پانی میں خون کی سرخی ملی ہوئی ہو۔

فَخَرَجَ النَّبِيذُ مُشْكِلًا۔ نبیذ (جو حضرت عمرؓ کو پلایا گیا) خون کے ساتھ مل کر باہر نکل آیا (اس وقت معلوم ہوا کہ زخم کاری لگا ہے اور بچ نہیں سکتے)۔

وَأَنْ لَا يَبِيعَ مِنْ أَوْلَادِ نَخْلِ هٰذِهِ الْقُرَى وَدِيَّةً حَتّٰى يُشْكِلَ أَرْضُهَا غِرَاسًا ان گاؤں کے کھجور کے درختوں کے بچے نہ بیچے جب تک کہ اس کی زمین درختوں کی وجہ سے بدل نہ جائے (یعنی اس میں کثرت سے درخت ہو جائیں اس طرح کہ جس نے اس زمین کو پہلے دیکھا تھا وہ اس کو پہچان نہ سکے کہ یہ وہی زمین ہے یا دوسری)۔

فَسَأَلْتُ أَبِي عَنْ شَكْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ آنحضرتؐ کدھر جانا چاہتے ہیں یا آپ کا طریقہ کیا تھا، مذہب کیا تھا، مقصد کیا تھا۔

شِكْلٌ۔ بہ کسرۂ شین، ناز و کرشمہ اور بہ فتحۂ شین مشابہ اور مذہب۔

اَلْعَرِبَةُ الشَّكِلَةُ۔ عربہ وہ عورت جو ناز نین ناز و انداز والی، اپنے خاوند کی محبوبہ ہو۔

كَرِهَ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ۔ آنحضرتؐ گھوڑے میں شکال کو ناپسند کرتے تھے (وہ یہ ہے کہ گھوڑے کے تین پاؤں میں سفیدی ہو اور ایک پاؤں خالی۔ بعضوں نے کہا وہ جس کے ایک ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں پر سفیدی ہو چنانچہ گھوڑے والوں میں یہ شعر مشہور ہے: دارجل و اشکل و ستارہ پیشانی گر بہ مفتت دہند لستانی۔ کہتے ہیں اگر اشکل گھوڑے کی پیشانی پر اتنی سفیدی ہو جو ہاتھ کے انگوٹھے سے چھپ نہ سکے تو اس کا عیب دور ہو جاتا ہے) واللہ اعلم۔

أَنَّ نَاضِحًا تَرَدّٰى فِي بِئْرٍ فَذُكِّيَ مِنْ قِبَلِ شَاكِلَتِهِ۔ ایک پانی لانے والا اونٹ کنوئیں میں گر گیا، آخر کوکھ کی طرف سے وہ حلال کیا گیا (بسم اللہ کہہ کے اس کی کوکھ میں برچھہ یا تیر مار دیا) ایسی حالت میں اس قسم کی ذکوۃ درست ہے)۔

تَفَقَّدُوا الشَّاكِلَ فِي الطَّهَارَةِ۔ کنپٹی اور کان کے بیچ میں جو سفیدی ہے طہارت میں اس کا خیال رکھو (وہاں پانی پہنچاؤ)۔

عَلٰى شَاكِلَتِهِ۔ اپنے طریقے مذہب روش پر یا اپنی خصلت اور خلقت پر، اپنی طبیعت اور مزاج پر۔

لَسْتَ عَلٰى شَكْلِيْ وَشَاكِلَتِيْ۔ تو میرے طریق اور مذہب پر نہیں ہے۔

اَلْإِدْرَاكُ بِالْمُمَاسَّةِ وَمَعْرِفَةِ الْأَشْكَالِ آدمی کو علم چھونے اور شکلیں پہچاننے سے حاصل ہوتا ہے (یعنی حواس کے ذریعہ سے پہلے محسوسات کا علم ہوتا ہے پھر معقولات کا)۔

شَكَمٌ: بدلہ دینا، عطا کرنا، رشوت دینا، کاٹنا

جیسے شَکِیمٌ ہے۔

شَکَمٌ۔ بھوکا ہونا۔

اِشکَامٌ۔ بدلہ دینا۔

شُکمٌ۔ مزدوری کا بدل اور بلا مزدوری کے جو عطا ہو اس کو شُکدٌ کہتے ہیں۔

شَکِیمَۃٌ۔ طبیعت اور لگام کا لوہا جو گھوڑے کے منہ میں اڑا دیا جاتا ہے۔

حَجَمَہٗ اَبُو طَیْبَۃَ وَ قَالَ اُشْکُمُوْہُ۔ ابوطیبہ نے آنحضرتؐ کے پچھنے لگائے آپ نے فرمایا اس کی مزدوری دو۔

اَلَا اَشْکُمُکَ عَلٰی صَوْمِكَ شُکْمَۃً تُوْضَعُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَائِدَۃٌ وَاَوَّلُ مَنْ یَّاْکُلُ مِنْهَا الصَّائِمُوْنَ۔ کیا میں تم کو روزے کا بدل نہ بتلاؤں قیامت کے دن ایک دسترخوان بچھایا جائے گا اس پر پہلے وہ لوگ کھائیں گے جو دنیا میں روزہ دار تھے۔

فَمَا بَرِحَتْ شَکِیْمَتُهٗ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ۔ ان کی سختی اللہ کے کاموں میں کم نہیں ہوئی (یہ حضرت عائشہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں فرمایا یعنے اللہ کا دین جاری رکھنے میں اور اسکے احکام چلانے میں وہ بہت سخت تھے جیسے منہ زور گھوڑا جو لگام کی پٹری کو بالکل نہیں مانتا اس کو خیال میں نہیں لاتا مطلب یہ ہے کہ دل کے بڑے مضبوط اور جری تھے)۔

اَشْکَمَتْ دَرْد۔ کیا تیرے پیٹ میں درد ہے یہ فارسی کلام ہے جس کو بعضوں نے آنحضرتؐ کی طرف منسوب کیا ہے یعنے آپ نے یہ فارسی جملہ بولا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے بلکہ اس کو موضوعات میں ذکر کیا ہے۔

بُزُرگ آشکم۔ بڑے پیٹ والے۔ یہ حضرت علیؓ کی صفت تھی۔

شَدِیْدُ الشَّکِیْمَۃِ۔ جو شخص کسی سے نہ ڈرے کسی کو خیال میں نہ لائے قوی القلب ہو۔

شِکَنْبٌ۔ پیٹ، یہ معرب ہے شکم کا جو فارسی لفظ ہے ایک حدیث میں آیا ہے۔ اِشکمَنب دَرْدَم۔ کیا تیرے پیٹ میں درد ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث موضوع ہے اور آنحضرتؐ نے فارسی زبان نہیں بولی۔

شَکْوٌ یا شَکْوٰی یا شَکَاۃٌ۔ درد مند کرنا، رنج دینا، شکایت کرنا یعنے کسی کا ظلم اپنے اوپر بیان کرنا جیسے شَکَاوَۃٌ اور شَکِیَّۃٌ اور شِکَایَۃٌ اور شکایت کرنے والے کو شَاکِیْ اور جس کی شکایت کرے اس کو مَشْکُوٌّ اور مَشْکِیْ اور اسکے بیان کو شَکْوٰی اور جس سے شکایت کرے اس کو مَشْکُوٌّ اِلَیْہِ کہیں گے۔

شَکَا اَمْرَہٗ اِلَی اللّٰہِ۔ اللہ سے اپنا حال بیان کیا۔ جیسے شَکَا مَرَضَہٗ لِلطَّبِیْبِ یعنے حکیم سے اپنی بیماری بیان کی۔ اصل میں شَکْوَۃٌ دودھ یا پانی کے برتن کو کہتے ہیں پھر اس کا معنی اظہار اور اخبار ہو گیا۔

تَشْکِیَۃٌ۔ شکایت قبول کرنا۔

اِشْکَاءٌ۔ شکایت دور کرنا یا بڑھانا، راضی کرنا، تہمت لگانا

اِشْتِکَاءٌ۔ شکایت کرنا، بیمار ہونا، درد مند ہونا۔

شَاکِی السِّلَاحِ۔ ہتھیار بند۔

شَکَاۃٌ۔ بیماری۔

شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ یُشْکِنَا۔ ہم نے آنحضرتؐ سے جلتی ریتی کی شکایت کی یعنے دوپہر

کے وقت جب ظہر کی نماز کے لئے آتے تو دھوپ کی حرارت بہت تیز ہوتی۔ زمین کی گرمی سے پاؤں جلتے تو ہم نے یہ چاہا کہ آپ ظہر کی نماز میں ذرا دیر کیا کریں۔ ٹھنڈے وقت نماز پڑھیں لیکن آپ نے ہماری شکایت پر کچھ لحاظ نہیں کیا ظہر کی نماز اوّل وقت ہی یعنے سورج ڈھلتے ہی پڑھتے رہے۔ مجمع البحار میں ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ اول وقت نماز پڑھنا اللہ کی رضامندی ہے اور اخیر وقت پڑھنا اللہ کی معافی ہے اور معافی جب ہی ہوتی ہے جب کوئی تقصیر ہو اور آنحضرتؐ ہمیشہ افضل اور اعلےٰ کام کیا کرتے تھے اور رخصت پر کبھی کبھی عمل کرتے تھے بیانِ جواز کے لئے۔ اب یہ جو ایک حدیث میں آیا ہے اَبردوا بالظہر تو یہ رخصت ہے اور افضل وہی ہے کہ ظہر کی نماز ہر موسم میں اول وقت ادا کی جائے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث سجدے سے متعلق ہے یعنے صحابہ نے آنحضرتؐ سے یہ شکایت کی کہ زمین بہت جلتی ہے ہم زمین پر سجدہ نہیں کر سکتے تو اپنے کپڑے بچھا کر اس پر سجدہ کرنے کی اجازت دیجئے لیکن آپ نے ان کی شکایت پر کچھ التفات نہیں فرمایا اور کپڑوں کے کنارے پر سجدہ کرنا اس کی اجازت نہیں دی۔ بعضوں نے کہا صحابہ یہ چاہتے تھے کہ ظہر کی نماز میں اور زیادہ تاخیر کی جائے یعنے وقت ابراد سے بھی زیادہ یہاں تک کہ دیواروں کا سایہ پڑنے لگے۔ لیکن آنحضرتؐ نے اس کی اجازت نہیں دی۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث اَبردوا بالظہر کی حدیث سے منسوخ ہے۔

شَکَوْنَا۔ ہم نے کافروں کی ایذا دہی کی آنحضرتؐ سے شکایت کی

شَاکَیْتُ اَبَا مُوْسٰی فِیْ بَعْضِ مَا یُشَاکِیْ الرَّجُلُ اَمِیْرَہٗ۔ ہم نے ابو موسیٰ اشعری کی بعضی باتوں میں شکایت کی جن میں آدمی اپنے حاکم اور سردار کی شکایت کیا کرتا ہے۔

وَتِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا عبداللہ ابن زبیر پر کسی نے طعنہ مارا کہ وہ ذات النطاقین یعنے دو کمر بند والی اسماء بنت ابی بکر کے بیٹے ہیں جنہوں نے آنحضرتؐ کی ہجرت کے وقت اپنا کمر بند پھاڑ کر اس میں آنحضرتؐ اور ابوبکر کا توشہ باندھ دیا تھا تو انہوں نے یہ مصرعہ پڑھا:——

وتلک شکاۃ ظاہر عنک عارہا۔ یعنے یہ تو ایسی بات ہے جس سے شرم اور ننگ نہیں آتی، بلکہ تعریف اور فضیلت کی بات ہے (حجاج مردود نے بھی اسماء کو یہی طعنہ دیا تھا اس پاجی کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ تو ایسی فضیلت ہے جو اسکے ہفتاد پشت کو بھی نصیب نہیں ہوئی تھی

دَخَلَ عَلَی الْحَسَنِ فِیْ شَکْوٍ لَّہٗ یا فِیْ شَکْوَاہُ۔ امام حسنؑ کے پاس ان کی بیماری میں گئے۔

اِشْتَکٰی سَعْدٌ شَکْوٰی۔ سعد ایک بیماری میں مبتلا ہوئے۔

تُکْثِرْنَ الشَّکَاۃَ۔ تم شکایت بہت کرتی ہو

وَکَانَ لَہٗ شَکْوَۃٌ یَنْقَعُ فِیْھَا زَبِیْبًا۔ ان کے پاس ایک چھاگل یا مشک تھی جس میں انگور بھگوتے۔ بعضوں نے کہا بکری کا بچہ جب تک دودھ پیتا ہے تو اسکی کھال کو شکوۃ کہتے ہیں پھر جب دودھ چھٹ جائے تو اس کی کھال کو بَدْرَۃ کہتے ہیں، جب بڑا ہو جائے تو سِقَاءٌ کہتے ہیں۔

تَشَکَّی النِّسَاءُ۔ عورتوں نے چمڑے کا شکوہ بنایا (دودھ کو دہی بنانے کے لئے)۔

اِشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّھَا۔ دوزخ نے اپنے مالک سے شکوہ کیا (گلہ کیا) دوزخ میں حیات ہونا اور اس کا بات کرنا کچھ بعید نہیں ہے تو حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے یہ آیت وتقول ہل من مزید۔ بعضوں نے کہا مجازًا زبانِ حال سے شکایت کرنا مراد ہے اور شکایت اسکی یہ تھی کہ مارے جوش اور حرارت کے خود میں اپنے کو کھا رہی ہوں۔

شُکِیَ اِلَیْہِ الرَّجُلُ یُخَیَّلُ اِلَیْہِ۔ اس آدمی کی بیماری ان سے بیان کی گئی کہ اس کو یہ خیال آتا ہے۔

شَکَوْتُ اِلَیْہِ اَنِّیْ اَشْتَکِیْ۔ میں نے ان سے یہ شکوہ کیا کہ میں بیمار ہوں۔

وَھُوَ شَاكٍ۔ وہ بیمار تھے۔

جَاءَ زَیْدٌ یَشْکُوْ۔ زید اپنی بی بی (حضرت زینب) کی شکایت کرتے ہوئے آئے۔

شَکَیَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ دونوں نے آنحضرتؐ سے شکایت کی ایک روایت میں شکوا ہے یہ واوی اور یائی دونوں طرح آیا ہے۔

مِنْ مِشْکَوتِہٖ۔ وہ سوراخ جو دیوار میں چراغ رکھنے کے لئے کرتے ہیں وہ آر پار نہیں ہوتا۔

اِنَّمَا الشَّکْوٰی اَنْ تَقُوْلَ لَقَدِ ابْتُلِیْتُ بِمَا لَمْ یُبْتَلَ بِہٖ اَحَدٌ (امام جعفر صادقؓ نے فرمایا) جو شکوہ برا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی یوں کہے جیسی بیماری یا تکلیف مجھ کو ہوئی ایسی خدا نے کسی کو نہیں دی اور یہ کہنا کہ رات کو مجھ کو نیند نہیں آئی یا آج مجھ کو بخار آگیا شکوہ نہیں ہے)۔

اِشْتَکَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ عَیْنَھَا۔ بی بی ام سلمہؓ کی آنکھ میں درد ہوا آنکھ کا شکوہ ان کو پیدا ہوا)۔

شَکِیٌّ: شکایت کرنا۔

شَکِیَّۃٌ۔ بچا ہوا بقیہ۔

باب الشین مع اللام

شَلَبَۃٌ۔ ایک قسم کی مچھلی۔

شَلَبِیْ۔ ظریف اور حجام کو بھی کہتے ہیں اور ایک قسم کی عمدہ کھجور ہے مدینہ میں۔

شُلْثَانٌ: سلطان۔

شَلَثٌ۔ ایک قسم کا جو اسکو شَلَتٌ بھی کہتے ہیں۔

شَلْجَمٌ۔ مشہور ترکاری ہے کہتے ہیں بصارت کے لئے اس کا کھانا بہت مفید ہے۔ شیخ مولانا عبدالحئی بنارسی نیتو نویؒ جب تک شلجم بازار میں ملتا رہتا اسی کو کھاتے دوسری کوئی ترکاری نہ کھاتے۔

شَلْحٌ: کپڑے آتار لینا، پر بدلنا، پھینک دینا

تَشْلِیْحٌ۔ کسی کو ننگا کرنا اسکے کپڑے چھین لینا۔

اَلْحَارِبُ الْمُشَلِّحُ۔ لڑنے والا لوگوں کے کپڑے آتار لینے والا۔

خَرَجُوْا لُصُوْصًا مُشَلِّحِیْنَ۔ چور کپڑے آتارو بن کر نکلے۔

شَلْحَفَۃٌ: کسی چیز کا ایک کونا کاٹ لینا۔

شِلَّخْفٌ۔ مضطرب الخلق، موٹا، بدخلق جو اچھی طرح بات نہ کر سکے۔

شَلْخٌ: گوشت کاٹ دینا، اصل، نطفہ، فرج۔

شَلِیْخٌ۔ ایک کھانا جو گوشت دودھ پیاز سے تیار کیا جاتا ہے اسکو شَاکِرِیَّۃ بھی کہتے ہیں۔

شَلْخَبٌ: بمعنی شَلَخْبٌ۔ بدخلق، سخت مزاج جو اچھی طرح بات نہ کر سکے۔

شَلْخَفٌ بمعنی سِلَخْفٌ موٹا، بدخلق، سخت مزاج۔

شَلْشَلَةٌ: ٹپکنا، بہنا، پھیلانا۔ جیسے شِلْشَالٌ ہے۔

فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَتَشَلْشَلُ۔ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اسکے زخم سے خون شرشر بہہ رہا ہوگا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: شَلْشَلَ الْمَاءَ فَتَشَلْشَلَ۔ پانی سَر سَر بہنے لگا۔

شَلْغٌ۔ کچلنا، جیسے ثَلْغٌ۔

شَلْقٌ: کوڑے سے مارنا، جماع کرنا، لمبا پھاڑنا۔

شِلْقَاءُ۔ چھری۔

شَلَلٌ: چھوڑ دینا، ہلکا سینا، کاٹنا، ہانکنا، سوکھ جانا، بیکار ہو جانا جیسے شَلَلٌ ہے۔

أَشَلَّ الرَّجُلُ۔ اس کا ہاتھ سوکھ گیا۔

عَيْنٌ شَلَّاءُ۔ وہ آنکھ جس میں بینائی نہ ہو۔

وَفِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ إِذَا قُطِعَتْ ثُلُثُ دِيَتِهَا۔ جو ہاتھ خشک اور بیکار ہو اگر اس کو کوئی کاٹ ڈالے تو چنگے ہاتھ کی تہائی دیت دینا ہوگی۔ عرب لوگ کہتے ہیں: شَلَّتْ يَدُهُ تَشَلُّ شَلَلًا یعنی اس کا ہاتھ شل ہو گیا۔

شَلَّتْ يَدُهُ يَوْمَ أُحُدٍ۔ طلحہؓ کا ہاتھ احد کی جنگ میں بیکار ہو گیا (کافروں کی تلوار کی ضربیں جو وہ آنحضرتؐ پر کرتے تھے طلحہ نے اپنے ہاتھ پر لیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا طلحہ کے لئے بہشت واجب ہوگئی۔ ایسے جاں نثار صحابہ سے اگر کوئی قصور ہو گیا وہ بھی اجتہاد اور رائے کی غلطی سے جیسے جنگ جمل میں وہ شریک ہوئے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرنے والا ہے۔ علی الخصوص اس حالت میں جب وہ اس قصور پر نادم اور شرمندہ ہوئے جیسے روایت ہے کہ طلحہ نے مرتے وقت ثور بن جزارہ کے ہاتھ پر جو حضرت علی کے لشکر والوں میں تھے حضرت علی سے بیعت کر لی اور حضرت علی نے یہ حال سنکر فرمایا اللہ اکبر صدق رسول اللہ طلحہ بہشت میں بغیر میری بیعت کے جانے والے نہ تھے اسی طرح حضرت زبیرؓ بھی نادم ہو کر بے لڑے بھڑے لوٹ گئے اور حضرت عائشہ تا دم وفات اپنے اس قصور پر روتی رہیں)۔

يَدٌ شَلَّاءُ وَبَيْعَةٌ لَا تَتِمُّ (جب حضرت علیؓ خلیفہ ہوتے تو سب سے پہلے طلحہؓ نے ان سے بیعت کی اس پر ایک شخص نے کہا) سوکھا ہاتھ اور بیعت یہ بیعت پوری نہ ہوگی (یعنے پہلے ایسے شخص نے بیعت کی جس کا ہاتھ شل تھا یہ فال نیک نہیں ہے مجھ کو یہ بیعت پوری ہوتی معلوم نہیں ہوتی۔ بعضے وقت کی بات جو منہ سے نکلتی ہے سچ ہو جاتی ہے ایسا ہی ہوا حضرت علی سے بہت لوگ جیسے معاویہ اور ان کے ہمراہی مخالف ہوگئے اور طلحہ اور زبیر بھی بیعت کر لینے کے بعد بیعت توڑ کر جنگ پر مستعد ہو گئے۔ غرض آپ کی خلافت کا سارا زمانہ آپس ہی کے جھگڑوں میں گذر گیا اور وفات تک آپ کو بے فکری اور راحت نہ ملی۔ وکان امر اللہ قدرًا مقدورًا)۔

يَجُوزُ فِي الْعِتَاقِ الْأَشَلُّ وَلَا يَجُوزُ الْأَعْمَى بردہ آزاد کرنے میں (جیسے کفارہ وغیرہ میں) وہ بردہ آزاد کرنا درست ہے جس کا کوئی عضو شل ہو پر اندھا درست نہیں۔

شَلَمٌ اور شَلِمٌ اور شُلُمٌ بیت المقدس کو کہتے ہیں اور عبرانی زبان میں:

أُورْشَلِيمُ یعنے شلیم کا شہر۔

شَلْوٌ: چلنا، اٹھانا۔
اِشْلَاءٌ۔ جانور کو بلانے کے لئے توبرہ دکھلانا، دوہنے کے لئے بلانا، شکار پر چھوڑنا، برانگیختہ کرنا۔
تَقَلَّدَهَا شِلْوَةً مِّنْ جَهَنَّمَ یا شِلْوًا مِّنْ جَهَنَّمَ (ابی بن کعب نے طفیل بن عمرو کو قرآن پڑھایا۔ طفیل نے اسکے صلہ میں ان کو ایک کمان تحفہ بھیجی آنحضرتؐ نے یہ سنکر فرمایا) طفیل نے ابی بن کعب کے بدن پر دوزخ کا ایک ٹکڑا لٹکایا۔
شِلْو کہتے ہیں عضو کو۔
اِئْتِنِیْ بِشِلْوِهَا الْاَیْمَنِ۔ میرے پاس اس کا داہنا عضو لا (یعنے داہنا دست یا داہنی ران)۔
فَاسْتَثَرْنَا شِلْوَ اَرْنَبٍ دَفِیْنًا۔ ہم نے خرگوش کا ایک پارچہ نکالا جو زمین میں گاڑ دیا گیا تھا۔
مَرَّ بِقَوْمٍ یَّتَنَالُوْنَ مِنَ الثَّعْدِ وَالْحُلْقَانِ وَاَشْلٍ مِّنْ لَحْمٍ۔ آنحضرتؐ کچھ لوگوں پر گذرے جو مسکہ اور ترکھجور اور گوشت کے پارچے اڑا رہے تھے (عمدہ عمدہ لذیذ کھانے کھا رہے تھے)۔
—— اَشْلٍ جمع ہے شِلْوٌ کی۔
وَاَشْلَاءً جَامِعَةً لِاَعْضَائِهَا۔ اس کے سارے بدن کے ٹکڑے۔ اَشْلَاءٌ بھی جمع ہے شِلْوٌ کی۔
کَانَ مِنْ اَشْلَاءِ قَنَصِ بْنِ مَعَدٍّ۔ نعمان ابن منذر قنص بن معد کی اولاد میں سے تھا (یعنے ان کے گوشت کا ایک ٹکڑا تھا بچا ہوا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اَشْلَاءُ بَنِیْ فُلَانٍ یعنے ان کے بقیہ۔
اَللِّصُّ اِذَا قُطِعَتْ یَدُهٗ سَبَقَتْ اِلَی النَّارِ فَاِنْ تَابَ اِشْتَلَاهَا۔ چور کا جب ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو وہ دوزخ کی طرف آگے چل دیتا ہے پھر اگر اس نے توبہ کی تو اپنا ہاتھ دوزخ سے کھینچ لیتا ہے (یعنے دوزخ میں جانے سے بچ جاتا ہے)۔

وَجَلَتِ الْعَبْدَ بَیْنَ اللّٰهِ وَبَیْنَ الشَّیْطَانِ فَاِنِ اسْتَشْلَاهُ رَبُّهٗ نَجَّاهُ وَاِنْ خَلَّاهُ وَالشَّیْطَانَ هَلَکَ۔ بندہ اللہ اور شیطان کے بیچ میں ہے اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا تب تو اس کو نجات ملی (شیطان کے پھندے سے چھٹا) اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو شیطان کے ہاتھ میں چھوڑ دیا تو تباہ ہوا)۔
ظَاهِرُهٗ نَسًا وَّبَاطِنُهٗ شَلًا۔ سرین باہر سے تو ایک رگ ہے (جو ران کے اندر جاتی ہے) اور اندر سے خالی ہے (گویا گوشت اس میں سے نکال لیا گیا ہے)۔
اَشْلَیْتُ الْکَلْبَ۔ میں نے کتے کو بلایا۔
جَعَلَ لَکُمْ اَشْلَاءً۔ تمہارے اعضا بنائے

باب الشین مع المیم

شَمَاتٌ یا شَمَاتَةٌ۔ کسی کی تکلیف سے خوش ہونا
تَشْمِیْتٌ۔ چھینک کا جواب دینا، محروم کرنا۔
اِشْمَاتٌ۔ دشمنوں کو کسی پر خوش کرانا۔
اِشْتِمَاتٌ۔ مٹا یا شروع ہونا۔
تَشَمُّتٌ۔ محروم ہو کر لوٹنا۔
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں دشمنوں کے ہنسنے اور خوشی کرنے سے
لَا تُطِعْ فِیَّ عَدُوًّا شَامِتًا۔ کسی دشمن کی میرے مقدمہ میں مت سن جو میری تکلیف پر خوشی کرے۔
فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ یُشَمِّتِ الْاٰخَرَ آنحضرتؐ نے ایک چھینکنے والے کا جواب دیا (اس کو یرحمک اللہ کہا) دوسرے کو جواب نہیں دیا۔
تَشْمِیْتٌ اور تَسْمِیْتٌ شین اور سین دونوں

سے آیا ہے (یعنے خیر اور برکت کی دعا کرنا) یہ شَوَامِت سے نکلا ہے بمعنے پائے (یعنی اللہ تجھ کو اپنی اطاعت اور فرماں برداری پر ثابت قدم رکھے۔ بعضوں نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تجھ کو دشمنوں کی ہنسی اور خوشی سے بچائے اور دور رکھے)۔

فَاَتَاهُمَا فَدَعَا لَهُمَا وَشَمَّتَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ (جب حضرت فاطمہ کا نکاح ہو گیا تو آنحضرتؐ ان دونوں (یعنے حضرت علی اور حضرت فاطمہ پاس تشریف لائے (ان کے گھر میں آئے) اور دونوں کے لئے دعا کی اور خیر و برکت کی دعا کی پھر باہر نکلے۔

فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَهٗ اَنْ يُّشَمِّتَهٗ جو شخص چھینک کی آواز مسلمان سے سنے تو اس پر لازم ہے کہ تشمیت کرے (یعنی یرحمک اللہ کہے بشرطیکہ چھینکنے والے نے الحمد للہ کہا ہو امام شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک تشمیت سنّت ہے اور مالکیہ نے اس کو واجب کہا ہے)۔

لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ وَذَكَرَ مِنْهَا تَشْمِيْتَ الْعَاطِسِ. ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھؔ حق ہیں ایک ان میں سے چھینک کا جواب دینا بھی ہے۔

لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ بِبَلِيَّةِ عَدُوٍّ فَيَرْحَمَهٗ رَغْمًا لِاَنْفِكَ وَيَبْتَلِيْكَ۔ دشمن کی تکلیف پر اپنی خوشی مت ظاہر کر ایسا نہ ہو اللہ تعہ تجھ کو ذلیل کرنے کے لئے اس پر رحم کرے اور تجھ کو آفت میں پھنسا دے (اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست۔ بڑا بول بولنے والا یا دوسرے کی تکلیف پر خوشی کرنے والا خود اس بلا میں مبتلا ہوتا ہے) شُمَّاتٌ جمع ہے شَامِتٌ کی یعنے دوسرے کی تکلیف پر خوشی کرنے والے۔

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ۔ آنحضرتؐ نے چھینکنے والے کو جواب دینے کا حکم فرمایا۔

شَمْجٌ : ملا دینا، خلط کر دینا، دور دور سینا، جدا کرنا۔

نَاقَةٌ شَمَجَى۔ تیز اونٹنی۔

شَمْجَرَةٌ : ڈر کر بھاگنا۔

شَمْحَطٌ یا **شِمْحَاطٌ** یا **شُمْحُوْطٌ**۔ بہت لمبا

شَمْخٌ یا **شُمُوْخٌ**۔ بلند ہونا، لمبا ہونا، ناک بھوں چڑھانا، تکبّر اور غرور سے۔

شَامِخُ الْحَسَبِ۔ عالی خاندان۔

فَشَمَخَ بِاَنْفِهٖ۔ اپنی ناک بھوں چڑھائی (غرور سے)۔

جِبَالٌ شَامِخَاتٌ۔ اونچے بلند پہاڑ۔

اَلْاَصْلَابُ الشَّامِخَةُ۔ اونچی نسلیں (یعنے شریف نطفے)۔

اَلْعِزُّ الشَّامِخُ۔ بلند عزت، بڑا مرتبہ۔

شَامِخُ الْاَرْكَانِ بلندپائے۔

مَا تَفْتَخِرُ الشِّيْعَةُ اِلَّا بِقَضَاءِ عَلِيٍّ فِيْ هٰذِهِ الشَّمْخِيَّةِ الَّتِيْ اَفْتَاهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ شیعہ حضرت علی کے اس حکم پر فخر کرتے ہیں جو انہوں نے اس عالیشان مسئلہ میں دیا جس میں عبد اللہ بن مسعودؓ نے فتویٰ دیا تھا۔ ایک روایت میں سَجِيَّة ہے اس کا بھی معنی نہیں بنتا۔ بہرحال یہ حدیث غرابت اور تعقید سے خالی نہیں ہے۔

شَمْخَرَةٌ : تکبّر اور غرور۔

اِشْمِخْرَارٌ۔ لمبا ہونا۔

مُشْمَخِرٌّ۔ بلند۔

شُمَّخْرٌ۔ مغرور، متکبّر۔

شَمْرٌ : اِتراتے ہوئے چلنا، اکھیڑنا، کاٹنا۔

تَشْمِیْرٌ۔ کپڑا پنڈلیوں پر سے یا ہاتھ پر سے اٹھانا، چھوڑ دینا۔

تَشَمُّرٌ۔ تیار ہونا، آمادہ ہونا۔

اِنْشِمَارٌ۔ تیز چلنا۔

شَمِر۔ یمن کا ایک بادشاہ جس نے فارس کا ایک شہر کھود ڈالا اس لئے اس کو شمرکند کہنے لگے اب اس کو سمرقند کہتے ہیں۔

شِمْرٌ۔ سخی جہاندیدہ، تجربہ کار، ہوشیار۔

شِمْر لَعِیْن۔ امام حسین علیہ السّلام کے قاتل بدبخت ملعون کا نام تھا۔

لَا یُقِرَّنَّ اَحَدٌ اَنَّہٗ یَطَاُ جَارِیَتَہٗ اِلَّا اَلْحَقْتُ بِہٖ وَلَدَھَا فَمَنْ شَاءَ فَلْیُمْسِکْھَا وَمَنْ شَاءَ فَلْیُشَمِّرْھَا۔ (حضرت عمرؓ نے فرمایا دیکھو جو شخص یہ اقرار کرے گا کہ وہ اپنی لونڈی سے صحبت کرتا ہے تو اس لونڈی کا جو بچہ پیدا ہوگا اس کا نسب میں اسکے مالک سے ملا دوں گا (یعنے وہ بچہ لونڈی کے مالک ہی کا قرار دوں گا اب جس کا جی چاہے اپنی لونڈی کو رکھے اس سے جماع کرے جس کا جی چاہے اس کو چھوڑ دے (اس سے صحبت نہ کرے)۔

شَمِّرْ فَاِنَّکَ مَاضِی الْاَمْرِ شِمِّیْرٌ۔ تومستعد رہ تیرا حکم چلنے والا تو کوشش کرنے والا ہے۔

فَلَمْ یَقْرَبِ الْکَعْبَۃَ وَلٰکِنْ شَمَّرَ اِلٰی ذِی الْمَجَازِ۔ کعبے کے نزدیک نہیں آیا بلکہ ذی المجاز کا قصد کیا (اپنے اونٹوں کو وہاں بھیجدیا)۔

اِنَّ الْھُدْھُدَ جَاءَ بِالشَّمُّوْرِ فَجَابَ الصَّخْرَۃَ عَلٰی قَدْرِ رَأْسِ اِبْرَۃٍ۔ ہدہد شمور لے کر آیا (یعنے الماس کا وہ ٹکڑا جس سے جواہرات میں سوراخ کرتے ہیں) پھر پتھر میں سوئی کے نوک برابر سوراخ کیا۔

اِشْتِمَارٌ۔ گذرنا، نفوذ کرنا۔

یَا عِیْسٰی تَشَمَّرْ فَکُلُّ مَا ھُوَ اٰتٍ قَرِیْبٌ عیسٰی تو ہر وقت مستعد رہ (نیک اعمال کرتا رہ) جو چیز آنے والی ہے وہ قریب ہے (یعنے موت کو ہر وقت نزدیک سمجھنا چاہئے)۔

شَمَّرَ عَنْ اِزَارِہٖ۔ اپنا تہبند اٹھایا۔

شَمَّرْتُ عَنْ سَاعِدِ الْجِدِّ۔ میں نے کوشش کی بانہہ پر سے کپڑا اٹھایا (یعنی مستعد اور آمادہ ہوا)۔

خَرَجَ مُشَمِّرًا۔ کپڑا اٹھائے ہوئے نکلے۔

شَمْرَخَۃٌ : ٹہنیاں کاٹ لینا، سونت لینا۔

خُذُوْا عِثْکَالًا فِیْہِ مِائَۃُ شِمْرَاخٍ کھجور کی ایک ڈالی جس میں سو ٹہنیاں ہوں (باریک باریک جن پر کھجور لگی ہوتی ہے اس سے ایک مار اس کو لگا دو گویا یہ سو کوڑوں کے قائم مقام ہوگی)۔

شَمْزٌ۔ کراہت سے نفرت کرنا۔

تَشَمُّزٌ۔ ترش رو، منقبض ہونا۔

اِشْمِئْزَازٌ۔ روئیں اٹھنا، ڈرنا، برا جاننا، نفرت کرنا، منقبض ہونا۔

مُشْمَئِزٌّ۔ نفرت کرنے والا، کراہت کرنے والا۔

سَیَلِیْکُمْ اُمَرَاءُ تَقْشَعِرُّ مِنْھُمُ الْجُلُوْدُ وَتَشْمَئِزُّ مِنْھُمُ الْقُلُوْبُ۔ وہ زمانہ قریب ہے جب تم پر ایسے حاکم حکومت کریں گے جن سے بدن پر روئیں کھڑے ہوں گے (ان کے ظلم وستم اور افعالِ شنیعہ دیکھ کر) اور دل ان سے نفرت کریں گے (ان کی بدکاری کی وجہ سے)۔

شَمْسٌ : سورج اور جہاں دھوپ پڑتی ہو، دھوپ۔

شُمُوْسٌ اور شِمَاسٌ ۔ باز رہنا، انکار کرنا، خندہ ہونا، ایسا کہ نہ سواری دے نہ زین یا لگام لانے دے، برائی کا قصد کرنا، دشمنی ظاہر کرنا۔

شَمَسَ يَوْمُنَا يَشْمِسُ ۔ ہمارے دن میں سورج نکلا۔

تَشَمُّسٌ ۔ سورج کے سامنے ہونا۔

تَشْمِيْسٌ ۔ سورج پرستی، دھوپ میں پھیلانا۔

اِشْمَاسٌ ۔ سورج ظاہر ہونا۔

مَالِيْ اَرَاكُمْ رَافِعِيْ اَيْدِيْكُمْ فِي الصَّلٰوةِ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٌ ۔ مجھ کو کیا ہوا میں دیکھتا ہوں تم نماز میں اپنے ہاتھ اس طرح اٹھاتے ہو گویا وہ خندہ گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔

شُمُسٌ یا شُمْسٌ جمع ہے شَمُوْسٌ کی یعنے وہ گھوڑا جس کی دم نہ ٹھہرتی ہو نہ پاؤں ٹھہرتے ہوں۔ (صحابہ جب سلام پھیرتے تو دونوں طرف اشارہ کے لئے اپنے ہاتھ اٹھاتے۔ آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا۔ امام بخاری نے کہا جس شخص نے اس حدیث سے رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانے کی ممانعت سمجھی وہ بے علم اور نادان ہے)۔

میں کہتا ہوں کئی فقہائے حنفیہ نے اس حدیث سے یہی دلیل لی ہے حالانکہ اس کا مطلب وہ نہیں ہے جو وہ سمجھے ہیں اگر یہ مطلب ہو تو پھر خود حنفیہ پر الزام قائم ہوگا وہ نماز شروع کرتے وقت کیوں ہاتھ اٹھاتے ہیں اگر یہ کہیں کہ نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھانا دوسری حدیث سے ثابت ہے تو ہم کہیں گے کہ رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانا بھی دوسری متعدد صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔

اَلشَّمْسُ سِتُّوْنَ فِيْ سِتِّيْنَ فَرْسَخًا وَالْقَمَرُ اَرْبَعُوْنَ فَرْسَخًا فِيْ اَرْبَعِيْنَ فَرْسَخًا ۔ (حضرت علیؓ سے منقول ہے) سورج ساٹھ فرسخ لمبا اور ساٹھ فرسخ چوڑا اور چاند چالیس فرسخ لمبا چالیس فرسخ چوڑا ہے (تو کل رقبہ بحساب مکسر سورج کا تین ہزار چھ سو فرسخ کا ہوا اور چاند کا ایک ہزار چھ سو فرسخ کا) یہ روایت امامیہ نے اپنی کتابوں میں نقل کی ہے اور مجھ کو یہ روایت صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ سورج تو کئی لاکھ حصے زمین سے بڑا ہے کہتے ہیں تیرہ لاکھ زمین کے برابر ہے اور علم ریاضی میں براہین ہندسیہ سے اس کو ثابت کیا ہے اس کا بُعد زمین سے دس کروڑ میل ہے اس لئے اتنا چھوٹا نظر آتا ہے۔ اسی طرح چاند کا رقبہ زمین کے قریب قریب ہے گو کسی قدر زمین سے چھوٹا ہے۔ کہتے ہیں زمین کا قطر آٹھ ہزار میل کا ہے اور چاند کا پانچ ہزار میل کا، واللہ اعلم)۔

اِنَّ لِلشَّمْسِ ثَلٰثَ مِائَةٍ وَّسِتِّيْنَ بُرْجًا كُلُّ بُرْجٍ مِّنْهَا مِثْلُ جَزِيْرَةٍ مِّنْ جَزَائِرِ الْعَرَبِ فَتَنْزِلُ كُلَّ يَوْمٍ عَلٰى بُرْجٍ مِّنْهَا ۔ (حضرت علی سے مروی ہے) سورج کے تین سو ساٹھ برج ہیں ہر ایک برج اتنا بڑا ہے جیسے عرب کا ایک جزیرہ اور ہر روز سورج ان میں سے ایک برج پر اترتا ہے (یہ بھی امامیہ کی روایت ہے اور اس میں یہ استبعاد ہے کہ شمسی سال کے تین سو پینسٹھ اور ¼ دن ہیں اور قمری سال کے تقریباً تین سو پچپن دن تو تین سو ساٹھ برج کسی حساب سے درست نہیں بیٹھتے۔ دوسرے سورج اتنا بڑا ہے کہ عرب کا ایک جزیرہ تو کیا چیز ہے ساری زمین اسکے مقابل ایسی ہے جیسے ایک گولہ ہو جس کا قطر ایک گز کا ہو اور اس پر جو کا ساتواں حصہ کہیں لگ جائے یا ایک مکھی

ایک ہاتھی کے مقابل تو اتنا بڑا جسم اتنے چھوٹے مکان میں کیسے اترتا ہے۔ ایسی ہی غلط روایتوں نے اسلام کو نیا فلسفہ پڑھے ہوئے لوگوں میں بے قدر اور بے اعتبار کر دیا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَلَقَ الشَّمْسَ مِنْ نُوْرِ النَّارِ وَ صَفْوِ الْمَاءِ طَبَقًا مِّنْ هٰذَا وَ طَبَقًا مِّنْ هٰذَا حَتّٰى إِذَا كَانَتْ سَبْعَةَ أَطْبَاقٍ أَلْبَسَهَا لِبَاسًا مِّنْ نَارٍ فَمِنْ ثَمَّ كَانَتْ أَشَدَّ حَرَارَةً مِّنَ الْقَمَرِ وَ جَعَلَ الْقَمَرَ عَكْسَ مَا فَعَلَ فِي الشَّمْسِ بِأَنْ جَعَلَ الطَّبَقَ الْفَوْقَ مِنَ الْمَاءِ

اللہ تعالیٰ نے سورج کو آگ کے نور سے پیدا کیا اور صاف ستھرے پانی سے ایک طبقہ آگ کا رکھا پھر ایک طبقہ پانی کا جب سات طبقے پورے ہو گئے تو اوپر آگ کا لباس چڑھا دیا اس لئے اس میں چاند سے زیادہ گرمی ہے اور چاند کے بنانے میں اس کا الٹا کیا یعنے اسکے اوپر کا طبقہ پانی کا رکھا (جس کی وجہ سے ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے۔ یہ حدیث بھی امامیہ کی روایت میں ہے اس زمانہ میں مہندسوں نے دور بینوں سے جو دریافت کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چاند میں مطلقاً پانی نہیں ہے اور چاند کی سطح ناہموار اور اس میں بڑے بڑے عمیق غار ہیں)۔

إِنَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَ لَا لِحَيٰوتِهٖ

سورج اور چاند اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشان ہیں وہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے نہیں گہناتے ـــ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشان ہیں اسکے حکم سے چلتے ہیں اسکے مطیع ہیں ان کی روشنی پروردگار کے عرش کے نور سے ہے اور ان کی گرمی دوزخ سے ہے۔ جب قیامت قائم ہوگی تو ان کا نور عرش کی طرف لوٹ جائے گا اور گرمی دوزخ کی طرف چلی جائے گی پھر نہ سورج رہے گا نہ چاند۔

مجمع البحرین میں ہے کہ شمسی سال تین سو پینسٹھ دن اور چوتھائی دن کا ہوتا ہے ایک حصہ کم تین سو حصوں میں سے دن کے اور قمری سال تین سو چوّن دن اور دن کا پانچواں اور چھٹا حصہ اور دونوں سال میں تفاوت دس دن اور چوتھائی دن اور ایک دن کے دسویں حصہ کا ہوتا ہے۔

اَلَا إِنَّ الْخَطَايَا خَيْلٌ شُمُسٌ حُمِلَ عَلَيْهَا أَهْلُهَا وَ خُلِعَتْ لُجُمُهَا فَتَقَحَّمَتْ بِهِمْ فِي نَارِ جَهَنَّمَ۔ گناہ کیا ہیں گویا خندہ گھوڑے ہیں جن پر گنہگار لوگ سوار کر دیئے گئے اور ان کی لگامیں نکال لی گئیں وہ ان کو لے کر دوزخ میں گھس گئے (کیونکہ خندہ گھوڑا اور پھر بے لگام وہ سوار کو جدھر چاہے اودھر لے جاتا ہے)۔

شَمْسِيَّةٌ۔ چھتری جو بارش اور دھوپ سے آدمی کو بچاتی ہے۔

شَمْصٌ۔ ہانک دینا، مارنا۔

شَمْصٌ۔ جلدی جلدی بات کرنا۔

تَشْمِيصٌ۔ ہانکنا۔

شَمْطٌ۔ ملانا، خلط کرنا، بھر دینا، پھیل جانا۔

شَمَطٌ۔ سر یا داڑھی کی سفیدی۔

اِمْرَأَةٌ شَمْطَاءُ۔ جس عورت کے سر میں سفیدی آگئی ہو۔

شَمْطٌ اور شِمْطٌ اور شَمَطٌ مصالح کو بھی کہتے ہیں جو گوشت کے ساتھ ڈالے جاتے ہیں جیسے پیاز لہسن زیرہ دھنیا الائچی لونگ زعفران وغیرہ۔

اَشْمِطُوْا یا شَمِّطُوْا ہر فن میں غوض کرو (یعنی کبھی
لم نحو میں کبھی فقہ میں کبھی حدیث میں)۔
لَوْشِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَأْسِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلْتُ
میں یہ چاہتا کہ آنحضرتؐ کے سر میں جو سفید بال
تھے ان کو گن لوں تو یہ کر سکتا تھا (مطلب یہ ہے
آپ کے سر مبارک میں گنتی کے بال سفید تھے)۔
لَیْسَ فِیْ اَصْحَابِهٖ اَشْمَطُ غَیْرُ اَبِیْ بَکْرٍ
آپ کے اصحاب میں کوئی ایسا نہیں ہے جو ادھیڑ ہو
یعنے جس کے بال کچھ سفید ہوں کچھ کالے سوا
ابوبکر صدیقؓ کے، باقی سب جوان ہیں)۔
صَرِیْحٌ لُؤَیٍّ لَا شَمَاطِیْطُ جُرْهُمٍ۔ وہ
لؤی کی اولاد میں سے ہیں یعنے خالص النسب نہ کہ
جرہم کے متفرق لوگوں میں سے۔
شِمْطَاطٌ اور شِمْطِیْطٌ۔ متفرق، علیحدہ، جدا گانہ
اس کی جمع شَمَاطِیْطُ ہے۔
شُمْطُوْطٌ لمبا جیسے شِمْطِیْطٌ ہے۔
لَا بَأْسَ بِجَزِّ الشَّمَطِ وَنَتْفِهٖ وَجَزُّهٗ اَحَبُّ
مِنْ نَتْفِهٖ۔ سفید بالوں کو تراشنا یا ان کا
اکھاڑنا کچھ منع نہیں ہے اور ان کا تراشنا
اکھاڑنے سے زیادہ مجھ کو پسند ہے۔
الشُّوْمُ لِلْمُسَافِرِ فِیْ طَرِیْقِهٖ فِی الْمَرْاَةِ
الشَّمْطَاءِ تُلْقِیْ فَرْجَهَا۔ مسافر کے لئے بدفالی ہے
راستے میں ایک ادھیڑ عورت ملے، وہ اپنی شرمگاہ
کھول دے۔
شَمْظٌ: منع کرنا، روکنا، ملا دینا، تھوڑا تھوڑا لینا،
...کرنا، سختی اور نرمی دونوں کو ملا کر بات کرنا۔
شَمْعٌ یا شُمُوْعٌ یا مَشْمَعٌ۔ کھیلنا یا مزاح کرنا،
...کرنا۔

شُمُوْعٌ۔ متفرق ہونا۔
تَشْمِیْعٌ۔ کھلانا یعنی کھیل کرانا، موم میں یا چربی
میں ڈبونا، موم لگانا۔
اِشْمَاعٌ۔ چمکنا۔
شَمَعٌ یا شَمْعٌ۔ بتی جس سے روشنی کرتے
ہیں موم کی ہو یا چربی کی۔
مَنْ یَّتَتَبَّعُ الْمَشْمَعَةَ یُشَمِّعُ اللّٰهُ بِهٖ
جو شخص لوگوں سے ٹھٹا کرنے کے پیچھے پڑے اللہ
تعالیٰ بھی اس سے ٹھٹا کرائے گا (اس سے ایسے
کام سرزد ہوں گے جن پر لوگ ٹھٹا ماریں گے)۔
اِذَا کُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوْبُنَا وَاِذَا
فَارَقْنَاكَ شَمَعْنَا اَوْ شَمَمْنَا النِّسَاءَ وَ
الْاَوْلَادَ۔ (صحابہ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا)
جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو (آپ کے
فیضانِ صحبت سے) ہمارے دل نرم رہتے ہیں
(خدا کی طرف متوجہ، دنیا سے نفور) اور جہاں آپ
سے جدا ہوئے بس کھیل کود میں لگ جاتے
ہیں عورتوں اور بچوں کو چومنے لگتے ہیں (خدا
سے غافل ہو جاتے ہیں۔ دلوں کی وہ حالت
نہیں رہتی جو آپ کی صحبت میں رہتی ہے)۔
شَمْعُوْن۔ حضرت عیسٰیؑ کے حواری تھے۔

شَمْعَلَةٌ: متفرق ہونا۔

اِشْمِعْلَالٌ۔ جلدی سے نکل جانا، خوشی اور نشاط کیساتھ۔
شَمْعَلَةٌ۔ یہود کی قرات۔
مُشْمَعِلٌّ۔ تیز بانشاط، ہلکا پھلکا، ظریف یا لمبا۔
اَقِطًا وَّ تَمْرًا اَوْ مُشْمَعِلًّا صَقْرًا۔ پنیر
اور کھجور یا تیز رو باز۔
عَزْمَةٌ مُشْمَعِلَّةٌ۔ تیز اور مضبوط ارادہ۔
قِرْبَةٌ مُشْمَعِلَّةٌ۔ مشک جس کا پانی بہہ گیا ہو۔

شَمْهَقٌ: نشاط، دیوانے کی طرح اِترا کر چلنا۔
تَشَمْهُقٌ۔ خوش ہونا، اِترانا۔

شَمْلٌ: بائیں طرف لے جانا، شمالی ہوا میں ٹھنڈک کے لئے رکھنا، درخت سے سب پھل چُن لینا۔
شَمْلٌ اور شُمُوْلٌ۔ شملہ سے ڈھانپنا، عام ہونا، شامل ہونا جیسے شَمَلٌ ہے۔
اِشْمَالٌ۔ شامل کرنا۔
تَشْمِیْلٌ۔ لپٹنا، جلد چلنا۔
شَمَالٌ اور شِمَالٌ اور شَمْأَلٌ۔ شمالی ہوا۔
شِمَالٌ۔ بایاں۔

وَلَا تَشْتَمِلْ اِشْتِمَالَ الْیَهُوْدِ۔ یہودیوں کی طرح کپڑا مت اوڑھو (دونوں طرف لٹکتا رہے اسکو الٹے نہیں یہودی نماز میں اسی طرح چادریں اوڑھ کر لٹکاتے ہیں)

نَهٰی عَنْ اِشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ۔ اشتمال صماء سے آپ نے منع فرمایا (یعنے کپڑے کو اس طرح سے لپیٹ لینا کہ کسی طرف ہاتھ نہ نکل سکے)۔

لَا یَضُرُّ اَحَدَکُمْ اِذَا صَلّٰی فِیْ بَیْتِہٖ شِمْلًا اگر اپنے گھر میں ایک ہی کپڑا لپیٹ کر اس میں نماز پڑھے تو کچھ نقصان نہیں (بشرطیکہ اشتمال صماء نہ کرے بلکہ اگر کپڑا وسیع ہو تو اسکے دونوں جانب الٹ لے کہ ہاتھ باہر رہیں اور اگر تنگ ہو تو صرف تہ بند کر لے)۔

مَا هٰذَا الْاِشْتِمَالُ۔ یہ اشتمال کیسا ہوا (ہوا یہ تھا کہ ان کے پاس ایک ہی تنگ کپڑا تھا انہوں نے اس کو دونوں طرف سے اُلٹا تو ستر کھلنے کا ڈر ہوا اس لئے وہ جھکے ستر ڈھانکنے کے لئے تب آنحضرتؐ نے ان پر انکار کیا اور یہ فرمایا کہ دونوں کنارے الٹنا اس وقت ہے جب کپڑا کشادہ ہو لیکن اگر کپڑا تنگ ہو تو اسکو صرف اِزار کر لے۔ یا انہوں نے اشتمالِ صماء کیا ہوگا اس لئے ان پر انکار کیا)۔

نَهٰی الشَّمْلَةَ مَنْسُوْجَةٌ فِیْ حَوَاشِیْهَا اس شملہ سے منع فرمایا جس کے دونوں کناروں پر حاشیہ لگا ہو (یعنے دونوں کناروں پر سرا ہو)۔

مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ۔ بردہ کیا ہے انہوں نے کہا شملہ یعنی جو کپڑا بدن پر لپیٹا جائے۔

فَیُؤْخَذُ ذَاتَ الشِّمَالِ۔ پھر اس کو بائیں طرف لے جائیں گے یعنے دوزخ کی طرف۔ ایک روایت میں یُؤْخَذُ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ہے یعنے داہنے بائیں دونوں طرف سے اس کو روک لیں گے وہ حرکت نہ کرسکے گا — شَمَالٌ بہ فتحہ شین اُتر جس کے مقابل دکن۔

اَلشَّیْطَانُ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

حَتّٰی لَا یَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا یُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ اتنا چھپا کر خیرات کرے کہ بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ کے خرچ کرنے کی خبر نہ ہو۔ ایک روایت میں حتّٰی لا یعلم یمینہ ماینفق شمالہ ہے۔ یہ راوی یا کاتب کا سہو ہے۔

اَلشَّمْلَةُ الَّتِیْ اَخَذَهَا نَارٌ۔ وہ شملہ اس نے مال غنیمت میں سے چرا لیا تھا آگ ہو جائے گا (قیامت کے دن اسکو جلائے گا)

اَسْأَلُكَ رَحْمَةً تَجْمَعُ بِهَا شَمْلِیْ میں تیری ایسی رحمت چاہتا ہوں جس سے میری دلجمعی ہو جائے (پریشانی دور ہو)۔

وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ۔ اسکے پریشان کام ایک جگہ کر دے گا۔

وَجَمِیْعُ شَمَائِلِہٖ۔ اس کی ساری عادتیں

اخلاق شِمَال کی جمع ہے بمعنی خلق اور خصلت۔

يُعْطَى صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ الْخُلْدَ بِيَمِيْنِهٖ وَالْمُلْكَ بِشِمَالِهٖ۔ جو شخص قرآن کا حافظ یا عالم ہو اس کو داہنے ہاتھ میں بہشت اور بائیں میں بادشاہت ملے گی۔

اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ يَنْسِجُ الشِّمَالَ بِيَمِيْنِهٖ (حضرت علیؓ نے اشعث بن قیس کو فرمایا) اس کا باپ داہنے ہاتھ سے چادریں بُنا کرتا تھا (یعنے جولاہہ تھا) یہ نہایت فصیح کلام ہے اس میں صنعت تضاد بھی ہے۔

بِقَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا شَمَائِلُ۔ ایک گاؤں جس کا نام شمائل تھا (یہ گاؤں عمان کے ... میں ہے)۔

اَضْحٰى وَهُوَ مَشْمُوْلٌ۔ صاف پانی تھریلی ... میں جس کو شمالی ہوا نے ٹھنڈا کیا ہو۔

شِمْلِيْلٌ۔ ہلکی تیز رو اونٹنی۔

بَارَكَ فِيْ شَمْلِهِمَا۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کی صحبت میں برکت دے (ان کو نیک اولاد ... کرے۔ یہ آپ نے حضرت علی اور حضرت ... کو نکاح کے بعد دعا دی۔ ایک روایت میں شبلیهما ہے یعنے ان کے دونوں شیر بچوں میں ... دے۔ شیر بچوں سے مراد امام حسن اور امام ... علیہما السلام ہیں۔ اس صورت میں یہ آپ کا معجزہ ہوگا کہ پہلے ہی سے ان دونوں شہزادوں کی اللہ کی خبر دے دی)۔

فَرَّقَ اللّٰهُ شَمْلَهٗ۔ اللہ اس کی جمعیت کو پریشان کر دے (یہ بددعا ہے اور جمع اللہ شملہ نیک ... ہے تو شمل اضداد میں سے ہے یعنے مجموعہ اور پریشان دونوں معنوں میں آتا ہے)۔

قَبَضَ الْاَرْضَ بِشِمَالِهٖ۔ بائیں ہاتھ میں زمین لے گا (دوسری حدیث میں جو وارد ہے کہ اسکے دونوں ہاتھ داہنے ہیں یہ اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا بایاں ہاتھ قوت اور طاقت میں داہنے کے برابر ہے یہ نہیں کہ مخلوق کی طرح بایاں ہاتھ کمزور ہو)۔

ذُو الشِّمَالَيْنِ۔ عمر بن عبد عمرو صحابی کا لقب تھا، وہ دونوں ہاتھ سے کام کرتے تھے۔

شَمَلَهُمُ الْبَلَاءُ۔ ان پر بلا عام ہوگی۔

مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ يُعْرَفُ بِشِبْهِهٖ خَلْقِهٖ وَخُلُقِهٖ وَشَمَائِلِهٖ۔ آدمی کی نیک نصیبی میں یہ بھی ہے کہ اس کا ایک بیٹا ہو جو صورت اور خصلت اور عادات میں اس کے مشابہ ہو (اپنے باپ کے)۔

ذَهَبَ الْقَوْمُ شَمَالِيْلَ۔ لوگ متفرق ہو کر چل دیے۔ شَمَالِيْل تھوڑی چیز کو بھی کہتے ہیں

مِشْمَلٌ۔ چھوٹی تلوار۔

شَمٌّ یا شَمِيْمٌ یا شِمِّيْمٰى۔ سونگھنا۔

شَمَمٌ۔ تکبر، غرور، بلندی۔

تَشْمِيْمٌ۔ سنگھانا۔

اِشْمَامٌ۔ سر اٹھا کر چلنا، تھوڑا سا ختنہ کرنا، بو دینا۔

تَشَامٌّ۔ ایک دوسرے کو سنگھانا۔

اِشْتِمَامٌ۔ سونگھنا۔

اِسْتِشْمَامٌ۔ سونگھنے کی خواہش کرنا، چھینکنا۔

يَحْسِبُهٗ مَنْ لَّمْ يَتَاَمَّلْهُ اَشَمَّ۔ جو شخص غور سے آنحضرتؐ کو نہ دیکھتا وہ آپ کو بلند بینی خیال کرتا۔ شَمَمٌ کا معنی ناک کا بلند اور درازی سے برابر ہونا اور نتھنوں کا ذرا باہر نکلنا۔

شُمُّ الْعَرَانِيْنِ۔ بلند بینی (یعنے شریف النفس)

عالی حوصلہ عرب لوگ متکبر شخص کو کہتے ہیں)۔

شَمَخَ بِاَنْفِہٖ۔ اپنی ناک چڑھائی (یعنے غرور کیا، اپنے تئیں بڑا سمجھا)۔

اَخْرُجُ اِلَیْہِ فَاُشَامُّہٗ قَبْلَ اللِّقَاءِ۔ میں عمرو ابن عبدوُد کی طرف نکلتا ہوں ذرا اس کو آزماؤں تو (سونگھ کر دیکھوں لوگ جیسا کہتے ہیں وہ بڑا پہلوان اور جری سپاہی ہے تو اس میں کیا بات ہے — یہ عمرو بن عبدوُد عرب کا وہ پہلوان تھا جو خندق میں گھوڑا کدا کر آگیا اور خود آنحضرتؐ کو اپنے مقابلہ کے لیے طلب کیا۔ آپ نے حضرت علیؑ کو بھیجا جو اس وقت نہایت کم سن تھے مگر آپ کی شجاعت اور قوت خدا داد تھی۔ ایک ہی وار میں اس مردود کا کام تمام کیا تمام لوگ حیران رہ گئے۔ اس کا سر کاٹ کر آنحضرتؐ کے سامنے لا کر ڈال دیا)۔

شَامَمْنَاھُمْ ثُمَّ نَاوَشْنَاھُمْ۔ ہم نے ان کو سونگھا (یعنے ان کے قریب گئے ان کو آزمایا) پھر ان سے بھڑ گئے، ان کو لے ڈالا۔

اَشِمِّیْ وَلَا تَنْھِکِیْ (آنحضرتؐ نے عورتوں کا ختنہ کرنے والی سے فرمایا) تھوڑا سا کاٹ اور زیادہ مت کاٹ (یعنے وہ گوشت جو عورت کی فرج پر اٹھا ہوتا ہے (ٹنہ) اس کو ذرا سا تراش دے، بالکل جڑ سے مت کاٹ)۔

وَلَا شَمَمْتُ مِسْکَۃً۔ نہ میں نے مشک سونگھی۔

فَاَشُمُّہٗ۔ میں اس کو سونگھوں۔

شُمَّ سَیْفَکَ لَا تُفْجِعْنَا یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ حضرت رسول خدا کے خلیفہ اپنی تلوار نیام میں کر لیجئے ہم کو مت ستائیے۔

وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَشُمُّ رِیْحَھَا۔ مجھ کو ان لوگوں میں سے کر جو بہشت کی خوشبو سونگھیں گے۔

اِشْمَام۔ خفیف حرکت دینا۔ اخیر کے حرف کو لینے صرف ہونٹ ملا کر ضمہ میں۔

باب الشین مع النون

شَنَأَ یا شِنْأً یا شُنْأً یا شَنْأَۃً یا مَشْنَاءً یا مَشْنَأَۃً یا مَشْنُوْءَۃً یا شَنْآنًا یا شَنَانًا کینہ رکھنا، دشمنی اور بدخلقی کے ساتھ۔

شَنَأَ بِحَقِّہٖ۔ اس کے حق کا اقرار کیا یا دے دیا اس سے بری ہوا۔

شَنِئَ۔ ناپسند ہوا۔

شَنَأَۃٌ۔ نکالنا۔

تَشَانُؤٌ۔ بغض رکھنا ایک دوسرے سے۔

عَلَیْکُمْ بِالْمَشْنِیْئَۃِ النَّافِعَۃِ التَّلْبِیْنَۃِ تم اپنے اوپر ہریرہ کو جو ناپسند ہے مگر مفید ہے لازم کر لو یہ خلاف قیاس ہے، قیاس کے موافق مَشْنُوْءَۃٌ ہونا تھا جیسے مَقْرُوْءَۃٌ اور مَوْطُوْءَۃٌ میں مَقْرِیَۃٌ اور مَوْطِیَۃٌ کہنا درست نہیں ہے۔

لَا تَشْنَؤُہٗ مِنْ طُوْلٍ۔ لمبا ہونے کی وجہ سے تو اس سے بغض نہ رکھے۔

وَمُبْغِضٌ یَحْمِلُہٗ شَنَانِیْ عَلٰی اَنْ یَّبْھَتَنِیْ۔ وہ دشمن جس کو میرا بغض اس پر برانگیختہ کرے کہ وہ مجھ پر طوفان جوڑے۔

یُوْشِکُ اَنْ یُّرْفَعَ عَنْکُمُ الطَّاعُوْنُ وَیَفِیْضَ عَلَیْکُمْ شَنَانُ الشِّتَاءِ کہ طاعون تم میں سے اٹھا لیا جائے اور جاڑے

ے ایک روایت میں اَخْرُجُ اِلَیْہِ وَشَامِمْہُ ہے یعنے اس کے پاس جا اس کو آزما تو یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا ہوگا۔ ۱۲ منہ

سردی تم پر بہہ آئے یعنی آپس میں بغض اور کینہ پھیلے (جاڑے میں سردی ناگوار ہوتی ہے اس لئے اس کو شنآن کہا۔ بعضوں نے کہا سہولت اور آرام مراد ہے)۔

اِنَّ شَانِئَكَ۔ تم سے بغض رکھنے والا۔

مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ۔ شنوءہ کے مردوں کی طرح جو ایک قبیلہ کا نام ہے۔

لَا اَبَ لِشَانِئِكَ۔ تیرے دشمن کا باپ نہیں ہو (یعنی وہ حرام زادہ ہے)۔

وَاللّٰهُ شَانِئٌ لِاَعْمَالِهٖ۔ اللہ اسکے کاموں سے بُغض رکھتا ہے (اسکے اعمال کو ناپسند کرتا ہے)

شَنَأَ الْمُقَامَ بِمَكَّةَ۔ مکہ میں ٹھہرنا اور رہنا ناپسند کیا۔

شَنَبٌ : دانتوں کا تیز اور صاف اور چمکتے ہوئے ہونا۔ دانتوں کی تازگی اور شادابی جو کم سنی میں ہوتی ہے۔

ضَلِيْعُ الْفَمِ اَشْنَبُ۔ آنحضرتؐ کا دہن کشادہ (اور دانت سفید شاداب چمکدار تھے۔

شَنْبُوْجِيَّةٌ۔ نام ہے۔

شَنَجٌ : کھنچ جانا، منقبض ہونا، اکڑنا۔ (سردی سے ہو یا آگ چھونے سے)

تَشْنِيْجٌ۔ کھینچنا، اکڑانا۔

اِنْشِنَاجٌ۔ اکڑنا، سکڑنا تَشَنُّجٌ کا بھی یہی معنی ہے پٹھوں کا کھنچ جانا، ہاتھ پاؤں کا سکڑ جانا۔

اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَتَشَنَّجَتِ الْاَصَابِعُ۔ (ٹکٹکی بندھ جائے اور انگلیاں کھنچ جائیں (یعنی موت قریب آ لگے)۔

مَثَلُ الرَّحِمِ كَمَثَلِ الشَّنَّةِ اِنْ صَبَبْتَ عَلَيْهَا مَاءً لَانَتْ وَانْبَسَطَتْ وَاِنْ تَرَكْتَهَا تَشَنَّجَتْ وَيَبِسَتْ۔ ناطے رشتے کی مثال پرانی مشک کی طرح ہے اگر تو اس پر پانی ڈالتا رہے تو وہ نرم رہتی ہے اور پھیل جاتی ہے اگر یوں ہی اس کو چھوڑ دے تو سکڑ جاتی ہے اور سوکھ جاتی ہے (مطلب یہ ہے کہ اپنے عزیزوں اور ناطہ داروں سے اگر ملتا جلتا ان پر احسان ان سے اچھا سلوک کرتا رہے تو ناطہ تازہ اور شاداب رہتا ہے ورنہ سوکھ کر مرجاتا ہے)۔

اَمْنَعُ النَّاسَ مِنَ السَّرَاوِيْلِ الْمُتَشَنِّجَةِ میں لوگوں کو ایسے پائجاموں سے منع کرتا ہوں جو سکیڑے جائیں۔ (مطلب یہ ہے کہ اتنے نیچے ہوں جو جوتے اور موزے پر آگریں، آدھا پاؤں چھپالیں ان کو اوپر اٹھانے اور سکیڑنے کی ضرورت پڑے (ہمارے زمانہ میں عموماً لوگوں نے ایسے ہی پائجامے اور پتلونیں پہننا اختیار کی ہیں جو ٹخنوں سے بھی نیچے رہتی ہیں یہ حرام اور منع ہے اللہ ان کو ہدایت کرے)

شَنَاحٌ : لمبا، موٹا، اونٹ۔

تَشْنِيْحٌ۔ طعن کرنا، برائی کرنا، بمعنی تَشْنِيْعٌ

شُنْخُبٌ : پہاڑ کی چوٹی۔

ذَوَاتُ الشَّنَاخِيْبِ الصُّمِّ۔ بڑے اونچے چوٹیوں والے، ٹھوس۔ یہ جمع ہے شُنْخُوْبٌ کی۔

شُنْخُفٌ : لمبا۔

شَنْخِيْفٌ۔ موٹا۔

اِنَّكَ لَشُنْخُفٌ۔ تو بڑا لمبا آدمی ہے۔

شِنْحَفٌ۔ حائے حطی سے کے معنی بھی یہی معنی ہیں ایک روایت میں سِنْحَبٌ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا۔

شَنَذَةٌ : حَمَلُوْهُ عَلٰى شَنَذَةٍ مِّنْ لِيْفٍ (سعد بن معاذؓ کو کھجور کی چھال کے پالان پر لادا خطابی نے کہا میں نہیں جانتا یہ کس زبان کی لغت ہے۔

شَنَارٌ: سخت عیب، بڑی بے شرمی۔

کَانَ ذٰلِكَ شَنَارًا فِیْهِ نَارٌ۔ یہ سخت عیب تھا جس میں آگ تھی۔ شَنَارٌ اور عَارٌ دونوں کے ایک معنی ہے یعنے عیب اور بے عزتی، بے شرمی، بے آبروئی۔

شَنَّرَ عَلَیْهِ۔ اس پر عیب لگایا۔

شِنْشِنَةٌ: گوشت کا ٹکڑا، خلق، طبیعت، عادت، خصلت۔

شِنْشِنَةٌ اَعْرِفُهَا مِنْ اَخْزَمَ۔ یہ وہ خصلت ہے جو اخزم سے میں سمجھتا ہوں (یعنے ان میں اخزم کی خصلت آگئی۔ ابو اخزم ایک شخص تھا اس کا بیٹا اخزم اپنے باپ کا عاق اور نافرمان نکلا وہ مرگیا تو اسکے بیٹوں نے اپنے دادا یعنے ابو اخزم کو خوب مارا۔ اس وقت ابو اخزم نے یہ شعر کہا:

اِنَّ بَنِیَّ زَمَّلُوْنِیْ بِالدَّمِ ـــ شِنْشِنَةٌ اَعْرِفُهَا مِنْ اَخْزَمَ

میرے بچوں نے مجھ کو لہولہان کر دیا۔ یہ خاصیت اخزم سے ان میں آئی)۔ ایک روایت میں نِشْنِشَةٌ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا۔ (یہ حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن عباس کے حق میں کہا یعنے ان کے باپ کی عقلمندی اور دانائی اور ہوشیاری ان میں بھی آگئی)۔

شِنْظِیْرٌ۔ گالی دینا، بدخلقی، بداطواری۔

اَلشِّنْظِیْرُ الْفَحَّاشُ۔ دوزخ میں جانے والا وہ ہے جو بدخلق سخت گو ہو یعنے کج خلق، فحش بکنے والا۔

ثُمَّ تَکُوْنُ جَرَاثِیْمُ ذَاتُ شَنَاظِیْرَ۔ پھر بڑھ کر اونچے اونچے ٹیلے ہو جاتی ہے ڈیں دور تک جاتی ہیں۔ ہروی نے کہا صحیح ذَاتُ شَنَاظِیْ ہے یہ جمع ہے شُنْظُوَةٌ کی یعنے پہاڑ کی دُم جو ناک کی طرح ایک طرف چلی جاتی ہے۔

شَنْعٌ۔ جدا جدا کرنا، برا کہنا، گالی دینا، فضیحت کرنا۔

شَنَاعَةٌ۔ قباحت، برائی۔

تَشْنِیْعٌ۔ برا کہنا، عیب بیان کرنا، گالی دینا۔

وَعِنْدَهٗ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ مُشَنَّعَةٌ۔ ان کے پاس ایک کالی بدصورت قبیح عورت تھی۔

مَنْظَرٌ شَنِیْعٌ یا اَشْنَعُ یا مُشَنَّعٌ۔ برا منظر۔

شَنَّعَ الرَّجُلُ۔ کپڑا اٹھایا، مستعد ہوا۔

اَشْنَعَتِ النَّاقَةُ۔ اونٹنی تیز چلی۔

شُنُوْعٌ۔ برائی، قباحت۔

عَلَیْنَا وَعَلَیْکُمْ مِنَ السُّلْطَانِ شُنْعَةٌ۔ ہم پر اور تم پر بادشاہ کی طرف سے قباحت اور برائی ہے۔

مُشَنِّعٌ۔ وہ شخص جو بے اصل خبریں بیان کرے۔

شَنَفٌ: تعجب سے نگاہ کرنا یا اعتراض سے یا کراہت سے۔

شَنَفٌ۔ برا جاننا، مکروہ سمجھنا، کسی بات کی تہہ کو پہنچ جانا۔

شَنْفٌ۔ کان کے اوپر کی بالی اور نیچے کی بالی کو قرط کہتے ہیں۔

تَشْنِیْفٌ۔ بالی پہنانا۔

فَاِنَّهُمْ قَدْ شَنِفُوْا لَهٗ۔ وہ لوگ تو اس کو برا سمجھے اسکے دشمن ہو گئے (یعنے ابوذر کے ان کے اسلام لانے کی وجہ سے)۔

مَالِیْ اَرٰی قَوْمَكَ قَدْ شَنِفُوْا لَكَ۔ کیا ہوا۔ میں دیکھتا ہوں تیرے قوم والے تیرے دشمن بن گئے۔ تجھ کو برا سمجھنے لگے۔

کُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلَی الضَّحَّاكِ وَعَلَیَّ شَنْفُ ذَهَبٍ فَلَا یَنْهَانِیْ۔ میں ضحاک کے پاس آیا جایا کرتا تھا اور میں کان میں سونے کا بالا پہنے تھا وہ مجھ کو منع نہیں کرتے تھے۔ مجمع البحرین

میں ہے کہ شَنَفٌ وہ بالا جو بائیں کان میں لٹکتا ہو اور قرط جو داہنے کان میں پہنا جائے۔

شَنْقٌ: کھینچنا، اوپر اٹھانا، ڈانٹ لگانا، مجرم کے گلے میں پھانسی ڈال کر اس کو لٹکا دینا۔

شَنَقٌ۔ محبت میں دیوانہ ہونا۔

تَشْنِیْقٌ۔ کاٹنا۔

شِنَاقٌ۔ تسمہ جس سے مشک کا منہ باندھتے ہیں۔

لَاشِنَاقَ وَلَا شِغَارَ۔ نہ شناق ہے نہ شغار۔ شغار کا بیان تو اوپر گزر چکا۔ شناق اور شنق یہ ہے کہ زکوٰۃ کے دو نصابوں کے درمیان جو زیادتی ہو مثلاً پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے دس اونٹوں تک اب پانچ سے زیادہ نو اونٹوں تک ان میں بھی ایک ہی بکری ہے تو مطلب لاشناق یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس دس اونٹ تھے ان میں دو بکریاں لازم تھیں وہ اپنا ایک اونٹ اس شخص کے اونٹوں میں ملا دے جس کے پانچ اونٹ ہوں تاکہ ایک ہی ایک بکری دینی پڑے۔

قَدْ اَشْنَقَ۔ اس پر ایک بکری واجب ہوئی۔ یعنے پچیس اونٹوں تک یہی کہتے ہیں جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو بنت مخاض یعنے ایک برس کی اونٹنی واجب ہوتی ہے اس وقت کہتے ہیں: هُوَ مُعْقِلٌ۔ پھر جب چھتیس ہو جائیں تو مُفْرِضٌ کہتے ہیں۔

شَانِقْنِیْ۔ یعنے اپنا مال میرے مال میں ملا دے، کہ زکوٰۃ ہلکی ہو جائے۔ ایک روایت میں ہے خِلَاطَ وَلَا وِرَاطَ وَلَا شِنَاقَ نہ مال کو ملانا چاہئے نہ چھپا دینا نہ شناق۔

فَحَلَّ شِنَاقَ الْقِرْبَةِ (آنحضرتؐ رات کو تہجد پڑھنے کے لئے اٹھے) آپ نے مشک کا سربندھن کھولا، وہ تسمہ جس سے مشک لٹکاتے ہیں۔ (نہایہ میں ہے کہ جس تسمہ یا رسّی سے مشک کو لٹکاتے ہیں اسکو شِنَاق کہتے ہیں اور جس تسمہ سے مشک کا منہ باندھتے ہیں اس کو شنق کہتے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں: شَنَقَ الْقِرْبَةَ، اَشْنَقَ الْقِرْبَةَ یعنے مشک کا منہ بند کیا یا اس کو لٹکایا)۔

اِنْ اَشْنَقَ لَهَا خَرَمَ۔ اگر زور سے اونٹنی کی نکیل کھینچے سوار رہ کر تو اس کی ناک کاٹ دے گا۔

شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ۔ قصوا (آپ کی اونٹنی کا نام تھا) کی باگ زور سے کھینچی اوپر سر اٹھانے کے لئے۔

فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ طَالِعٍ فَاَشْرَعَ نَاقَتَهٗ فَشَرِبَتْ وَشَنَقَ لَهَا۔ آنحضرتؐ سب سے پہلے نمودار ہوئے آپ نے اپنی اونٹنی کو پانی میں ڈال دیا اس نے پانی پیا اور آپ نے اس کی باگ کھینچی۔

فَمَا زَالَ شَانِقًا رَأْسَهٗ حَتّٰى كُتِبَتْ لَهٗ۔ وہ برابر اپنا سر اٹھائے رہے یہاں تک کہ وہ قصیدہ ان کے لئے لکھ لیا گیا۔

عَنَّتْ لِیْ عِكْرِشَةٌ فَشَنَقْتُهَا بِجَبُوْبَةٍ (حضرت عمرؓ سے ایک شخص نے پوچھا احرام کی حالت میں) ایک خرگوشنی مجھ کو دکھلائی دی میں نے ایک ڈھیلا اس کو مار دیا (وہ مار کھا کر رک گئی بھاگ نہ سکی)۔

وَفِی الدِّرْعِ ضَخْمُ الْمَنْكِبَيْنِ شِنَاقٌ زرہ پہن کر بھاری مونڈھوں والا لمبا ہوتا ہے۔

اُحْشُرُوا الطَّيْرَ اِلَّا الشَّنْقَاءَ سب پرندوں

کو جمع کرو مگر جو اپنے بچوں کو چونچ سے کھانا کھلا رہے ہوں۔

شَنٌّ : تھوڑا تھوڑا کر کے جگہ جگہ پانی ڈالنا، ہر طرف سے حملہ کرنا۔

اِشْنَانٌ ۔ پرانا ہونا، ہر طرف سے حملہ کرنا۔

تَشَنُّنٌ ۔ سوکھ جانا، سمٹ جانا، پرانا ہونا۔

شَنَانٌ ۔ بغض اور عداوت۔

شُنَانٌ ۔ ٹھنڈا پانی۔

اَمَرَ بِالْمَاءِ فَقُرِسَ فِی الشِّنَانِ ۔ آنحضرتؐ نے حکم دیا پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کرنے کا یہ جمع ہے شَنٌّ اور شَنَّۃٌ کی یعنی پرانی مشک۔

فَقَامَ اِلٰی شَنٍّ مُّعَلَّقَۃٍ ۔ ایک پرانی مشک کی طرف گئے جو لٹکی ہوئی تھی۔

فَتَوَضَّاَ مِنْ شَنٍّ ۔ ایک پرانی مشک کے پانی سے وضو کیا۔

لَا یَتْفَہُ وَلَا یَتَشَانُّ ۔ قرآن ایسا کلام ہے کتنا ہی اس کو پڑھو نہ بے مزہ ہوتا ہے نہ پرانا ہوتا ہے (بلکہ ہر بار جب پڑھو مزہ دیتا ہے اور نئے نئے نکات اور باریکیاں اس میں سے نکلتی رہتی ہیں)

اِذَا اسْتَشَنَّ مَا بَیْنَکَ وَ بَیْنَ اللّٰہِ فَابْلُلْہُ بِالْاِحْسَانِ اِلٰی عِبَادِہٖ (جب اللہ تعالیٰ سے جو تجھ کو تعلق ہے وہ پرانا پڑ جائے (یعنی قبض[ع] کی حالت ہو جس وقت عبادت میں مزہ کم ہو جاتا ہے) تو اسکو اللہ کے بندوں پر احسان کر کے تازہ دم کر دے (یہ عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے حقیقت میں مخلوقِ خدا پر رحم و شفقت اور ان کو راحت رسانی کے برابر کوئی عبادت نہیں ہے)۔

اِذَا حُمَّ اَحَدُکُمْ فَلْیَشُنَّ عَلَیْہِ الْمَاءَ ۔ جب کوئی تم میں سے بخار میں مبتلا ہو تو اپنے اوپر تھوڑا تھوڑا کر کے پانی چھڑکے (صفراوی بخار میں سرکہ اور پانی ملا کر بدن پر ملنا یا سر پر برف کے ٹکڑے رکھنا، اطبا کے نزدیک بھی بیحد مفید ہے) نہایہ میں ہے کہ شَنٌّ متفرق طور سے پانی ڈالنا اور سَنٌّ ایکساں پانی بہانا۔

کَانَ یَسُنُّ الْمَاءَ عَلٰی وَجْہِہٖ وَلَا یَشُنُّہٗ ۔ عبداللہ بن عمر اپنے منہ پر ایکبارگی پانی بہاتے تھے تھوڑا تھوڑا کر کے نہیں چھڑکتے تھے۔

فَشَنَّہٗ عَلَیْہِ ۔ ایک ڈول پانی کا آپ نے منگوا کر اس پر بہا دیا۔ مشہور روایت سَنَّہٗ عَلَیْہِ ہے سین مہملہ سے جیسے کتاب السین میں گذر چکا۔

فَلْیَشُنُّوا الْمَاءَ وَلْیَمَسُّوا الطِّیْبَ ۔ پانی اپنے اوپر ڈالیں (یعنی بہاویں) اور خوشبو لگائیں۔

اِنَّہٗ اَمَرَہٗ اَنْ یَّشُنَّ الْغَارَۃَ عَلٰی بَنِی الْمُلَوَّحِ ۔ آنحضرتؐ نے ان کو یہ حکم دیا کہ بنی ملوح پر ہر طرف سے حملہ اور لوٹ مار کریں۔

اِتَّخَذْتُمُوْہُ وَرَاءَکُمْ ظِھْرِیًّا حَتّٰی شُنَّتْ عَلَیْکُمُ الْغَارَاتُ ۔ تم نے اس کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا یہاں تک کہ تم پر ہر طرف سے لوٹ مار ہونے لگی۔

وَلَا تَشَانُّ ۔ بعضے نسخوں میں ایسا ہی ہے اور صحیح لَا یَتَشَانُّ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

یُقَعْقِعُ بَیْنَ رِجْلَیْہِ بِشَنٍّ ۔ اس کے دونوں پاؤں کے درمیان پرانی مشک کی آواز نکلتی ہے۔

باب الشین مع الواو

شَوْبٌ یا شِیَابٌ ۔ خلط کرنا، ملا دینا، جیسے

[ع] صوفیہ کی اصطلاح میں اس حالت کو قبض کہتے ہیں اور جب عبادت میں خوب مزہ آتا ہے اللہ تعالیٰ سے خوب الفت اور محبت کی حالت ہوتی ہے، دل کشادہ ہوتا ہے اسکو بسط کہتے ہیں ۱۲ منہ

تَشْوِيْبٌ ہے۔ اِنْشِيَابٌ اور اِشْتِيَابٌ مل جانا۔
شَوَائِب۔ آفتیں، برائیاں، عیب جیسے نَوَائِبُ ہے۔
لَا شَوْبَ وَلَا رَوْبَ۔ خرید فروخت میں آمیزش اور ملانا درست نہیں (جیسے دودھ میں پانی ملا دینا یا گھی میں چربی)۔
يَشْهَدُ بَيْعَكُمُ الْحَلْفُ وَاللَّغْوُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ۔ تمہاری خرید فروخت (سوداگری) میں قسم کھانا اور بیکار باتیں بنانا ہوا کرتا ہے (کم کوئی سوداگر ان باتوں سے بچتے ہیں) تو ایسا کرو اپنی سوداگری میں خیرات ملا دو (خیرات ان گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی)۔
ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَاءِ بِيْرِنَا۔ پھر میں نے اس میں اپنے کنوئیں کا پانی ملایا۔
لَمْ يُشَبْ۔ نہیں بدلا نہ اس میں تغیر ہوا۔
اَرَى اَشْوَابًا مِّنَ النَّاسِ۔ میں تو مختلف قبیلوں کے گروہ پاتا ہوں۔
لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ۔ گرم جلتا ہوا پانی ملا کر۔
فَشُوْبُوْا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔ اپنی بیچ کھوچ میں خیرات اور صدقہ ملا دو (کچھ محتاجوں کو بھی دیا کرو تاکہ بیکار اور لغو جھوٹ باتوں کا کفارہ ہو جائے)۔
شُوْبُوْا اَمْوَالَكُمْ بِالصَّدَقَةِ تُكَفِّرْ عَنْكُمْ ذُنُوْبَكُمْ۔ (سوداگرو) تم اپنے مالوں میں سے خیرات نکالا کرو تاکہ تمہارے گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔
غَيْرَ مَشُوْبٍ حَسَبُهُ۔ آنحضرتؐ کا خاندان بے آمیزش تھا۔ (کوئی عیب آپ کے حسب نسب میں نہ تھا)۔
مَالَهُ شَوْبٌ وَّلَا رَوْبٌ۔ اس کے پاس نہ شوربا ہے نہ دودھ یا نہ آٹے کا ٹکڑا ہے نہ شہد۔
شَوْبَةٌ۔ مکر و فریب۔
لَيْلَةُ الشَّيْبَاءِ۔ مہینہ کی آخری رات۔
شَوْحَطٌ۔ ایک درخت ہے جس کی کمانیں بناتے ہیں۔
ضَرَبَهُ بِمِخْرَشٍ مِّنْ شَوْحَطٍ۔ شوحط کی ٹیڑھے منہ والی لکڑی سے اس کو مارا۔
شَوْذٌ۔ تَشْوِيْذٌ۔ ڈوبنے کے قریب ہونا، گھیر لینا، عمامہ باندھنا۔
مِشْوَذٌ اور مِشْوَاذٌ۔ عمامہ اسکی جمع مَشَاوِذ ہے۔
اَمَرَهُمْ اَنْ يَّمْسَحُوْا عَلَى الْمَشَاوِذِ وَالتَّسَاخِيْنِ۔ آنحضرتؐ نے صحابہ کو حکم دیا کہ عماموں اور جرابوں (موزوں) پر مسح کر لیں۔
شَوْرٌ یا شِيَارٌ یا شِيَارَةٌ یا مَشَارٌ یا مَشَارَةٌ۔ چننا، نکالنا۔
شَارَ الدَّابَّةَ شَوْرًا وَّشِوَارًا۔ جانور کو سوار ہو کر چلانا خریدار کو دکھلانے کے لئے۔
شَارَتِ الْاِبِلُ۔ اونٹ موٹے ہو گئے۔
تَشْوِيْرٌ۔ جانور کو چلانا امتحان کے لئے۔ کسی بیشرمی کا کام کرنا، شرمندہ کرنا، اشارہ کرنا، بلند کرنا۔
مُشَاوَرَةٌ۔ مشورہ لینا دوسرے کی رائے دریافت کرنا جیسے اِسْتِشَارَةٌ ہے۔
تَشَوُّرٌ۔ شرمندہ ہونا۔
اَقْبَلَ رَجُلٌ وَّعَلَيْهِ شُوْرَةٌ حَسَنَةٌ ایک شخص آیا اس کی شکل اور ہیئت اچھی تھی
شُوْرَةٌ۔ جمال اور حسن یہ شَوْرٌ سے ہے بمعنی عرض کرنا، پیش کرنا، ظاہر کرنا۔
عَلَيْهِ شَارَةٌ حَسَنَةٌ۔ اس کی شکل اور صورت اچھی تھی یعنے خوبصورت، خوش وضع تھا۔

كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَهُ عِيْدًا وَّ يُلْبِسُوْنَ نِسَآءَهُمْ فِيْهِ حُلِيَّهُمْ وَ شَارَتَهُمْ۔ عرب لوگ عاشورا کے دن کو عید سمجھتے اس دن اپنی عورتوں کو ان کے زیور پہناتے اور اچھے اچھے کپڑے۔

مترجم کہتا ہے انہی کے کچھ چیلے چاپڑ اب تک دکن میں باقی ہیں وہ محرم میں عید سے زیادہ خوشی کرتے ہیں نئے نئے کپڑے بناتے ہیں عورتوں کو زیورات اور ملبوسات سے آراستہ کرتے ہیں۔ بعضے تو ہولی کی طرح اس میں طرح طرح کے سوانگ نکالتے ہیں۔ شیر اور ریچھ اور جوگی بنتے ہیں۔ مہذب اقوام کو اسلام پر ہنسی اڑانے کا موقع دیتے ہیں۔ اِنّا لِلّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

اَنَّهٗ رَكِبَ فَرَسًا يَشُوْرُهٗ۔ وہ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے خریداروں کو دکھانے کے لئے۔

مِشْوَار۔ نخاس جہاں جانور بکتے ہیں۔

اَنَّهٗ كَانَ يَشُوْرُ نَفْسَهٗ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ابوطلحہ آنحضرتؐ کے سامنے اپنے تئیں پیش کرتے تھے۔ (یعنے میدان جنگ میں اللہ کی راہ میں شہید ہونے کے لئے اپنے تئیں آگے کرتے۔ بعضوں نے کہا دوڑتے اور ہلکے ہوجاتے اپنی قوت دکھلانے کے لئے یہ شُرْتُ الدَّابَّةَ سے نکلا ہے یعنے میں نے جانور کی جانداری آزمانے کے لئے اس کو دوڑایا)۔

اَنَّهٗ كَانَ يَشُوْرُ نَفْسَهٗ عَلٰى غُرْلَتِهٖ۔ طلحہ اپنے تئیں لڑنے مرنے کے لئے اس وقت سے پیش کرتے جب ان کا ختنہ بھی نہیں ہوا تھا (بالکل بچہ تھے یعنے بچپن سے بہادر اور دلیر تھے)۔

غُرْلَة۔ قلفہ کو کہتے ہیں یعنے وہ کھال جو ختنہ میں کاٹ ڈالی جاتی ہے۔

اَنَّهٗ جَاءَ بِشَوَارٍ كَثِيْرٍ۔ بہت اسباب خانہ داری کا لایا۔

تَدَلّٰى بِحَبْلٍ لِيَشْتَارَ عَسَلًا۔ ایک رسّی میں لٹکا شہد جمع کرنے کے لئے۔

شَارَ الْعَسَلَ یا اِشْتَارَهٗ۔ یعنے شہد کو جگہ جگہ سے جمع کیا، چُنا۔

مَشُوْرَة یا مَشْوَرَة۔ صلاح دینا، رائے دینا، اشارہ کرنا۔

خَيْرُ نِسَاءِهَا خَدِيْجَةُ وَ اَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ اس کی تمام عورتوں میں حضرت خدیجہ افضل ہیں۔ وکیع نے یہ کہہ کر آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کیا (یعنے آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر جتنی عورتیں ہیں سب میں حضرت خدیجہ بہتر ہیں)۔

وَاَشَارَ يُقَلِّلُهَا۔ آنحضرتؐ نے اشارے سے بتلایا کہ یہ ساعت یعنے جمعہ کی ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے تھوڑی دیر تک رہتی ہے۔

مَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِاَمْرٍ۔ جس نے اپنے بھائی مسلمان کو کسی کام کا مشورہ دیا (اور وہ جانتا ہے کہ یہ کام اچھا نہیں ہے تو اس نے خیانت کی)۔

وَاَمْرُكُمْ شُوْرٰى۔ تمہارا کام مشورے سے چل رہا ہو (کیونکہ مشورہ لینا سنت ہے اور خودرائی اور خودسری شیطانی حرکت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو اس کے سارے بندوں میں زیادہ عقلمند اور باتدبیر تھے مشورہ لینے کا حکم دیا تو اور کسی بادشاہ

یا تیس کا مشورہ سے علیحدہ ہونا کیونکر ہوسکتا ہے۔ جو سلطنت مشورہ اور صلاح سے چلے گی اس میں دن دونی اور رات چوگنی ترقی ہوتی جائے گی۔

اَلْخِلَافَةُ شُوْرٰی بَیْنَ هٰؤُلَاءِ۔ خلافت ان چھ آدمیوں میں سے کسی پر مشورے سے رہے گی ان میں سے جس پر اکثر آدمیوں کی رائے آئے وہ خلیفہ ہو جائے (یہ حضرت عمرؓ نے مرتے وقت وصیت فرمائی۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ میرے بیٹے عبداللہ کا کوئی حق خلافت میں نہیں ہے اور سعید بن زید اگرچہ عشرہ مبشرہ میں تھے مگر چونکہ حضرت عمرؓ کے بہنوئی تھے۔ اس لئے ان کا نام بھی نہیں لیا۔ اس پاک نفسی اور خلوص کو دیکھو۔ ایسا سردار کہیں دنیا میں پیدا ہوا ہے اور ہزار نفرین ہے ان لوگوں پر جو ایسے راست باز اور پاک نفس سردار کو برا کہیں جس کی جوتیوں کی گرد کے برابر بھی وہ نہیں ہو سکتے۔ مجمع البحرین میں جو شیعہ امامیہ کی کتاب ہے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا الصالحون لہذا الامر سبع سعید بن زید وانا مخرجہ لانہ من اہل بیتی یعنی اس خلافت کے مستحق سات آدمی ہیں ان میں سے سعید بن زید کا نام میں نکال ڈالتا ہوں کیونکہ وہ میرے رشتہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اور کیا دلیل حضرت عمرؓ کی پاک نفسی اور خدا ترسی کی ہوگی)۔

شَوْرَةٌ۔ شرمندگی۔

کَانَ یُشِیْرُ فِی الصَّلٰوةِ۔ آنحضرتؐ نماز میں اشارہ کرتے (ہاتھ یا ابرو سے کبھی سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دے دیتے معلوم ہوا کہ نماز میں اشارہ کرنے سے کوئی خرابی نہیں آتی)۔

فَاَشَارَ اِلَیْهِ اَنْ ضَعْهَا فِیْهِ۔ نماز میں اشارہ کیا کہ اس کو اس میں رکھ دے۔

مَنْ اَشَارَ اِلٰی اَخِیْهِ بِحَدِیْدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلَائِكَةُ۔ جو شخص اپنے بھائی مسلمان پر ہتھیار سے اشارہ کرے (یعنی اس کو مارنے کے لئے ہتھیار اٹھائے یا صرف ہنسی کی راہ سے) تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں (جب صرف مسلمان پر ہتھیار اٹھانے سے لعنت کرتے ہیں تو اس پر کتنی لعنت کریں گے جو مسلمان کو ناحق ظلم سے قتل کرے اللہ ہی جانتا ہے اور اس پر کتنی لعنتوں کا انبار ہوگا جو مسلمانوں کے سردار یا سینکڑوں ہزاروں مسلمانوں کو قتل کرے)۔

اَبْدَی اللّٰهُ شَوَارَهٗ۔ اللہ تعالےٰ نے اس کا ستر کھول دیا۔

بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یُشَارَ اِلَیْهِ۔ آدمی کی خرابی کے لئے یہ کافی ہے کہ لوگ اس کی طرف اشارہ کریں (یعنی شہرت اور ناموری اس کی ہو جائے کیونکہ ایسی حالت میں آدمی کے دل میں ضرور غرور اور تکبر پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنے تئیں دوسروں سے بہتر سمجھتا ہے مگر خاص خاص بعضے بندے جن کو اللہ بچاتا ہے وہ ایسے خیال سے بچے رہتے ہیں)۔

شَوَسٌ: کنکھیوں سے دیکھنا، تکبر یا غصہ کی راہ سے۔

جیسے تَشَاوُسٌ ہے شَوْسٌ یا شَوْصٌ مسواک کو چبانا۔

اَسْفَعُ شُوْسٌ کیا کالے کالے لمبے قد والے ہیں

رُبَّمَا رَاَیْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِیَّ یَتَشَاوَسُ یَنْظُرُ اَزَالَتِ الشَّمْسُ اَمْ لَا۔ کبھی میں نے ابو عثمان نہدی کو دیکھا وہ ایک آنکھ سے (یا آنکھ کو چھوٹا کرکے کنکھیوں سے) دیکھتے سورج ڈھل گیا یا نہیں۔

شُوشٌ جمع ہے اَشْوَش کی یعنے لڑائی کے پہلوان۔

تَشْوِیْشٌ۔ ہلا دینا۔

تَشَوُّشٌ۔ مل جانا۔

شَوَاشٌ۔ اختلاف۔

شَوْصٌ: ہاتھ سے سیدھا کرنا، اپنی جگہ سے ہٹانا، رگڑنا، ملنا، چبانا۔

شَاصَ السِّوَاکَ۔ مسواک چبائی یا اوپر سے نیچے کی طرف رگڑی۔

کَانَ یَشُوْصُ فَاہُ بِالسِّوَاکِ۔ آنحضرتؐ اپنے دانتوں کو مسواک سے رگڑتے، ان کو صاف کرتے یا اوپر سے نیچے کی طرف لاتے۔ اصل میں شوص کے معنے دھونے کے ہیں۔

اِسْتَغْنُوْا عَنِ النَّاسِ وَلَوْ بِشَوْصِ السِّوَاکِ لوگوں سے بے پرواہ رہو (یعنے کسی سے کوئی حاجت مت چاہو) اگرچہ مسواک رگڑنا ہو یا مسواک کا دھوون یا جو اس میں سے ریزہ ریزہ ہو کر نکلتا ہے (مطلب یہ ہے کہ ایسی بے حقیقت چیز بھی کسی سے مت چاہو)۔

مَنْ سَبَقَ الْعَاطِسَ بِالْحَمْدِ اٰمِنَ الشَّوْصَ وَاللَّوْصَ وَالْعِلَّوْصَ۔ جو شخص چھینکنے والے سے پہلے الحمد للہ کہے وہ داڑھ کے درد یا پیٹ کے ریاحی درد اور کان کے درد اور بدہضمی کے درد سے محفوظ رہے گا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ شوص کے معنی ملنا، رگڑنا اور موص۔ دھونا۔

شَوْطٌ: حد غایت یا حد تک ایک پھیرا کرنا۔

شَوْطًا شَوْطًا ایک ایک پھیرا جیسے طَلْقًا طَلْقًا ہے۔

رَمَلَ ثَلٰثَۃَ اَشْوَاطٍ۔ طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کیا۔ (یعنے مونڈھے ہلاتے ہوئے اکڑتے ہوئے چلے جیسے پہلوان چلتے ہیں)۔

اِنَّ الشَّوْطَ بَطِیْنٌ وَقَدْ بَقِیَ مِنَ الْاُمُوْرِ مَا تَعْرِفُ بِہٖ صَدِیْقَکَ مِنْ عَدُوِّکَ۔ ابھی پھیر لمبا ہے (یعنے زمانہ بہت باقی ہے) اور کئی کام ایسے رہ گئے ہیں جن سے آپ دوست دشمن کی تمیز کر لیں گے (یہ سلیمان بن صرد نے حضرت علی سے کہا)۔

شَوْطٌ۔ مدینہ کے ایک باغ کا نام تھا اس کا ذکر جونیہ کی حدیث میں ہے۔

طَافَ بِالْبَیْتِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ۔ خانہ کعبہ کے سات چکر لگائے۔

شُوَاظٌ۔ آگ کا شعلہ جس میں دھواں نہ ہو۔

اِذَا خَرَجُوْا مِنْ قُبُوْرِھِمْ وَسَاقَھُمْ شُوَاظٌ اِلَی الْمَحْشَرِ۔ جب قبروں سے نکلیں گے اور آگ کا ایک شعلہ ان کو محشر کی طرف ہانک لائے گا۔

لَھَبُہٗ شُوَاظٌ۔ وہ بڑا چڑچڑا ہے آگ بھبوکا ہے۔

شَوْعٌ یا شَوِعٌ۔ اڑنا، گرد آلود ہونا۔

شُعٌ شُعْعٌ۔ بال بکھرے۔

شَوْعُ الْفَرَسِ۔ گھوڑی کا ایک خسارہ سفید ہے۔

ھٰذَا شَوْعُ ھٰذَا۔ یہ اس کے بعد پیدا ہوا۔

شَوْفٌ: جلا کرنا، صیقل کرنا، دیکھنا۔

اَشَافَ عَلَیْہِ۔ اس پر برآمد ہوا۔

اَشَافَ مِنْہُ۔ اس سے ڈرا۔

تَشَوُّفٌ۔ آراستہ ہونا، منتظر ہونا، آنکھ لگانا، جھانکنا۔

شِیَافٌ۔ جو دوا آنکھ میں ڈالی جائے یا مقعد میں۔

اَنَّھَا شَوَّفَتْ جَارِیَۃً فَطَافَتْ بِھَا وَقَالَتْ لَعَلَّنَا نَصِیْدُ بِھَا بَعْضَ فِتْیَانِ قُرَیْشٍ

ایک چھوکری کو اس نے سنوارا آراستہ کیا اور اس کو پھرایا کہنے لگی شاید ہم اس سے قریش کے بعضے جوانوں کا شکار کریں (ان کو اپنے دام میں پھانس لیں)۔

شَیَّفَ اور شَوَّفَ اور تَشَوَّفَ۔ آراستہ ہوا۔

تَشَوَّفَتْ لِلْخُطَّابِ۔ پیغام دینے والوں کے لئے بنی ٹھنی آراستہ ہوئی۔

وَلٰکِنِ انْظُرُوْا اِلٰی وَرَعِہٖ اِذَا اَشَافَ آدمی کی پرہیزگاری اس وقت دیکھو جب کوئی چیز اسکے سامنے آجائے (مال دولت یا خوبصورت عورت اور اس وقت پروردگار کا ڈر رکھے حرام مال لینے سے یا حرام کاری کرنے سے بچا رہے ورنہ عصمت بی بی از بیچادری یوں تو میں معتقد نہیں کسی شیخ و شاب کا)۔

مُتَشَوِّفِیْنَ لِشَیْءٍ۔ کسی چیز کا انتظار کرنے والے، اس کی امید رکھنے والے، زمانہ حال کے محاورہ میں شَوَّفَ دیکھنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

شَافَ یَشُوْفُ شُفْ۔ دیکھا، دیکھتا ہے، دیکھ۔

اَلنِّسَاءُ یَتَشَوَّفْنَ مِنَ السُّطُوْحِ عورتیں کوٹھوں پر سے جھانکتی ہیں۔

شَوْقٌ: رغبت کرنا، شوق کرنا، برانگیختہ کرنا، ابھارنا۔

شَاقَ الْقِرْبَۃَ۔ مشک کو دیوار سے لگا کر کھڑا کر دیا۔

شَائِقٌ۔ عاشق اس کی جمع شُوْقٌ ہے۔

قَلْبٌ شَیِّقٌ۔ مشتاق دل۔

شَوْکٌ: کانٹا لگنا۔

شَاکَۃٌ اور شِیْکَۃٌ۔ کانٹوں میں گرنا، کانٹا لگنا۔

شَاکَ شَوْکًا۔ اس کی شوکت اور تیزی ظاہر ہوئی۔

شِیْكَ الْجَسَدُ۔ بدن پر سرخی نمود ہوئی۔

شَاکَتِ الثَّدْیُ۔ پستان ابھر آئے۔

شَوْکَۃٌ۔ ہتھیار کا کانٹا، تیزی، لڑائی میں سختی اور بہادری

اَنَّہٗ کَوٰی اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَۃَ مِنَ الشَّوْکَۃِ آنحضرتؐ نے اسعد بن زرارہ کو شوکہ کی بیماری میں داغ دیا۔ (شوکہ سرخ بادہ جو غلبۂ خون سے پیدا ہوتا ہے اس کو پتی اچھلنا بھی کہتے ہیں)۔

اِذَا شِیْكَ فَلَا انْتَقَشَ۔ جب اس کو کانٹا لگے تو موچنہ سے نکال نہ سکے۔

لَا یُشَاكُ الْمُؤْمِنُ۔ مومن کو کوئی کانٹا نہیں لگتا (یعنے کوئی مصیبت یا تکلیف پیش نہیں آتی مگر اللہ تعالیٰ اسکے بدل اسکو اجر و ثواب دیتا ہے)۔

حَتَّی الشَّوْکَۃِ یُشَاکُہَا۔ یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی جو اسکے بدن میں لگے۔

غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْکَۃِ۔ بے ہتھیار والی۔

تَرَکْتُ بَعْدِیْ عَدُوًّا کَبِیْرًا وَّ شَوْکَۃً شَدِیْدَۃً۔ میں اپنے پیچھے ایک بڑے دشمن اور بڑی قوت کو چھوڑ آیا ہوں (یعنی پوری ہتھیار بند خوب لڑنے والی فوج کو)۔

ھَلُمَّ اِلٰی جِہَادٍ لَا شَوْکَۃَ فِیْہِ۔ اس جہاد کی طرف آؤ جس میں جنگ اور ہتھیار نہیں ہے (یعنے حج جیسے دوسری روایت میں ہے اَلْحَجُّ جِہَادُ کُلِّ ضَعِیْفٍ یعنے حج ہر ناتوان ضعیف کا جہاد ہے)

اُرِیْدُ اَنْ اُدَاوِیَ بِکُمْ وَاَنْتُمْ دَائِیْ کَنَاقِشِ الشَّوْکَۃِ بِالشَّوْکَۃِ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّ ضَلْعَہَا مَعَہَا۔ (حضرت علیؓ نے اپنے لوگوں سے فرمایا) میں تو تم سے اپنی بیماری کی دوا کرنا چاہتا ہوں مگر تم خود بیماری ہو جیسے کوئی

شخص کانٹا کانٹے سے نکالے وہ جانتا ہے کہ دوسرا کانٹا اسی طرح کا اسکے ساتھ ہے۔

شَوْكَةُ الْعَقْرَبِ۔ بچھو کا ڈنک۔

شَوْلٌ یا شَوَلَانٌ یا شَوَالٌ۔ اوپر اٹھانا یا اٹھنا۔

شَالَتْ نَعَامَتُهٗ۔ مرگیا یا اس کا غصہ تھم گیا۔

نَعَامَةٌ۔ قدم یا تلوہ۔

شَالَتْ نَعَامَتُهُمْ۔ وہ متفرق ہوگئے یا اپنے مکانات خالی کرگئے۔

مُشَاوَلَةٌ۔ نیزہ بازی۔

اِشَالَةٌ۔ اوپر اٹھانا۔

تَشَاوُلٌ بمعنی مُشَاوَلَةٌ ہے۔

شَالٌ۔ روئی یا اون یا ریشم کی چادر جو کمر پر باندھی جائے یا سر پر لپیٹی جائے۔ اس زمانہ میں عرب لوگ شُلْ کی جگہ شِیْلْ کہتے ہیں، یعنے اُٹھا۔

شِیْلُوْا۔ اٹھاؤ۔

فَهَجَمَ عَلَيْهِ شَوَائِلُ لَهٗ فَسَقَاهُ مِنْ أَلْبَانِهَا۔ اس کی حاملہ اونٹنیاں جن کا دودھ کم رہ گیا تھا اسکے گرد جمع ہوئیں ان کا دودھ اس کو پلایا (نہایہ میں ہے کہ شَوَائِل جمع ہے شَائِلَة کی یعنی وہ اونٹنی جس کے تھن میں بہت کم دودھ رہ گیا ہو اور یہ جب ہوتا ہے جب اسکے حمل پر سات مہینے گذر چکے ہوں)۔

فَأُتِيَ بِشَائِلٍ۔ بکریوں کا ایک گلہ ان کے پاس لائے۔

شَائِلٍ بِرِجْلَيْهِ۔ دونوں پاؤں اپنے اٹھائے ہوئے۔

فَكَأَنَّكُمْ بِالسَّاعَةِ تَحْدُوْكُمْ حَدْوَ الزَّاجِرِ بِشَوْلِهِ۔ تم قیامت کے ساتھ ایسے ہو کہ قیامت تم کو ہانکے لے جارہی ہے جیسے ہانکنے والا اپنی اونٹنیوں کو جو دُم اٹھائے رہتی ہیں گا کر ہانکے لئے جاتا ہے۔

شَوْلٌ جمع ہے شَائِلَة کی برخلاف قیاس جیسے شُوَّلٌ اور شُيَّلٌ جمع ہیں شَائِلٌ کی۔

شَوَالٌ۔ ٹوکرا گونی، بوری۔

أَتٰى هِرَقْلَ وَقَدْ شَالَتْ نَعَامَتُهُمْ۔ وہ ہرقل کے پاس آیا حالانکہ ہرقل کے لوگ سب متفرق ہوگئے تھے یا مرگئے تھے کچھ تھوڑے سے باقی تھے

نَعَامَةٌ۔ جماعت۔

تَزَوَّجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فِيْ شَوَّالٍ۔ آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ سے شوال کے مہینے میں نکاح کیا (معلوم ہوا کہ شوال کے مہینہ میں نکاح کرنا مبارک ہے۔ حضرت عائشہ نے یہ فرما کر جاہلیت کے خیال والوں کا رد کیا جو شوّال میں نکاح کرنا منحوس سمجھتے تھے۔ کیونکہ شوّال اِشَالَةٌ اور شَوْلٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی اوپر اٹھانے کے ہیں۔ بعضوں نے کہا شوال اس مہینے کا اس لئے نام ہوا کہ اونٹنیاں اس میں اپنی دُمیں اٹھائے رہتی ہیں (یعنے نر کی خواہش سے)۔

إِنَّمَا سُمِّيَ شَوَّالًا لِأَنَّ فِيْهِ شَالَتْ ذُنُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ شوال اس مہینے کا اس لئے نام ہوا کہ مومنوں کے گناہ اس میں اٹھا لئے جاتے ہیں (یعنے معاف ہوجاتے ہیں۔ رمضان کے روزے تمام گناہوں کا کفارہ ہوجاتے ہیں اور پھر بچے کھچے گناہ صدقہ فطر سے دور ہوجاتے ہیں اسی طرح عید کی نماز سے)۔

شُوْمٌ: نحوست، بدبختی، اصل میں شُؤْمٌ ہمزے سے تھا جیسے اوپر گذر چکا ہے ہمزے کو واو سے بدل دیا اس لئے اس کو یہاں دوبارہ بیان کردیا۔

إِنْ كَانَ الشُّوْمُ فَفِيْ ثَلَاثٍ الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ۔ اگر نحوست کوئی چیز ہوتو تین چیزوں میں ہوگی عورت اور گھر اور گھوڑے

ہیں (عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں پست خیالی اور وسواس میں مبتلا تھے۔ وہ بہت چیزوں کو منحوس سمجھا کرتے۔ آنحضرتؐ نے یہ خیال باطل کیا اور یہ فرمایا کہ نحوست کوئی چیز نہیں ہے مگر یہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے انجام پر اگر نظر رکھے تو قباحت نہیں مثلاً گھر تنگ و تاریک، نجس اور غلیظ مقام میں ہو وہاں رہنے والے بیمار رہتے ہوں تو اس گھر کو چھوڑ دے، جیسے ابو داؤد کی حدیث میں ہے۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا ایک گھر میں ہم جا کر رہے اور ہماری تعداد زیادہ تھی، وہاں ہماری تعداد کم ہو گئی۔ آپ نے فرمایا ایسے برے گھر کو چھوڑ دو۔ عورت زبان دراز، بے حیا بدکار ہو تو وہ منحوس ہے اس کو طلاق دے دے، اس سے الگ ہو جائے، گھوڑا شریر اور خندہ ہو یا کھاؤ اور چلنے میں مٹھا اور سست ہو تو اس کو نکال ڈالے۔ امام مالک اور ایک جماعتِ علماء کا یہ قول ہے کہ ان تین چیزوں میں اللہ کے حکم سے کبھی نحوست ہوتی ہے۔ ایک روایت میں خادم کا بھی ذکر ہے اور خادم کی نحوست یہ ہے کہ چور اور کام میں سست ہو، نافرمان اور شریر ہو)۔

شَامَۃ اور طَفِیل۔ مکہ کے دو پہاڑوں کا نام ہے۔

حَتّٰی عَرَفَتْہُ اُخْتُہٗ بِشَامَۃٍ۔ ابوطلحہ کی بہن نے ان کو پہچانا ایک تل دیکھ کر (ورنہ زخموں کی کثرت کی وجہ سے پہچانے نہیں جاتے تھے)۔

کَانَتْ عَلَیْہِ جُبَّۃٌ شَامِیَۃٌ۔ آنحضرتؐ شام کے ملک کا بنا ہوا ایک جبہ پہنے تھے (ایک روایت میں جبہ رومیہ ہے یعنی روم کا بنا ہوا، شام آپ کے زمانہ میں کافروں کا ملک تھا۔ معلوم ہوا کہ مشرکوں اور کافروں کے بنائے ہوئے کپڑے پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ابن شہاب زہری جو بڑے عالم اور حدیث کے امام تھے اس کپڑے کو پہنتے جو پیشاب سے رنگا جاتا۔

شُوْنِیْز: کلونجی یا رائی یا بطم۔

اَلشُّوْنِیْزُ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا الْمَوْتَ۔ کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے موت کے سوا۔

شَوْہٌ یا شَوْھَۃٌ قبیح ہونا، بدشکل ہونا، ڈرانا، نظر لگانا، ہونسنا، مائل ہونا۔

تَشْوِیْہٌ۔ بدشکل بنانا، قبیح کرنا۔

تَشَوُّہٌ۔ قبیح ہونا، شکار کرنا، عیب دار ہونا، دیو کی شکل بننا۔

رَاَیْتُنِیْ فِی الْجَنَّۃِ فَاِذَا امْرَاَۃٌ شَوْھَاءُ اِلٰی جَنْبِ قَصْرٍ۔ میں نے خواب میں دیکھا جیسے میں بہشت میں ہوں اور ایک محل کے بازو ایک خوبصورت عورت ہے۔

شَوْھَاء۔ بدصورت اور خوبصورت دونوں میں مستعمل ہے۔

شَوْھَاء۔ چوڑے منہ والی عورت اور تنگ منہ والی عورت کو بھی کہتے ہیں۔

شَوَّہَ اللّٰہُ حُلُوْقَکُمْ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے حلق کشادہ کر دے۔

شَاھَتِ الْوُجُوْہُ (آنحضرتؐ نے مشرکوں پر ایک مٹھی مٹی کی پھینکی اور فرمایا) منہ بدشکل ہوئے (جس خطبہ میں آنحضرتؐ پر درود نہ بھیجیں اس کو بھی شوہاء کہتے ہیں اسی طرح جس درود میں آنحضرتؐ کی آل کا ذکر نہ کریں اس کو بتراء کہتے ہیں)۔

شَاہَ الْوَجْہُ۔ اس کا منہ قبیح ہوا یعنی پھٹے منہ۔

اَتَشَوَّھَتْ عَلٰی قَوْمِیْ اَنْ ھَدَاھُمُ اللّٰہُ لِلْاِسْلَامِ۔ کیا تو پھٹے منہ ہو گیا میری قوم پر اس وجہ سے کہ اللہ نے ان کو اسلام کی ہدایت کی

(آپ نے انصار کو اپنی قوم فرمایا چونکہ وہ آپ کے مددگار تھے)۔

اَشْوَہ۔ جس کی نظر تیز لگتی ہو۔

شَائِہُ البَصَرِ اور شَاھِی البَصَرِ: تیز نگاہ والا۔

لَا تُشَوِّہْ عَلَیَّ۔ مجھ کو اچھا کہہ کے نظر مت لگا۔

اَبُو شَاہ۔ ایک شخص کا نام تھا جس کو آنحضرتؐ نے پروانہ لکھوا کر دیا تھا۔

شَاۃٌ۔ بکری۔ اصل میں شَوْھَۃٌ تھا اس کی جمع شِیَاہٌ آتی ہے اور تصغیر شُوَیْھَۃٌ یعنے چھوٹی بکری۔ شاہ فارسی لفظ ہے بمعنی بادشاہ۔

اِنَّ اَخْنَعَ الْاَسْمَاءِ مَنْ تُسَمّٰی شَاھَانْ شَاہ یا شَاہِ شَاہ۔ بدترین نام اللہ کے نزدیک شاہنشاہ ہے یعنے بادشاہوں کا بادشاہ کیونکہ یہ نام خاص اللہ ہی کے لئے سزاوار ہے وہی سب شاہوں کا شاہ ہے باقی سب اسکے غلام اور بندے ہیں جو لوگ خوشامد کی راہ سے دنیا کے بادشاہوں کو شاہنشاہ یا امپرر کہتے ہیں ان کو اس حدیث میں غور کرنا چاہیے)۔

لَا تُشَوِّہْ خَلْقِیْ بِالنَّارِ۔ میری شکل کو دوزخ کی آگ سے بدنما مت کر۔

سُئِلَ عَنِ الْمُشَوَّھِیْنَ فِیْ خَلْقِھِمْ قَالَ ھُمُ الَّذِیْنَ یَاْتِیْ اٰبَاؤُھُمْ نِسَاءَ ھُمْ فِی الطَّمْثِ۔ آنحضرتؐ سے پوچھا گیا یہ لوگ بدصورت بدوضع کیوں پیدا ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کے باپوں نے اپنی عورتوں سے حیض کی حالت میں صحبت کی (جو حرام قطعی ہے اور اس حرامکاری کی وجہ سے اولاد بدشکل بدہیأت پیدا ہوتی ہے)۔

شَہْ شَہْ۔ ایک کلمہ ہے جو کسی چیز سے نفرت دلانے کے لئے کہا جاتا ہے جیسے اردو زبان میں چھی چھی کہتے ہیں۔

شَہْ شَہْ بِتِلْکَ الْحُمْرَۃِ الْمُنْتِنَۃِ۔ یہ بدبودار سُرخی (یعنے حیض کا خون) چھی چھی۔

شَاہِ زَنَان۔ حضرت شہر بانو کا لقب تھا جو امام زین العابدین علی بن حسین علیہما السلام کی والدہ ماجدہ تھیں۔

مَاتَ وَاللّٰہِ شَاھُہٗ۔ اس کا شاہ مر گیا۔ (یعنے شطرنج کا شاہ)۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی شَاھُہٗ مَا مَاتَ وَلَا قُتِلَ حالانکہ شاہ اس کا اللہ ہے وہ نہ مرا نہ قتل کیا گیا۔ (بعضے علماء نے شطرنج کی حرمت پر یہ دلیل بیان کی ہے کہ اس میں جھوٹ بولنا ہوتا ہے ایک دوسرے کو کہتا ہے دیکھو تمہارا پیادہ یا فیل یا ہاتھی یا وزیر مر گیا حالانکہ کوئی مرا نہیں ہوتا)۔

شَاھْتَرَج۔ شاہترہ مشہور دوا ہے مصفی خون۔

اَرْضٌ مَّشَاھَۃٌ۔ اس زمین میں بکریاں بہت ہیں۔

شَیٌّ: اصل میں شَوْیٌ تھا، بھوننا۔

شِوَاءٌ۔ بھنا ہوا گوشت۔

شَاوٍ۔ بھوننے والا۔

مَشْوِیٌّ۔ بھنا ہوا۔

تَشْوِیَۃٌ۔ بھنا ہوا گوشت کھلانا جیسے اِشْوَاءٌ۔

اِنْشِوَاءٌ۔ بھن جانا جیسے اِشْتِوَاءٌ ہے۔

کَانَ یَرٰی اَنَّ السَّھْمَ اِذَا اَخْطَأَہٗ فَقَدْ اَشْوٰی۔ جب تیر نشان پر نہ لگے تو عرب لوگ کہتے ہیں اَشْوٰی یعنے تیر نے کام نہیں کیا۔

شَوِیَّۃٌ۔ سر کی کھلڑی پر مارا یا جسم کے اطراف پر جیسے سر ہاتھ پاؤں وغیرہ۔ اس کا مفرد شَوَاۃٌ ہے یعنے جسم کا کوئی ٹکڑا۔

لَا تَنْقُضُ الْحَائِضُ شَعْرَھَا اِذَا اَصَابَ الْمَاءُ شَوٰی رَاْسِھَا۔ حائضہ عورت کو غسل میں

چوٹی کھولنا ضرور نہیں ہے جب سر کی کھال پر پانی پہنچ جائے۔

كُلُّ مَا اَصَابَ الصَّائِمُ شَوًى اِلَّا الْغِيْبَةَ
روزے میں ہر آفت جو آئے آسان ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا (مثلاً بھولے سے کھا پی لینا یا کلی میں پانی بے اختیار حلق کے اندر چلا جانا) مگر غیبت (اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے بعض علماء کا قول یہی ہے اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ روزے میں غیبت کرنے سے گو روزہ ٹوٹتا نہیں مگر مکروہ ہو جاتا ہے)۔

كُلُّ شَيْءٍ شَوًى مَا سَلِمَ لَكَ دِيْنُكَ۔ ہر چیز آسان ہے (یعنے ہر مصیبت) جب تک تیرا دین محفوظ ہے اگر دین میں خلل آیا تو سخت مشکل ہے کیونکہ عاقبت کی خرابی سے بدتر کوئی چیز نہیں رہی دنیا کی تکلیف وہ بے حقیقت ہے چند روز میں نہ تکلیف رہے گی تکلیف دینے والا رہے گا)۔

فِي الشَّوِيِّ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ وَاحِدَةٌ
چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینا ہوگی۔

فِي الشَّوِيِّ الْوَرِيِّ مُسِنَّةٌ۔ موٹی تازی بکریوں میں دو برس کی بکری دینا ہوگی۔

مَالِيْ وَلِلشَّوِيِّ (عبداللہ بن عمرؓ سے کسی نے پوچھا تمتع میں ایک بکری کی قربانی کافی ہے یا کیا۔ انہوں نے کہا) بھلا بکریوں سے کیا کام نکلتا ہے (ان کا مذہب تھا کہ تمتع کے لئے ایک بدنہ یعنے اونٹ یا گائے قربانی کرنا ضرور ہے)۔

رَمٰى فَاَشْوٰى۔ اس نے تیر مارا لیکن کام تمام نہیں ہوا ادھر ادھر جسم کے کناروں میں لگا۔

رَجُلٌ شَاوِيٌّ۔ بکریوں والا آدمی۔

لَا تَشْوِيَ خَلْقِيْ بِالنَّارِ۔ میرا جسم دوزخ کی آگ سے نہ بھنے۔

بِظُعْنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَشَائِهِمْ۔ اپنی سواری کے اونٹوں اور چارپایوں اور بکریوں کے ساتھ۔

باب الشین مع الهاء

شَهُبٌ: جلا ڈالنا، رنگ بدل دینا۔ جیسے تَشْهِيْبٌ ہے۔
اِشْهَابٌ جلا ڈالنا، فنا کر دینا، خراب کر دینا۔
شَهَبٌ۔ سپیدی سیاہی پر یا سپیدی اور سیاہی ملی ہونا۔

يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَدِ اسْتُبْطِنْتُمْ بِاَشْهَبَ بَازِلٍ۔ حضرت عباسؓ نے جس دن مکہ فتح ہوا مکہ والوں سے فرمایا تم مسلمان ہو جاؤ تو سلامت رہو گے کیونکہ تم پر ایک جوان اونٹ زور آور پھینکا گیا ہے (یعنی تم پر ایک سخت مصیبت آئی ہے جس کا دفعیہ تم سے نہیں ہو سکتا) عرب لوگ کہتے ہیں **يَوْمٌ اَشْهَبُ** اور **سَنَةٌ شَهْبَاءُ** اور **جَيْشٌ اَشْهَبُ** یعنے سخت دن اور سخت سال اور سخت زور آور لشکر۔

خَرَجْتُ فِيْ سَنَةٍ شَهْبَاءَ۔ (حلیمہ سعدیہ آنحضرتؐ کی انا کہتی ہیں) میں ایک قحط اور سختی کے سال میں گھر سے نکلی۔ اصل میں شہباء اس صاف زمین کو کہتے ہیں جس میں سبزی اور روئیدگی نہ ہو۔

فَرُبَّمَا اَدْرَكَهُ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ يُّلْقِيَهَا
کبھی ایسا ہوتا ہے کہ شہاب (یعنے آگ کا شعلہ جو ستارہ ٹوٹنے کی طرح رات کو نظر آتا ہے) اس کو پا لیتا ہے اس سے پہلے کہ وہ فرشتوں سے چرائی ہوئی بات دوسروں کو سنائے۔ مجمع البحرین میں قَبْلَ اَنْ يَّتَلَقَّيَهَا ہے یعنے اس سے پہلے کہ وہ فرشتوں کی بات سنے اور وہ جل کر خاک ہو جاتا ہے (اگر کوئی کہے کہ شیطان اور جن کی پیدائش تو آگ

ہی سے ہے آگ ان پر کیونکر اثر کرتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ انسان کی پیدائش مٹی سے ہے مگر مٹی اس کو گلا کر فنا کر دیتی ہے پتھر مارو تو آدمی مرجاتا ہے اور دوزخ کی آگ دنیا کی آگ کی طرح نہیں ہے تو شیطان کے لئے بھی وہ عذاب ہوگی گو اس کی خلقت آگ ہی سے ہے۔

۔ اصل میں شِہَاب اور قَبَس اور جَذْوَۃ۔ وہ لکڑی جس کا ایک کنارہ سُلگ رہا ہو اور شِہَاب اس تارے کو بھی کہتے ہیں جو رات کو ٹوٹتا ہے درحقیقت وہ تارہ نہیں ہے بلکہ آگ کا ایک شعلہ ہے جو فرشتے شیطانوں پر مارتے ہیں)۔

اَمْسَكْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْبَاءَ۔ میں نے آنحضرتؐ کا خچر جس کو شہبا کہتے تھے تھاما (شہبا اس کو اس لئے کہا کہ اس کی سفیدی پر سیاہی غالب تھی) اسی سے ہے غُرَّۃٌ شَهْبَاءُ مجمع البحرین میں ہے کہ اَشْهَب شیر کو بھی کہتے ہیں۔

شَهْبَاءُ۔ بڑا لشکر بہت ہتھیار والا۔

يَوْمٌ اَشْهَبُ۔ سردی کا دن۔

شَهَابٌ۔ وہ دودھ جس میں دو حصے پانی ملا ہو۔

شَهْبَرَۃٌ: بوڑھی عمر والی عورت جیسے شَہْبُوْرٌ اور شَهْنَبَرَۃٌ اور شَهْرَبَۃٌ ہے۔

لَا تَتَزَوَّجَنَّ شَهْبَرَةً وَّلَا لَهْبَرَةً وَّلَا نَهْبَرَةً وَّلَا هَيْدَرَةً وَّلَا لَفُوْتًا۔ بوڑھی عورت اور لمبی دُبلی عورت اور مرجونی عورت (جو ناتوانی سے مرنے کے قریب ہو یا لمبی دبلی) اور گلے والی (باتونی بہت بک بک کرنے والی) سے اور اس عورت سے جس کی اگلے خاوند سے اولاد ہو مت نکاح کر۔

شَهْدٌ یا شُهْدٌ۔ شہد۔

شُهُوْدٌ۔ حاضر ہونا مطلع ہونا، دیکھنا، پالینا اور

جمع ہے شَاهِدٌ کی بمعنی گواہ اور حاضر جیسے شُهَّدٌ ہے۔

اِشْهَادٌ۔ گواہ کرنا، جوان ہو جانا، عورت کا حائضہ ہونا

اِسْتِشْهَادٌ۔ گواہی چاہنا۔

شَهِيْدٌ۔ اللہ کا ایک نام ہے یعنے سب چیزیں اس کے سامنے حاضر ہیں کوئی چیز اس سے غائب نہیں

وَشَهِيْدٌ لَكَ يَوْمَ الدِّيْنِ قیامت کے دن تیرا گواہ

سَيِّدُ الْاَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ هُوَ شَاهِدٌ سب دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے وہ گواہ ہے (جو کوئی جمعہ کی نماز میں حاضر ہوگا تو قیامت کے دن جمعہ اس کے لئے گواہی دے گا)۔

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ۔ شاہد جمعہ کا دن ہے اور مشہود عرفہ کا دن کیونکہ اس دن لوگ عرفات میں حاضر ہوتے ہیں، وہاں جمع ہوتے ہیں۔

فَاِنَّهَا مَشْهُوْدَةٌ مَّكْتُوْبَةٌ۔ فجر کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس کا ثواب نمازی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ دوسری روایت میں فَاِنَّمَا مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ ہے یعنے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں نماز میں شریک ہوتے ہیں۔

اَلْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ۔ جو شخص پیٹ کی بیماری سے مرجائے یا ڈوب کر مرے یا آگ میں جل کر یا مکان گر کر یا پسلی کے عارضہ یعنے ذات الجنب سے یہ سب شہید ہیں (اصل میں تو شہید وہ ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہوا مارا جائے پھر ان لوگوں کو بھی آنحضرتؐ نے شہید فرمایا یعنے شہید کا سا اجر اور ثواب ان کو حاصل ہوگا، شہید اس کو اس لئے کہا کہ اللہ تعالے اور فرشتے اس کے لئے گواہ ہیں وہ بہشت میں جائے گا بعضوں

نے کہا اس لئے کہ وہ مرا نہیں بلکہ زندہ اور حاضر اور خبردار ہے۔ بعضوں نے کہا کہ رحمت کے فرشتے شہادت کے وقت اسکے پاس حاضر رہتے ہیں بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ امر حق کا گواہ ہے یہاں تک کہ اسی کے لئے مارا گیا بعضوں نے کہا اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے جو عزت اور کرامت اسکے لئے تیار کر رکھی ہے اس کو وہ پانے والا ہے اور حاصل کرنے والا)۔

خَیْرُ الشُّهَدَاءِ الَّذِیْ یَأْتِیْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّسْأَلَهَا۔ بہتر گواہ گواہوں میں وہ ہے (جو کسی کا حق ڈوبتے وقت اللہ کے لئے ایک مسلمان کا حق بچانے کے واسطے) گواہی دے۔ اس سے پہلے کہ اس سے گواہی کی درخواست کی جائے۔ بعضوں نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب گواہی کے لئے بلایا جائے تو دیر نہ کرے فوراً حاضر ہو اور گواہی نہیں چھپائے۔

یَأْتِیْ قَوْمٌ تَشْهَدُوْنَ وَلَا یُسْتَشْهَدُوْنَ (قیامت کے قریب) کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو خود بخود گواہی دیں گے اور کوئی ان کی گواہی نہ چاہے گا (بظاہر یہ حدیث پہلی حدیث کے خلاف معلوم ہوتی ہے مگر خلاف نہیں ہے۔ اس حدیث سے مراد جھوٹے گواہ ہیں جن کو کسی نے گواہ نہیں بنایا نہ وہ معاملہ کے وقت حاضر تھے اور خواہ مخواہ گواہی دینے آئیں) بعضوں نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ پر قسم کھائیں مثلاً یوں فلاں بہشتی ہے فلانا دوزخی ہے۔

یَسْبِقُ شَهَادَةَ اَحَدِهِمْ یَمِیْنَهٗ۔ ان کی گواہی پر قسم پہلے ہوگی کبھی گواہی پہلے ہوگی قسم بعد کھائیں گے (مطلب یہ ہے کہ بے باک ہوں گے نہ ان کو گواہی دینے میں کوئی تامل ہوگا نہ قسم کھانے میں ۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ گواہ کو قسم دینا درست ہے اور ہمارے زمانہ میں جب جھوٹ کا رواج ہو گیا ہے یہی مناسب ہے کہ گواہوں سے حلف لیں اور بعضے حنفیہ نے اس کو جائز رکھا ہے

مَا لَكُمْ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يُخَرِّقُ أَعْرَاضَ النَّاسِ أَنْ لَا تُعَرِّبُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا نَخَافُ لِسَانَهٗ قَالَ ذٰلِكَ أَحْرٰى أَنْ لَا تَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ۔ (حضرت عمرؓ نے فرمایا) تم کو کیا ہوا ہے جب تم کسی شخص کو دیکھو لوگوں کی عزت بگاڑتا ہے (اس کی برائیاں کرتا ہے) تو اس کو ڈانٹتے اور روکتے کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا ہم اس کی زبان سے ڈرتے ہیں (کہ وہ ہم کو بھی بدنام کرے گا ہماری بھی برائی پھیلائے گا) حضرت عمرؓ نے کہا پھر تو تم قیامت کے دن لوگوں پر گواہ بننے کے لائق نہیں ہو سکتے (حالانکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تم لوگ اگلی امتوں پر گواہ ہو گے)۔ مطلب یہ ہے کہ حق پرستی اور انصاف پسندی کا خیال رکھو اور کسی کے برا کہنے سے ڈرو نہیں جو کام برا ہے اس پر بے خوف وخطر انکار کرو)۔

اَللَّعَّانُوْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ۔ جو لوگ بہت لعنت کیا کرتے ہیں (جو شخص لعنت کے لائق نہیں اس پر بھی لعنت کر بیٹھتے ہیں۔ لعن طعن سبّ وشتم گالی گلوچ ان کی خصلت ہے) وہ گواہ نہیں ہو سکتے ایسے لوگوں کی گواہی قبول نہ ہوگی (کیونکہ ان کی زبان بے لگام ہے ان کو جھوٹ بولنے میں بھی باک نہ ہوگا۔ یا مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن یہ لوگ اگلی امتوں پر گواہ نہ بنیں گے)۔

فَلْیَشْهَدْ ذَا عَدْلٍ۔ ایک پرہیزگار نیک

شخص کو گواہ بنالے (کہ یہ چیزیں نے پڑی پائی تھی ایسا نہ ہو وہ مرجائے اور اس کے وارث اس چیز کو بھی اس کا ترکہ سمجھ لیں یا خود اس شخص کے دل میں بے ایمانی کرنے کا وسوسہ شیطان ڈالے)۔

شَاهِدَاكَ اَوْ يَمِيْنُهٗ۔ تیرے لئے دو ہی باتیں ہیں یا تو دو گواہ لایا مدعی علیہ سے قسم لے (اگر گواہ نہ ہوں) ایک روایت میں شَاهِدَاكَ اَوْ يَمِيْنُهٗ ہے ایک میں شُهُوْدُكَ فَيَمِيْنُهٗ ہے مطلب وہی ہے۔

لَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يُرَى الشَّاهِدُ عصر کی نماز کے بعد پھر کوئی نماز نہیں ہے یہاں تک کہ وہ ستارہ دکھلائی دے جو غروب کی نشانی ہے اسی سے مغرب کی نماز کو صَلٰوةُ الشَّاهِدِ کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ مسافر اور مقیم دونوں اس نماز میں برابر ہیں یعنی اس میں قصر نہیں ہے۔

اَمُشْهِدٌ اَمْ مُغِيْبٌ فَقَالَتْ مُشْهِدٌ كَمُغِيْبٍ (حضرت عائشہ نے عثمان بن مظعون کی بی بی سے پوچھا) کیا تو ایسی عورت ہے جس کا خاوند حاضر اور موجود ہو یا ایسی عورت جس کا خاوند غائب ہو انہوں نے کہا میں ایسی عورت ہوں جس کا خاوند حاضر ہے مگر وہ غائب کی طرح ہے (مطلب یہ ہے کہ میرا خاوند مجھ سے صحبت ہی نہیں کرتا تو میں کیا بناؤ سنگار کروں)۔

يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ۔ آنحضرتؐ ہم کو التحیات اس طرح سکھلاتے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے (التحیات کو تشہد اسلئے کہا کہ اس میں دو شہادتیں ہیں ایک توحید کی دوسری رسالت کی)۔

قَالَ نَعَمْ وَاَنَا لَهٗ شَهِيْدٌ۔ فرمایا وہ شہید ہے اور میں اس کا گواہ ہوں (یعنے اس کی شہادت کی گواہی دوں گا)۔

اَنَا فَرَطُكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ۔ میں قیامت میں تمہارا پیش خیمہ ہوں (تم سے آگے جاکر تمہاری ضروریات کا بندوبست کروں گا) اور میں تمہارا گواہ ہوں گا تو گویا میں تمہارے ساتھ ہوں۔

اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ۔ میں ان لوگوں کا گواہ ہوں (قیامت کے دن یہ گواہی دوں گا کہ انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنی جانیں قربان کیں)۔

يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ۔ ہم کو اشہد باللہ کہنے یا قسم کھانے پر مارتے تھے (ایسا نہ ہو قسم کھانے کی عادت پڑجائے۔ یہ بری عادت ہے جیسے بعضے لوگوں میں ہوتی ہے کہ بات بات پر واللہ باللہ ثم باللہ خدا کی قسم اشہد باللہ کہا کرتے ہیں)۔

اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ۔ تم اللہ کے گواہ ہو (مراد وہ صحابہ ہیں جو اس وقت حاضر تھے اسی طرح جو لوگ صحابہ کی طرح متقی اور پرہیزگار ہوں میت کے دشمن نہ ہوں)۔

ثُمَّ حَصَلَ لَكَ الشَّهَادَةُ (آپ کی تو فضیلتیں بہت تھیں) پھر اس پر شہادت کی فضیلت بھی حاصل ہوئی (یہ عبداللہ بن عباسؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا جب فیروز ابولولوء پارسی نے آپ کو عین نماز میں زہر آلود خنجر سے زخمی کیا)۔

مَغَازِی یعنے جہادوں کو مشاہد بھی کہتے ہیں کیونکہ وہاں شہادت ہوتی ہے۔

صَوْمُ الْمَرْأَةِ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ عورت کا روزہ رکھنا یعنی نفل روزہ جب اس کا خاوند موجود ہو (تو شوہر کے بدوں اجازت نفل

روزہ نہ رکھے اس لئے کہ خاوند کو تکلیف ہوگی البتہ فرض اور واجب روزے میں اجازت کی ضرورت نہیں جب وقت میں گنجائش نہ ہو)۔

لَمْ يَذْكُرْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدَ مَنْ حَضَرَهٗ ۔ یہ مذکور نہیں کہ آنحضرتؐ نے (مدعی علیہ کے اقرار پر) حاضرین میں سے کسی کو گواہ کیا ہو (معلوم ہوا کہ جب مدعی علیہ اقرار کرے تو قاضی اس پر فیصلہ نافذ کر سکتا ہے اور رد ہوا اُن لوگوں کا جو کہتے ہیں قاضی کو اسکے اقرار پر دو گواہ کر کے پھر فیصلہ کرنا چاہئے)۔

لَا يَسْمَعُ صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ جہاں تک مؤذن کی آواز جاتی ہے اور جو کوئی اس کی آواز سنتا ہے وہ اس کا گواہ ہوگا (قیامت کے دن یہاں تک کہ کنکر پتھر درخت بھی گواہی دینگے)

مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةٌ ۔ بہشت کی کنجیاں شہادت ہے۔

شَاهِدُ الصَّلٰوةِ ۔ جو نماز میں حاضر ہو (یعنی اذان سنکر جماعت میں شریک ہونے کے لئے)۔

شَاهِدُوا الصَّلٰوةِ ۔ جو لوگ نماز میں حاضر ہوں۔

فَتَوَضَّأْ كَمَا اَمَرَكَ اللهُ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ ۔ پہلے جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس طرح وضو کر پھر اذان دے پھر نماز کے لئے تکبیر کہہ۔

شَاهِدٌ ۔ آنحضرتؐ کا ایک نام بھی ہے کیونکہ آپ قیامت کے دن اگلے پیغمبروں کے گواہ ہوں گے (انہوں نے اپنی امت والوں کو اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا)۔

شَهِدْتُ الدَّارَ ۔ میں حضرت عثمانؓ کے قتل کے وقت ان کے گھر پر موجود تھا۔

فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ ۔ اخیر رات ہیں جو (تہجد کی) نماز پڑھی جائے تو فرشتے اس میں شریک ہوتے ہیں۔

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ۔ جو شخص اپنا مال بچانے کے لئے (تھوڑا ہو یا بہت یا اپنی عزت بچانے کے لئے) مارا جائے وہ شہید ہے۔ (مثلاً چور یا ڈاکو یا اور کوئی ظالم اس کا مال یا اس کی عزت لینا چاہے اور وہ دفع کرے اور مارا جائے تو اسکو شہید کا ثواب حاصل ہوگا۔ بعضوں نے کہا کم قیمت چیز کے بچانے کے لئے یہ حکم نہیں ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ حدیث عام ہے کم قیمت اور بیش قیمت سب کو شامل ہے اسی طرح جو شخص اپنی جان بچانے کے لئے مارا جائے جب کوئی ظالم ناحق اس کی جان لینا چاہے۔ بعضوں نے کہا جب مسلمانوں میں آپس میں فتنہ ہو تو مارا جانا بہتر ہے مگر مارنے والے پر ہاتھ نہ ڈالے جیسے دوسری حدیث میں ہے مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ ۔ جو شخص دل سے شہادت طلب کرے (خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگے) تو اللہ اس کو شہادت عطا فرمائے گا اگر شہادت اس کو نہ ملے (بلکہ اپنے بچھونے پر مرے یعنی شہادت کا ثواب اس کو عنایت فرمائے گا)۔

فَيُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّ اُمَّتُهٗ (قیامت کے دن اس پیغمبر سے پوچھا جائیگا تمہارے گواہ کون ہیں وہ کہیں گے محمدؐ اور ان کی امت کے لوگ گواہ ہیں۔

رَسُوْلُ اللهِ شَاهِدٌ عَلَيْنَا وَنَحْنُ شُهَدَاءُ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ وَحُجَّتُهٗ فِيْ اَرْضِهٖ ۔ قرآن میں جو شاہد و مشہود ہے تو شاہد سے آنحضرتؐ مراد ہیں وہ ہم پر گواہ ہیں اور ہم اللہ کے گواہ ہیں اس کی

مخلوقات پر اور زمین میں اس کی حجت اور دلیل ہیں۔
(یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)۔

مَضَیْتَ لِلَّذِیْ کُنْتَ عَلَیْهِ شَهِیْدًا وَّ مُسْتَشْهَدًا وَّ مَشْهُوْدًا۔ (آپ کی تقدیر میں جو لکھا تھا کہ شہید ہوں گے، وہ آپ نے پورا کیا اسی طرح آپ سے جو شہادت طلب کی گئی تھی اور لوگوں کو آپ کی شہادت پر گواہ کرنا منظور تھا (یہ امام حسین علیہ وعلی ابیہ السلام کی صفت بیان کی)۔

وَشَهِیْدٌ لَكَ یَوْمَ الدِّیْنِ۔ قیامت کے دن تیرا گواہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا تُدْرِكُهُ الشَّوَاهِدُ سب تعریف اس پروردگار کو ہے جس کو حواس نہیں پا سکتے (یعنی حواس خمسہ سے اس کا احساس نہیں ہو سکتا)۔

وَلَا تَحْوِیْهِ الْمَشَاهِدُ۔ مجلسیں اس کو گھیر نہیں سکتیں (یعنی کوئی مکان اس کو محیط نہیں ہو سکتا بلکہ وہی سب چیزوں کو محیط ہے)۔

شَهِدْتُ عَلَى الشَّیْءِ۔ میں اس بات پر مطلع ہوا۔

اَلشَّاهِدُ یَرٰی مَا لَا یَرَى الْغَائِبُ۔ جو شخص حاضر ہو وہ چیز دیکھتا ہے جس کو غائب نہیں دیکھتا۔

ذُوالشَّهَادَتَیْنِ۔ دو گواہوں کے برابر (یہ خزیمہ ابن ثابت انصاری کا لقب ہے آنحضرتؐ نے ان کے اکیلے کی گواہی دو گواہوں کے برابر رکھی تھی)۔

شَهْرٌ: مشہور کرنا، ظاہر کرنا۔

شَهَرَ سَیْفَهٗ۔ اپنی تلوار کھینچی مارنے کو۔

تَشْهِیْرٌ۔ مشہور کرنا۔

مُشَاهَرَةٌ۔ ماہواری تنخواہ پر نوکر رکھنا جیسے مُعَاوَمَةٌ سالانہ تنخواہ پر۔

اِشْهَارٌ۔ مشہور کرنا، ایک مہینہ گذرنا یا مہینہ داخل ہونا یا زچگی کا مہینہ آنا۔

اِشْتِهَارٌ۔ مشہور ہونا۔

شَهْرٌ۔ مہینہ۔ شُهُوْرٌ اور اَشْهُرٌ اسکی جمع ہے

صُوْمُوا الشَّهْرَ وَ سِرَّهٗ۔ مہینہ کے شروع اور اخیر یا درمیان میں روزے رکھا کرو۔

اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ۔ مہینہ انتیس ٢٩ دن کا بھی ہوتا ہے (یہ مہینہ جس میں عورتوں کے پاس نہ جانے کی میں نے قسم کھائی تھی انتیس دن کا ہے ــــ مجمع البحار میں ہے کہ کبھی دو دو تین تین چار چار مہینے برابر انتیس انتیس دن کے ہوتے ہیں لیکن چار سے زیادہ نہیں ہوتے)۔

اَیُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ۔ صحابہ نے آنحضرتؐ سے پوچھا رمضان کے بعد اور کس مہینے میں روزے رکھنا افضل ہے۔ فرمایا اللہ کے مہینے محرم میں۔

شَهْرَا عِیْدٍ لَا یَنْقُصَانِ۔ عید کے دونوں مہینے (یعنی رمضان اور ذی الحجہ) کم نہیں ہوتے (اگر انتیس دن کے ہوں جب بھی ثواب تیس دن کا ملتا ہے یا اگر غلطی سے دسویں تاریخ وقوف عرفات کرلے اس کو نویں تاریخ سمجھ کر جب بھی حج صحیح ہو جاتا ہے)۔

مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ جو شخص ایسا کپڑا پہنے جس سے شہرت اور ناموری مقصود ہو (یعنی فخر اور غرور کی نیت سے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلت کا کپڑا پہنائے گا۔ وہاں ذلت کے ساتھ شہرت ہوگی۔ جیسے یہاں عزت کے ساتھ ہوئی تھی) طیبی نے کہا مراد وہ کپڑا ہے

جس کا پہننا درست نہیں یا لوگوں کو ہنسانے اور تمسخر کے لئے یا فخر اور غرور کے لئے پہنے۔

نَھٰی عَنِ الشُّھْرَتَیْنِ۔ دونوں شہرتوں سے منع فرمایا (یعنے ایسا بیش قیمت کپڑا پہننا یا اتنا کم قیمت اور ذلیل کہ جس سے لوگوں میں شہرت ہو دونوں منع ہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ بعضے لوگ جو اپنے تئیں فقیر اور درویش کہلانے کو گیروی یا ملتانی مٹی میں رنگے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں یا پھٹے پرانے بوسیدہ کمل اوڑھے رہتے ہیں یہ بھی خوب نہیں ہے عمدہ طریق یہ ہے کہ متوسط درجہ کے کپڑے پہنے نہ بہت بیش قیمت نہ بالکل خراب اور کم قیمت اور ہر طرح کی شہرت سے بچا رہے)۔

خَرَجَ اَبِیْ شَاھِرًا سَیْفَہٗ رَاکِبًا رَاحِلَتَہٗ (حضرت عائشہ کہتی ہیں) میرے والد ابوبکر صدیق اپنی تلوار سونتے ہوئے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر نکلے (یعنے اکیلے ان لوگوں سے لڑنے کے لئے جو اسلام سے پھر گئے تھے زکوٰۃ دینے سے انکار کرتے تھے۔ یہ حال دیکھ کر کہ امیر المومنین اکیلے نکلے صحابہ بھی لڑنے پر مستعد اور آمادہ ہو گئے)۔

مَنْ شَھَرَ سَیْفَہٗ ثُمَّ وَضَعَہٗ فَدَمُہٗ ھَدَرٌ۔ جو شخص تلوار سونت لے اور اس کو چلائے (وار کرے) تو اس کا خون ہدر ہے (یعنے ضائع ہے اس کو دوسرا شخص دفع کرنے کے لئے مار ڈالے تو قصاص لازم ہوگا نہ دیت دینا پڑے گی)۔

مترجم: تمام مہذب اقوام کے قوانین میں ایسا ہی حکم ہے اس کو حفاظتِ خود اختیاری کہتے ہیں۔ یہ حق ہر ایک شخص کو حاصل ہے۔

وَمَا تَتْلُو السَّفَاسِرَۃُ الشُّھُوْرُ۔ اور جو کتاب والے عالم لوگ پڑھتے ہیں یہ شہر کی جمع ہے بمعنی عالم اور فاضل۔

شَھِیْرٌ۔ مشہور۔

شَھْرِیَار۔ ایران کا بادشاہ تھا۔

شَھَقٌ یا شَھِیْقٌ یا شُھَاقٌ یا تَشْھَاقٌ سینہ میں رونے کی آواز پیدا ہونا، بدنظر لگانا

شَھِیْقٌ۔ گدھے کی بھی آواز کو کہتے ہیں۔ جیسے نَھِیْقٌ ہے۔

فِیْ شَوَاھِقِ الْجِبَالِ۔ پہاڑوں کی چوٹیوں میں یہ جمع ہے شَاھِقٌ کی بمعنی بلند اور مرتفع۔

فَشَھِقَ ثَلٰثَ شَھَقَاتٍ۔ تین بار سینہ سے آواز نکالی یا تین کھٹکے لئے۔

فَمَاتَ۔ پھر مر گیا۔

ذُوْ شَاھِقٍ۔ سخت غصیلا۔

شَھَلٌ: آنکھ کی سیاہی میں سرخی ہونا۔ مگر شَھَلٌ یعنے نیلگونی سے کم۔ محیط میں ہے کہ شَھَلٌ یہ ہے آنکھ کے حلقہ میں سرخی پلائی گئی ہو مگر لکیریں نہ ہوں اگر لکیریں ہوں تو اس کو شُکْلَۃٌ کہتے ہیں۔ شَھْلَاءُ مؤنث ہے اَشْھَلُ کا۔

کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْھَلَ الْعَیْنِ آنحضرت کی آنکھوں میں سرخی تھی۔

مُشَاھَلَۃٌ۔ گالی گلوج کرنا، جواب دینا۔

تَشَھُّلٌ۔ منہ کا پانی سوکھ جانا، حاجت بر آنا۔

لَعَنَ اللّٰہُ شَھِیْلًا ذَا الْاَسْنَانِ۔ اللہ لعنت کرے نیلی آنکھ والے بڑے دانت والے پر۔

شَھْمٌ یا شُھُوْمٌ۔ ڈرانا، ڈانٹنا۔

شَھَامَۃٌ۔ مستعد، چالاک، ہوشیار ہونا۔

کَانَ شَھْمًا۔ آنحضرت مستعد اور روشن ضمیر اور اپنے ارادے کے پورے تھے یہی انسان

کی بڑی فضیلت ہے کہ پہلے خوب سوچ لے پھر جو بات مناسب نظر آئے اس کو کر ڈالے اور اللہ پر بھروسا رکھے یہ نہیں کہ ساری عمر حیص بیص میں گذرے اور کوئی کام پورا نہ ہو شَهْمٌ کی جمع شِهَامٌ ہے۔
اَلشَّهَامَةُ ضِدُّهَا الْبَلَادَةُ۔ شہامت کی ضد بلادت ہے یعنے کودن، کند ذہن، احمق اور بے وقوف ہونا۔

شَهْوَةٌ: خواہش کرنا، محبت رکھنا، آرزو کرنا۔
تَشْهِيَةٌ۔ خواہش دلانا، ترغیب۔
مُشَاهَاةٌ۔ مشابہت۔
اِشْهَاءٌ۔ خواہش پوری کرنا، نظر لگانا۔
تَشَهِّي۔ خواہش کرنا جیسے اِشْتِهَاءٌ ہے۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرِّيَاءُ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ۔ مجھ کو سب سے بڑھ کر ڈر تم پر دو گناہوں کا ہے ایک تو ریا (یعنے دکھانے اور شہرت اور ناموری کے لئے نیک عمل کرنا نہ کہ خلوص سے خدا کی رضامندی کے لئے) دوسرے پوشیدہ خواہش سے (وہ یہ ہے کہ لوگوں میں تو اپنی لاطمعی اور بے پرواہی دکھلائے اور دل میں دنیا کی طمع ہو جیسے اکثر مکار اور دغا باز درویش ہوتے ہیں۔ بعضوں نے کہا گناہ کا دل میں چھپانا، اس پر اصرار کرنا۔ مثلاً ایک خوبصورت عورت کو دیکھا تو ظاہر میں تو آنکھ جھکا لینا تاکہ لوگ پرہیزگار سمجھیں مگر دل میں گناہ کی نیت کرنا کہ اگر یہ عورت ہاتھ لگ جائے تو اس سے خوب برا کام کروں)۔

حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَالْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ دوزخ شہوتوں اور خواہشوں سے ڈھانپی گئی ہے اور بہشت ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں (یعنے شہوتیں اور خواہشیں جب پوری کی جائیں تو سمجھ لو کہ دوزخ کا دروازہ کھل گیا اور جب شہوت اور خواہش کو دبا کر نفس شکنی کی جائے تو سمجھ لو کہ بہشت کا رستہ کھل گیا۔ انسان میں یہی دو چیزیں ہیں جن کا دبانا اور مسخر کرنا انسانیت کے لئے ضرور ہے ورنہ پھر انسان اور دوسرے جانوروں میں فرق نہیں رہتا ایک تو غصہ دوسرے شہوت، پہلا ایک کتا ہے دوسرا سور اور عقل بادشاہ ہے اور سور کو ڈانٹ دبا کر تم نے تابعدار کر دیا اور بادشاہ کی رائے پر چلے تو سبحان اللہ پھر بہتری بہتری ہے اگر خوب کھلا پلا کر ان کو موٹا کیا اور بادشاہ کو اس کتے اور سور کا تابعدار کر دیا تو پناہ بخدا پھر خیر نہیں ہلاکت اور تباہی کا سامنا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اب تک باوصف اتنی عمر ہونے کے یہ مرتبہ مجھ کو حاصل نہیں ہوا کہ غصہ اور شہوت دونوں عقل کے پورے تابعدار ہو جائیں اور کبھی کبھی یہ کتے اور سور زور کر کے عقل پر غالب آجاتے ہیں۔ یا اللہ تو اپنے فضل و کرم سے اس کتے اور سور کو دبا دے اور عقل سلیم اور شرع مستقیم کے تابعدار کر دے بغیر تیری مدد کے میں اس کتے اور سور پر غالب نہیں ہو سکتا)۔

يَا شَهْوَانِيُّ۔ اے شہوت پہ چلنے والے یا سخت شہوت والے اس کی جمع شَهَاوِي آتی ہے۔

اِذَا اشْتَهَى مَرِيضُ اَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ۔ جب تم میں کا بیمار شخص کسی چیز کی خواہش کرے (یعنے کھانے کو اس کا دل چاہے) تو اس کو کھلائے (یہی سچی طب ہے اور جو طبیب بیمار کو پرہیز کرا کر اس کی طاقت اور قوت توڑ ڈالتے ہیں وہ نیم حکیم خطرۂ جان ہیں اللہ ایسے

حکیموں سے بچائے رکھے۔

باب الشین مع الیاء

شَیْءٌ اور مَشِیْئَۃٌ اور مَشَاءَۃٌ اور مَشَائِیَۃٌ چاہنا، ارادہ کرنا۔

شَاءَ اللّٰہُ الشَّیْءَ۔ اللہ کی مشیت ایسی ہی تھی۔

مَاشَاءَ اللّٰہُ۔ تعجب کے وقت بھی کہا جاتا ہے۔

تَشْیِیْئٌ۔ برانگیختہ کرنا، ایک کام کرنے کی رغبت دلانا۔

اِشَاءَۃٌ۔ لاچار کرنا، مجبور کرنا۔

تَشَیُّئٌ۔ غصہ تھم جانا۔

شَیْءٌ۔ چیز اور ہر موجود کو کہتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کو بھی۔

اَنَّ یَھُوْدِیًّا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکُمْ تُنَدِّدُوْنَ وَتُشْرِکُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشِئْتُ فَاَمَرَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شِئْتُ۔ ایک یہودی آنحضرتؐ کے پاس آیا کہنے لگا تم لوگ منت مانتے ہو اور شرک کرتے ہو تم لوگ کہتے ہو جو اللہ چاہے اور میں چاہوں (تو اپنے تئیں اللہ کے ساتھ شریک کر دیتے ہو) اس وقت آنحضرتؐ نے صحابہ کو حکم دیا یوں کہا کریں جو اللہ چاہے پھر میں چاہوں (تو جب اللہ کی مشیت کو مقدم کیا اسکے بعد اپنی مشیت رکھی تو شرک کا شبہ جاتا رہا — ایک شخص نے آنحضرتؐ سے کہا مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشِئْتَ قَالَ جَعَلْتَنِیْ لِلّٰہِ نِدًّا قُلْ مَاشَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شِئْتَ۔ یعنے جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں فرمایا تو نے مجھ کو اللہ کے برابر کر دیا یوں کہہ جو اللہ چاہے پھر آپ چاہیں (نہایہ میں لکھا ہے کہ واو زبانِ عرب میں جمع کے لئے ہے برخلاف ثُمَّ کے وہ جمع اور ترتیب کے لئے ہے تو جب ثُمَّ کہا تو اللہ کی مشیت مقدم ٹھہری اور بندے کی اسکے بعد پس شرک کے شبہہ سے احتراز ہو گیا)۔

لَا تَقُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ فُلَانٌ یوں مت کہو جو اللہ چاہے اور فلاں شخص چاہے۔

فَلَا یَقْرَبُھَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ۔ اللہ چاہے تو طاعون اور دجال دونوں اسکے پاس نہ پھٹکیں گے (یہ ان شاء اللہ فرمانا محض تبرک کے لئے ہے نہ شک کے طور پر اسی لئے امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ اگر کسی نے اپنی عورت سے یوں کہا انت طالق ان شاء اللہ تو طلاق پڑ جائے گی کیونکہ ان شاء اللہ یقین کے مقام میں بھی آتا ہے جیسے کوئی کہے انا مؤمن ان شاء اللہ برخلاف اسکے اگر ان شاء زید کہا تو طلاق اس وقت تک نہیں پڑے گی جب تک زید نہ چاہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ۔ یا اللہ اگر تو یہ چاہے کہ تیری پوجا نہ ہو (بلکہ شرک میں سب لوگ مبتلا رہیں) تو ایسا ہی ہوگا معلوم ہوا کہ شرک اسی طرح سارے گناہ اللہ ہی کی مشیت اور ارادے سے ہوتے ہیں مگر اللہ شرک اور گناہ سے راضی نہیں ہے۔ ارادہ مشیت اور رضا میں بہت فرق ہے اب یہ اعتراض کہ جب سارے کام اس کی مشیت اور ارادے سے ہوتے ہیں تو پھر گناہ کرنے والوں کو عذاب دینا انصاف سے بعید ہے ایک بے وقوفی کا اعتراض ہے بات یہ ہے کہ اللہ کی مشیت ایک مخفی امر ہے اور ظاہر میں اللہ نے بندوں کو اختیار دیا ہے کیا ہماری ارادی حرکت اور رعشہ کی حرکت دونوں ایک قسم کی ہیں۔ کوئی عقلمند اس کا قائل نہ ہوگا بس عذاب اور ثواب اس ظاہری اختیار پر مبنی ہے اور

اس میں جو حکمت ہے اس کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔ اور شیخ ابن عربی نے جو صوفیوں کے پیشوا ہیں اسی اعتراض سے بچنے کے لئے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب دوزخ والوں کے لئے عذب اور شیریں اور بامزہ ہے لیکن بہشت والوں کے نزدیک وہ سخت تکلیف ہے۔ چنانچہ ایک صوفی فرماتے ہیں کہ جیسے بہشت والے دوزخ سے پناہ مانگیں گے اسی طرح دوزخ والے بہشت سے۔ مگر علمائے ظاہر نے ان پر رد کیا ہے اور ایسے اعتقاد کو الحاد اور زندقہ قرار دیا ہے اور بہت سخت مخالف اس قول کے امام ہمام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ہیں پر ان کے شاگرد امام ابن قیم کا میلان اس طرف پایا جاتا ہے کہ دوزخ کا عذاب دائمی نہیں ہے اور ایک دور ایسا آئے گا گو ہزاروں برس بعد ہی کہ دوزخ کی تکلیف مٹ جائے گی اور دوزخ والے چین سے اس میں بسر کریں گے جیسے بہشت والے بہشت میں اور اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور رحم اسی کو مقتضی ہے کیا وہ چند روز کے گناہوں پر ابدالآباد اپنے بندوں کو سخت سخت تکالیف میں مبتلا رکھے گا دنیا کا کوئی ظالم سے ظالم بادشاہ بھی ایسا نہیں کرتا۔ گو یہ قول چند صحابہ اور تابعین سے بھی منقول ہے مگر جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں کہ کافر اور مشرک اور منافق لوگوں کا عذاب دائمی ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال)۔

فَمَشِيئَتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ۔ ان سب کاموں میں تیری مشیت ضرور ہے یا تیری مشیت کی نیت کرتا ہوں گو میں زبان سے نہ کہوں۔

وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔ ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں (یعنے مرنے والے ہیں یہاں بھی ان شاء اللہ محض تبرک کے لئے ہے کیونکہ موت تو یقینی ہے اس میں شک نہیں ہو سکتا

هَيَّأَتْ شَيْئًا۔ ابوطلحہ کی بی بی نے ایک چیز تیار کی (اور اس کو گھر کے کونے میں رکھ دیا اور ابوطلحہ نے جب پوچھا بچہ کیسا ہے۔ انہوں نے کہا اب آرام ہے اور یہ جھوٹ نہ تھا بلکہ تعریض تھی۔ مطلب یہ تھا کہ دنیا کی اور بیماری کی تکلیف سے آرام ہو گیا۔ حالانکہ وہ مر گیا تھا۔ ابوطلحہ کے دل کو تسکین ہوئی۔ انہوں نے اپنی بی بی سے صحبت کی وہ حاملہ ہو گئیں۔ پھر ایک بچہ کے بدل نو بچے اللہ نے عنایت فرمائے ـــــ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تعریض کسی مصلحت سے درست ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ امام شافعی نے ظالم پادشاہ کے سامنے تعریض کی اور معاویہ کے عامل مغیرہ بن شعبہ نے حجر بن عدی کو حضرت علی پر لعنت کرنے کا حکم دیا، انہوں نے کہا ایہا الناس ان امیرکم امرنی ان العن علی بن ابی طالب فالعنوہ لعنہ اللہ تعالیٰ اور مراد یہ رکھی کہ اس عامل پر لعنت کرو اللہ اس پر لعنت کرے)۔

مَا تَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَّلَا شَيْئًا۔ ہم آسمان میں نہ ابر دیکھتے تھے نہ ابر کا کوئی ٹکڑا نہ اور کچھ (یعنے آسمان بالکل صاف تھا مگر آپ کی دعا سے ابر کا ایک ٹکڑا نمود ہوا اور پھیل گیا خوب پانی برسا)۔

وَلَا اَذَانَ وَّلَا شَيْءَ۔ نہ اذان ہوئی نہ اور کچھ (جیسے الصلوۃ جامعۃ یا الصلوۃ ایہا المومنون وغیرہ)۔

اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَّبَنُوْ الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ۔ بنی ہاشم اور بنی مطلب تو ایک ہی ہیں

(یعنے ہمیشہ ملے جلے رہے۔ جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں میں (عبد مناف کے چار بیٹے تھے عبد شمس اور نوفل اور ہاشم اور مطلب تو عبد شمس اور نوفل دو بھائی ایک طرف ہو کر رہے اور ہاشم اور مطلب ایک طرف یہاں تک کہ جب بنو کنانہ اور قریش نے یہ ٹھہرایا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے نہ شادی بیاہ کرینگے نہ ان سے کوئی معاملہ کریں گے تو دونوں بھائیوں کی اولاد مدت تک پہاڑ کے ایک کونے میں بند رہی۔ قریش اور بنو کنانہ کہتے تھے کہ حضرت محمدؐ کو ہمارے سپرد کر دو لیکن بنی ہاشم اور بنی مطلب نے اس کو منظور نہ کیا اور ایک مدت تک تکلیف اور مصیبت اٹھائی)۔

فَإِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَإِلَّا رَجَعْتَ۔ اگر تو کچھ پائے (یعنی مجاہدہ کا موقع تو بہتر ہے ورنہ اپنے گھر کو) لوٹ آئے۔

لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ۔ ان دونوں رکعتوں میں کوئی ایسا کام نہ کرے (جو نماز کے خلاف ہے یعنے ادھر ادھر کے خیالات اور وسوسے دل میں نہ لائے)۔

إِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا۔ انصار کی آنکھوں میں کچھ خلل ہوتا ہے (اکثر مدینہ والوں کی آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں کبھی ان میں کوئی عیب ہوتا ہے)۔۔۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اس کو پیغام دے تو نکاح سے پہلے اس کا دیکھ لینا درست ہے، گو خلوت میں عورت کی رضامندی کے بغیر دیکھے یا عورت کی نظر سے دیکھے اور امام داؤد ظاہری نے اس حدیث سے اسکے تمام جسم کو دیکھنا درست کہا ہے۔ بعضوں نے کہا صرف چہرہ اور ہاتھ پاؤں دیکھنا درست ہے)۔

هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ ابْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْئًا۔ تجھ کو ابن ابی الصلت کے شعروں میں سے کچھ یاد ہیں (یہ جاہلیت کے زمانہ کا ایک شاعر تھا مگر اس کے شعروں میں خدا کی توحید اور شرک کی مذمت بھری ہوئی تھی۔ آنحضرتؐ نے اس کا کلام بڑے شوق سے سنا اور فرمایا وہ تو مسلمانی کے قریب تھا)۔

حَتَّى يَنْبُتُوا نَبَاتَ الشَّيْءِ۔ یہاں تک کہ اس چیز کی طرح اگیں گے (یعنے اس دانہ کی طرح جس کو پانی بہا کر لاتا ہے)۔

فَاخْتَرْنَا اللهَ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ شَيْئًا۔ (آنحضرتؐ نے ہم کو اختیار دیا (چاہیں تو اللہ اور رسول کو پسند کریں آپ کی زوجیت میں رہیں چاہیں جدا ہو جائیں) ہم نے اللہ اور اسکے رسول کو اختیار کیا پھر یہ اختیار کو کچھ نہیں شمار کیا (یعنے اس کو طلاق نہیں سمجھا)۔۔۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر خاوند اپنی عورت کو اختیار دے اور وہ خاوند کو اختیار کرے تو کوئی طلاق واقع نہ ہوگی)۔

مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةُ۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) لوگوں کا یہ گمان کہ آنحضرتؐ نے ہم کو کوئی خاص خاص باتیں بتلائیں یا کوئی خاص کتاب دی ہے بالکل غلط ہے ہمارے پاس کوئی چیز نہیں۔ ایک اللہ کی کتاب یعنے قرآن ہے اور یہ صحیفہ (اس میں چند احکام تھے شریعت کے مثلاً دیت کے احکام، قیدیوں کا چھڑانا، مدینہ کا حرم ہونا)۔

ذَكَرَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا۔ آپ نے ایک اندیشہ ناک بڑی بات کا ذکر کیا۔

وَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ۔ اللہ کی مدد جب ساتھ ہو

تو پھر کوئی غالب نہیں ہو سکتا۔

اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَیْتُکُمَا۔ تم چاہتے ہو تو میں تم کو (زکوٰۃ کے مال میں سے) دیتا ہوں حالانکہ زکوٰۃ کے مال میں اچھے ہٹے کٹے کمانے والے کا اور مالدار کا کوئی حق نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میں تم کو اس مال میں سے نہیں دوں گا۔

فَاجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَیْئًا۔ (اپنے مکان میں نماز پڑھ کر پھر میں مسجد میں آتا ہوں وہاں جماعت کھڑی ہوتی ہے میں اس میں بھی شریک ہو کر نماز پڑھ لیتا ہوں) اب میرے دل میں کچھ خیال آتا ہے (کہیں یہ ناجائز ہو اور میں گنہگار ہوں) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ایسا کرنے سے میرے دل کو خوشی ہوتی ہے۔

کُلَّمَا هَمَّ اَنْ یَّفْتَحَ شَیْئًا مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ جب وہ ان دروازوں میں سے کچھ کھولنا چاہتا ہے یعنی ذرا سا۔

مَاکُنْتُ لِاَلْقَى اللّٰهَ بِبِدْعَةٍ لَمْ یُحْدِثْ اِلَیَّ فِیْهَا شَیْئًا۔ میں اللہ تعالےٰ سے ایک بدعت نکال کر جس کا حکم اس نے نہیں دیا ملنا نہیں چاہتا (یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جن لوگوں پر ہم کو قدرت حاصل ہو اگر ہم زبردستی ان کو مسلمان بنا لیں تو ہماری قوت زیادہ ہو گی ہمارا شمار بڑھ جائے گا)۔

فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَیْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَیْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ۔ میں جب تم کو کسی بات کا حکم کروں تو جہاں تک ہو سکتا ہے اس کو بجا لاؤ (دین کی بات ہو یا دنیا کی) جب کسی بات سے منع کروں تو اس سے پرہیز رکھو (اور جس سے سکوت کروں وہ تم کو معاف ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ شَیْءٌ لَا كَالْاَشْیَاءِ۔ اللہ تعالےٰ ایک شے ہے (یعنی موجود ہے بلکہ اسی کا وجود اصلی ہے اور باقی چیزیں اسکے وجود کا ایک سایہ ہیں) مگر وہ اور اشیاء کی طرح نہیں ہے (اسکے مثل کوئی شے نہیں ہے جیسے فرمایا لیس کمثلہ شئ اس میں کاف زائد ہے اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے)۔

لَا مِنْ شَیْءٍ كَانَ وَلَا مِنْ شَیْءٍ خَلَقَ۔ نہ تو اللہ کسی چیز سے نکلا نہ اللہ نے مخلوقات کو کسی چیز سے بنایا (اس سے رد ہوا مادیین کا جو کہتے ہیں مادہ قدیم ہے اور خداوند تعالےٰ نے سب چیزوں کو اسی مادہ سے بنایا)۔

كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ یَكُنْ مَعَهٗ شَیْءٌ۔ اللہ ہمیشہ سے تھا اور اللہ کے ساتھ اور کوئی چیز نہ تھی (یعنی سوا ذات اور صفات الٰہی کے سب چیزیں حادث ہیں تو اللہ نے تمام چیزوں کو عدم سے وجود کا شرف بخشا یعنی اپنے وجود کا ایک سایہ ان پر ڈال کر ان کو موجود کیا پہلے وہ معدوم تھیں یعنی خارج میں گو اللہ تعالےٰ کے علم میں موجود تھیں۔ اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ معدوم موجود نہیں ہو سکتا۔ نہ کوئی موجود معدوم ہو سکتا ہے کیونکہ یہ چیزیں معدوم محض نہ تھیں بلکہ من وجہ وجود رکھتی تھیں یعنی وجود علمی اب جب اللہ تعالےٰ نے ان کو خارج میں بھی موجود کرنا چاہا تو اپنے وجود کا ایک عکس ان پر ڈالا وہ خارج میں بھی موجود ہو گئیں پھر جب چاہے گا یہ عکس ان سے اٹھا لے گا اور سب چیزیں نیست و نابود ہو جائیں گی)۔

وَاَنْ یَّعْمَلَا حَسْبَ مَا اَمَرَهُمَا اللّٰهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ دونوں وصی جیسا اللہ نے حکم دیا دیسا ہی کریں۔ انشاء اللہ بمعنی اِذْ کے ہے یا قد کے یعنی اللہ نے ایسا ہی چاہا۔

شَیْبٌ یا شَیْبَۃٌ یا مَشِیْبٌ ۔ بڑھاپا، بالوں کی سفیدی، بوڑھے مرد کو شَائِبٌ کہیں گے مگر بوڑھی عورت کو شَیْبَاءُ نہیں کہتے بلکہ شَمْطَاءُ کہتے ہیں۔

تَشْیِیْبٌ ۔ بوڑھا کرنا۔

شَیَّبَ الْحَجَرَ ۔ پتھر کو توڑ کر برابر کیا۔

شِیْبٌ ۔ بھیڑیے کا بچہ۔

شَیْبَان ۔ عرب کا ایک بڑا قبیلہ ہے اسی میں سے محمد بن حسن شیبانی امام ابوحنیفہ کے شاگرد۔

شَیَّبَتْنِیْ هُوْدُ وَالْوَاقِعَةُ ۔ مجھ کو سورۂ ہود اور سورۂ واقعہ نے بوڑھا کر دیا (کیونکہ ان دونوں سورتوں میں قیامت اور اس کے ہولناک واقعوں کا ذکر ہے۔ ایک شخص نے خواب میں آنحضرتؐ سے پوچھا ہود کی کس آیت نے آپ کو بوڑھا کر دیا۔ فرمایا فاستقم کما امرت نے یعنے اللہ کے حکموں پر مرنے تک قائم رہ۔ حقیقت میں استقامت بہت مشکل ہے۔ صوفیہ فرماتے ہیں استقامت ہزار کرامت سے بڑھ کر ہے)۔

لَهٗ شَعَرٌ عَلَاهُ الشَّیْبُ ۔ آپ کے بال تھے ان پر سفیدی آگئی تھی (کہتے ہیں صرف چودہ بال آپ کے سفید ہوئے تھے وہ بھی مہندی میں رنگے ہوئے تھے۔

اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَیَّرْتُمْ بِهِ الشَّیْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ ۔ سب سے بہتر خضاب جس سے تم سفیدی کو بدلتے ہو مہندی اور وسمہ کا خضاب ہے (مجمع البحار میں ہے کہ سرخ یا زرد خضاب کرنا بالاتفاق درست ہے لیکن سیاہ خضاب میں اختلاف ہے اور اصح یہ ہے کہ منع ہے۔ میں کہتا ہوں کہ مہندی اور وسمہ کا خضاب بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ بعضوں نے کہا اس سیاہی میں کسی قدر سرخی بھی ہوتی ہے تو یہ درست ہے برخلاف نیل وغیرہ کے خضاب کے جس سے بال بالکل کالے سنور ہو جاتے ہیں وہ نادرست ہے۔ بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یا صرف مہندی کا خضاب کرے یا صرف وسمہ کا۔ دونوں کو ملا کر نہ کرے اور جب صرف ایک سے خضاب کیا جائے تو بال سیاہ نہیں ہوتے)۔ شِیْبٌ جمع ہو اَشْیَب کی جیسے شِیْبَانٌ ہے

اِذَا نَظَرَ اِلَی الشِّیْبِ ۔ جب بوڑھوں کو دیکھے

شَیْبَةُ الْحَمْدِ ۔ حضرت عبدالمطلب کا لقب ہے

شَیْبِیّ ۔ وہ شخص جس کے پاس خانہ کعبہ کی کنجی رہتی ہے وہ بنو شیبہ کی طرف منسوب ہے۔

شَیْبَانِیَّةٌ ۔ ایک فرقہ ہے جبریہ میں سے۔

شَیْحٌ : کوشش کرنا، پرہیز کرنا۔

تَشْیِیْحٌ ۔ تنگ نگاہ سے دیکھنا، ڈرانا۔

مُشَایَحَةٌ ۔ جنگ، قتال کوشش۔

شِیْحٌ ۔ ایک قسم کی بھاجی خوشبودار جس کا پھول زرد ہوتا ہے

اِشَاحَةٌ ۔ شیح اگانا۔

ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ ۔ آنحضرتؐ نے دوزخ کا ذکر فرمایا پھر منہ پھیر لیا اور کراہت ظاہر کی یا ڈرایا (جیسے دوزخ کو دیکھ رہے ہیں)۔

اِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ ۔ جب آپ غصہ ہوتے تو منہ پھیر لیتے اور ناپسندی کے ساتھ روگردانی کرتے۔

عَلٰی جَمَلٍ مُشِیْحٍ ۔ ایک تیز رو اونٹ پر۔

مُشِیْحُ الصَّدْرِ یعنے سینہ ابھرا ہوا۔ ایک روایت میں سین مہملہ سے ہے یعنے چوڑے سینہ والے

نَاقَةٌ شَیْحَانَةٌ ۔ تیز رو اونٹنی۔

اَشَاحَ بِوَجْهِهٖ ۔ اپنا منہ پھیر لیا۔

شَیْخٌ : بوڑھا یا جس کی عمر پچاس سے زیادہ ہو آخیر عمر تک یا اسی برس تک اس کی جمع شُیُوْخٌ اور اَشْیَاخٌ اور شِیْخَةٌ اور شِیْخَانٌ اور مَشْیَخَةٌ اور مَشْیُوْخَاءُ اور مَشْیَخَاءُ اور

مَشَائِخ ہے۔ شَیْخٌ اور شُیُوْخَۃٌ اور شُیُوْخِیَّۃٌ اور شَیْخُوْخَۃٌ اور شَیْخُوْخِیَّۃٌ۔ بوڑھا ہونا۔

تَشْیِیْخٌ بوڑھا ہونا، شیخ کہنا، عیب کرنا، فضیحت کرنا۔ تَشَیَّخَ شیخ بنا۔

ذِکْرُ شِیْخَانِ قُرَیْشٍ۔ قریش کے بوڑھے لوگوں کا بیان۔

شَیْخَانِ۔ ایک مقام کا نام ہے جہاں آپ رات کو جنگ احد میں ٹھہرے تھے۔

وَاَبُوْ بَکْرٍ شَیْخٌ یُعْرَفُ۔ ابوبکرؓ بوڑھے آدمی تھے لوگ ان کو پہچانتے تھے (کیونکہ وہ سوداگری کے لئے آیا جایا کرتے تھے)۔

اِنَّ شَیْخًا اَخَذَ تُرَابًا۔ ایک بوڑھے نے (سجدہ نہیں کیا بلکہ) تھوڑی سی مٹی لے کر پیشانی سے لگا لی (یہ بوڑھا امیہ بن خلف تھا یا ولید ابن ولید)۔

شَیْخَیْنِ۔ فقہ احناف میں امام ابوحنیفہ اور ابویوسف کو کہتے ہیں اور علم کلام میں ابوالحسن اشعری اور ابومنصور ماتریدی کو اور علم حدیث میں بخاری اور مسلم کو اور حکمت اور فلسفہ میں شیخ بوعلی بن سینا اور شیخ شہاب الدین مقتول یا ابونصر فارابی کو اور اہلحدیث کی فقہ میں امام ابن تیمیہ اور ابن قیم کو اور طب میں جالینوس اور ابن سینا کو۔ امامیہ کے نزدیک شیخ فی الحدیث امام موسیٰ کاظم کو کہتے ہیں۔

شَیْدٌ: گلاوہ کرنا، بلند کرنا، قوی کرنا۔

تَشْیِیْدٌ۔ مضبوط کرنا، بلند کرنا، ملنا۔

اِشَادَۃٌ۔ ہلاک کرنا، تعریف کرنا، ظاہر کرنا، مشہور کرنا۔

مَنْ اَشَادَ عَلٰی مُسْلِمٍ عَوْرَۃً یَّشِیْنُہٗ بِھَا بِغَیْرِ حَقٍّ شَانَہُ اللّٰہُ بِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ جو شخص کسی مسلمان کی چھپی بات کو مشہور کرے ناحق اس کا عیب ظاہر کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا عیب ظاہر کرے گا۔ (اس کو تمام لوگوں میں ذلیل وخوار کرے گا)۔

اَیُّمَا رَجُلٍ اَشَادَ عَلٰی امْرِئٍ مُّسْلِمٍ کَلِمَۃً ھُوَ مِنْھَا بَرِیْءٌ۔ جو شخص کسی مسلمان پر ایسی بات لگائے مشہور کرے جو اس نے نہ کی ہو (تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلیل کرے گا) عرب لوگ کہتے ہیں:

شَادَ الْبُنْیَانَ یَشِیْدُہٗ شَیْدًا۔ عمارت بلند کی یا اس پر گلاوہ کیا گچ کا۔

شِیْدٌ جس سے گلاوہ کریں، چونا وغیرہ۔

قَصْرٌ مَّشِیْدٌ۔ پختہ محل۔

اِلَّا مَنْ اَشَادَ بِھَا۔ (پڑی ہوئی چیز نہ اٹھائے) مگر جو اس کو پہچنوائے (لوگوں سے دریافت کرے اس کے مالک کی تلاش کرے)۔

اِنَّ الْاِمَامَۃَ خَصَّ اللّٰہُ بِھَا اِبْرَاھِیْمَ وَاَشَادَ بِھَا ذِکْرَہٗ۔ اللہ تعالیٰ نے امامت کا منصب حضرت ابراہیم سے خاص کیا اور ان کا نام امامت کی وجہ سے مشہور کیا۔

بُرُوْجٌ مُّشَیَّدَۃٌ۔ اونچے اونچے محفوظ برج۔

شِیْرٌ: شیر یعنے اسد۔

شِیَارٌ۔ حسن اور خوبصورتی۔

رَأَی امْرَأَۃً شَیِّرَۃً عَلَیْھَا مَنَاجِدُ۔ عورت دیکھی جو سونے اور جواہر کے ہار پہنے ہوئی تھی (یعنے جڑاؤ ہار) اصل میں یہ شَارَۃٌ سے نکلا ہے جو بمعنی ہیأت اور شکل کے ہے تو یہ اجوف واوی ہے اور یہاں پر صرف لفظی مناسبت سے اس کا ذکر کیا گیا۔

کَانَ یُشِیْرُ فِی الصَّلٰوۃِ۔ آنحضرتؐ نماز

ہیں اشارہ کرتے ہاتھ سے یا سر سے (کبھی سلام کا جواب اشارے سے دیتے معلوم ہوا کہ اشارہ کرنے سے نماز میں خلل نہیں آتا)۔

کَانَ یُشِیْرُ بِیَدِہٖ۔ سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دیتے

قَالَ لِلَّذِیْ کَانَ یُشِیْرُ بِاُصْبُعِہٖ فِی الدُّعَاءِ اَحِّدْ اَحِّدْ۔ ایک شخص دعا میں انگلیوں سے اشارہ کرتا، آپ نے اس کو فرمایا ایک انگلی سے اشارہ کر (تاکہ اللہ کی توحید کی طرف اشارہ ہو)۔

کَانَ اِذَا اَشَارَ اَشَارَ بِکَفِّہٖ۔ آپ اپنے پنجے سے اشارہ کرتے (یعنی کسی کے ہٹانے کو یا اور کسی کام کے لئے مگر تشہد میں صرف کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے)۔

اِذَا تَحَدَّثَ اِتَّصَلَ بِھَا۔ اور جب کلام کرتے تو اشارہ بھی اسکے ساتھ ملاتے (یعنی ہاتھ سے بھی اشارہ کرتے)۔

مَنْ اَشَارَ اِلٰی مُؤْمِنٍ بِحَدِیْدَۃٍ یُرِیْدُ قَتْلَہٗ فَقَدْ وَجَبَ دَمُہٗ۔ جو شخص کسی مسلمان پر ہتھیار اٹھائے اس کے مار ڈالنے کا قصد کرے تو اس کا قتل واجب ہو گیا (دوسرے کی جان بچانے کے لئے) قانوناً بھی یہ کوئی جرم نہیں ہے)۔

فَتَشَارَّہُ النَّاسُ۔ لوگوں نے اس کو دیکھنا شروع کیا اس کی شکل اور ہیأت کو پسند کیا۔

وَھُمُ الَّذِیْنَ خَطُّوْا مَشَائِرَھَا۔ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اس کے گھروں اور کھیتوں کا نشان کیا۔

شِیْرُوْیَہ۔ ایران کا ایک بادشاہ تھا۔

شِیْزٌ: ایک کالی لکڑی ہے۔ بعضے کہتے ہیں آبنوس اس کے پیالے بنائے جاتے ہیں۔

تَشْیِیْزٌ۔ لال لکیریں کرنا۔

بُرْدٌ مُّشَیَّزٌ۔ چادر جس پر لال دھاریاں ہوں۔

شِیْزٰی بہ معنی شِیْزٌ ہے اور کبھی پیالہ کو بھی کہتے ہیں۔

وَمَاذَا بِالْقَلِیْبِ قَلِیْبِ بَدْرٍ مِّنَ الشِّیْزٰی تُزَیَّنُ بِالسَّنَامِ۔ (یہ ابن سوادہ کے مرثیہ کا ایک شعر ہے جو اس نے ان کافروں پر کہا تھا جو بدر کے دن مارے گئے اور ان کی لاشیں ایک اندھے کنوئیں میں ڈال دی گئیں) کہتا ہے: بدر کے اندھے کنوئیں میں کتنے پیالے ہیں (یعنی پیالوں میں کھلانے والے) جو اونٹ کے کوہان سے آراستہ کئے جاتے تھے یعنی اونٹ کے کوہان کا شوربا جو نہایت مزے دار ہوتا ہے۔ پیالوں میں بھر کر لوگوں کو کھلاتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ بڑے سخی اور مہمان نواز تھے)۔

شِیْصٌ: وہ کھجور جس کی گٹھلی سخت نہ ہو یا جس میں گٹھلی نہ ہو۔ یہ خراب قسم کی کھجور ہے اور دانت کا درد یا پیٹ کا اور ایک قسم کی مچھلی۔

شِیْصَۃٌ۔ ایک قسم کی مچھلی یا مطلب اور مقصد۔

مُشَایَصَۃٌ۔ منافرت۔

نَھٰی قَوْمًا عَنْ تَاْبِیْرِ نَخْلِھِمْ فَصَارَتْ شِیْصًا۔ آنحضرتؐ نے کچھ لوگوں کو کھجور کا پیوند لگانے سے (نر مادہ کا جوڑ کرنے سے) منع فرمایا تو وہ شیص ہو گئی (یعنی خراب کھجور اُن درختوں میں ہونے لگی اس وقت آپ نے فرمایا انتم اعلم بامور دنیاکم یعنی تم اپنے دنیا کے کام خوب جانتے ہو یعنی پیوند لگا سکتے ہو۔ میں نے جو حکم دیا تھا وہ کچھ خدا کا حکم نہ تھا اپنی رائے سے ایک بات کہی تھی)۔

مُترجم کہتا ہے انتم اعلم بامور دنیاکم کا یہ مطلب ہے کہ دنیا وی کاموں کھانے پینے پہننے، زراعت تجارت پیشہ کرنے میں اگر خدا کا کوئی حکم نہ اترا ہو

تو تم اپنی رائے سے جیسا مناسب اور مفید سمجھو اس پر عمل کر سکتے ہو لیکن دنیاوی وہ کام جن میں اللہ کا حکم اترا جیسے سود کی حرمت شراب اور مُردار کی حرمت، ماں بہن وغیرہ سے نکاح کی حرمت ان میں تو شریعت کے حکم پر چلنا ضرور ہے۔

شَیْطٌ یا **شِیَاطَةٌ** یا **شَیْطُوطَۃٌ**۔ جل جانا، ہلاک ہو جانا۔ بعضے کہتے ہیں شَیطان اسی سے ماخوذ ہے یعنے ہلاک ہونے والا یا جلنے والا بعضے کہتے ہیں وہ شَطَنٌ سے نکلا ہے۔ یعنی خدا کی رحمت سے دور اور تَشْطِیطٌ جلانا جیسے اِشَاطَۃٌ ہے ہلاک کرنا، باطل کرنا۔

تَشَیُّطٌ۔ جلنا۔

اِسْتِشَاطَۃٌ۔ غصہ میں بھڑک جانا، ہلکا ہو کر اُڑ جانا۔

اِذَا اسْتَشَاطَ السُّلْطَانُ تَسَلَّطَ الشَّیْطَانُ۔ جب بادشاہ غصہ ہوتا ہے تو شیطان اس پر چڑھ جاتا ہے وہ غصے میں طرح طرح کے ظلم کرتا ہے لوگوں کی جان لیتا ہے ان کو ناحق تباہ کرتا ہے۔ یہ شَاطَ یَشِیْطُ سے ہے یعنے جل گیا یا جلنے کے قریب ہو گیا۔

فَاسْتَشَاطَ غَضَبًا۔ غصے میں بھڑک اٹھا یعنی سخت غصہ ہوا۔

مَا رُئِیَ ضَاحِکًا مُسْتَشِیْطًا۔ کبھی آپ کو بے انتہا ہنستے نہیں دیکھا (یعنے خوب زور سے ٹھٹھے مارتے ہوئے) یہ اِسْتَشَاطَ الْحَمَامُ سے ماخوذ ہے یعنے کبوتر ہلکا ہو کر اُڑ گیا۔

اَلَمْ تَرَوْا اِلَی الرَّاْسِ اِذَا شُیِّطَ۔ کیا تم نے سری کو نہیں دیکھا جب وہ پک کر جل جاتی ہے۔

شَیَّطَ اللَّحْمَ۔ گوشت کو جلا دیا، اتنا پکایا۔

حَتّٰی شَاطَ فِیْ رِمَاحِ الْقَوْمِ۔ (جنگ موتہ میں زید بن حارثہ آنحضرتؐ کا جھنڈا لے کر اتنا لڑے کہ لوگوں کے برچھوں سے مارے گئے (یعنی کافروں نے برچھوں سے مار مار کر آپ کو شہید کیا۔ اسکے بعد جعفر نے جھنڈا سنبھالا وہ بھی شہید ہوئے اسکے بعد عبداللہ بن رواحہ نے وہ بھی شہید ہوئے، اسکے بعد خالد بن ولید نے، انہوں نے کافروں کو شکست دی)۔

لَمَّا شَهِدَ عَلَی الْمُغِیْرَۃِ ثَلَاثَۃُ نَفَرٍ بِالزِّنَا قَالَ عُمَرُ شَاطَ ثَلَاثَۃُ اَرْبَاعِ الْمُغِیْرَۃِ۔ مغیرہ بن شعبہ جو کوفہ کے عامل تھے ان پر تین شخصوں نے زنا کی گواہی دی (لیکن چوتھے شخص نے گول گول بیان کیا کہ میں نے دونوں کو ایک چادر میں دیکھا، اور مغیرہ جب اٹھے تو ان کی سانس پھول رہی تھی۔ اس لئے حضرت عمر نے مغیرہ کو زنا کی حد نہیں ماری بلکہ یوں فرمایا مغیرہ کے تین ربع تباہ ہو گئے (یعنے ان کی دینداری اور پرہیزگاری کے تین ربع برباد ہو گئے ایک ربع رہ گیا۔ اگر چوتھی گواہی بھی صاف ہوتی تو ساری دینداری برباد ہو جاتی)۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ یُّؤْخَذَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ الْبَرِیُّ فَیُشَاطَ لَحْمُہٗ کَمَا تُشَاطُ الْجَزُوْرُ۔ سب سے بڑھ کر تمہارے متعلق مجھ کو یہ ڈر ہے ایسا نہ ہو ایک بے گناہ مسلمان شخص پکڑا جائے پھر اس کا گوشت اس طرح کاٹا جائے جیسے اونٹ کا کاٹا جاتا ہے (اس کا گوشت ٹکڑے ٹکڑے کر کے بانٹا جاتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اَشَاطَ الْجَزُوْرَ اونٹ کا گوشت ٹکڑے ٹکڑے کر کے بانٹ دیا)۔

شَاطَتِ الْجَزُوْرُ۔ اونٹ کا گوشت سب

ٹ گیا کوئی ٹکڑا باقی نہیں رہا۔

إِنَّ سَفِينَةَ أَشَاطَ دَمَ جَزُورٍ بِجِذْلٍ فَأَكَلَهُ

سفینہ نے ایک اونٹ کو دھار دار لکڑی سے ذبح کیا اس کا خون بہایا پھر اس کو کھایا۔

اَلْقَسَامَةُ تُوجِبُ الْعَقْلَ وَلَا تُشِيطُ الدَّمَ۔ قسامت سے دیت واجب ہوتی ہے وہ خون کو بے کار نہیں جانے دیتی (بیکار خون وہ ہے جس میں نہ دیت واجب ہو نہ قصاص) یا خون نہیں بہاتی یعنی قسامت میں قصاص لازم نہیں آتا۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَفُتُونِهِ وَشَطَاهُ وَشُجُونِهِ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان کے شر اور اس کے فتنوں اور اسکے ہلاک کرنے اور رنجوں سے صحیح وَ اَشْطَانِہٖ ہے یعنی شیطان کے پھندوں سے۔

فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا منع کرنے سے بھی باز نہ رہے تو وہ شیطان ہے (اس سے لڑنا چاہئے)۔

لَا يَدَعُهَا لِلشَّيْطَانِ۔ لقمہ کھانے میں گر جائے تو اٹھا کر پاک صاف کر کے کھالے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔

شَيْطَانَةٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً۔ کبوتر اڑانے والا شیطان ہے، شیطان کے پیچھے لگا ہے (اکثر کبوتر باز چھتوں پر چڑھ کر مستورات پر نظر ڈالتے ہیں یا کبوتر بازی میں ایسے مشغول ہوتے ہیں کہ نماز اور عبادات سے غافل ہو جاتے ہیں اس لئے ان کو شیطان فرمایا۔ بعض نے کہا ہے کہ کبوتر انڈے اور بچے نکالنے کے لئے یا وحشت رفع کرنے کے لئے پالنا درست ہے۔ اسی طرح خطوط اور نامے پہنچانے کے لئے لیکن ان کا اڑانا مکروہ ہے اگر شرط باندھ کر اڑائے تو وہ جوا ہو

اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی گواہی مقبول نہ ہوگی)۔

خُذُوا الشَّيْطَانَ۔ شیطان کو پکڑو (یہ ایک شاعر کے لئے فرمایا جو رات دن شعر گوئی اور شعر خوانی میں مصروف رہتا تھا۔ ایسا شاعر درحقیقت شیطان ہے جو اپنی عمر عزیز واہیات میں برباد کرتا ہے)۔

اَلْعُطَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ وَالنُّعَاسُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ نماز میں چھینک اور جمائی اور اونگھ شیطان کی طرف سے ہے وہ چاہتا ہے کہ نماز میں حضورِ قلب اور خشوع اور خضوع نہ ہونے دے۔

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ۔ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے (یعنی حقیقۃً کھانا مراد ہے کیونکہ شیطان ایک لطیف جسم ہے اس کا کھانا کھانا قیاس سے بعید نہیں ہے۔ افسوس ہمارے زمانہ میں بعضے مسلمانوں نے بھی غیر مسلم اقوام کی تقلید کر کے بائیں ہاتھ سے کھانا اختیار کیا ہے۔ مضائقہ نہیں اگر میز پر کھائیں یا کانٹے چھری سے کھائیں مگر چھری بائیں ہاتھ میں رکھیں اور کانٹا داہنے ہاتھ میں تاکہ شیطان کی وضع سے بچیں)۔

شَطَنٌ۔ رسّی (اَشْطَانٌ اس کی جمع ہے)۔

شَيْطَنَةٌ۔ شیطان کے سے کام کرنا، شرارت اور سرکشی عرب لوگ سانپ کو بھی شیطان کہتے ہیں۔

شَيْعٌ یا شُيُوعٌ یا مَشَاعٌ یا شَيْعُوعَةٌ یا شَيَعَانٌ۔ مشہور ہونا، شائع ہونا جیسے ذِیعٌ ہے۔

شِيَاعٌ۔ پیچھے ہونا، پیروی کرنا۔

شَاعَ بِالشَّيْءِ۔ اس کو ظاہر کیا، مشہور کیا۔

شَاعَ الْإِنَاءَ۔ برتن بھر دیا۔

شَاعَكُمُ السَّلَامُ۔ عرب لوگ رخصت کے وقت کہتے ہیں یعنی سلامتی تم پر عام ہو ہمیشہ رہے صحاح

میں ہے کہ شَاعَکُمُ السَّلَامُ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ دونوں کا ایک ہی مطلب اور ایک ہی محل ہے۔

تَشْیِیْعٌ۔ جلانا، پھونکنا۔

مُشَایَعَۃٌ۔ پیچھے جانا، متابعت کرنا۔ اب عام لوگ اس کو استقبال کے معنی میں مستعمل کرتے ہیں۔

اِشَاعَۃٌ۔ مشہور کرنا جیسے اِذَاعَۃٌ ہے۔

تَشَیُّعٌ۔ شیعہ ہونا، شیعہ ہونے کا دعویٰ کرنا، اہل بیت کی طرف میلان۔

تَشَایُعٌ۔ شریک ہونا۔

اَلْقَدَرِیَّۃُ شِیْعَۃُ الدَّجَّالِ۔ قدریہ (یعنی جو لوگ تقدیر کے منکر ہیں اور بندوں کو اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں) دجال کے گروہ ہیں (اصل میں شیعہ گروہ کو کہتے ہیں اب اس کا استعمال ان لوگوں کے لئے کیا جاتا ہے جو حضرت علی سے محبت رکھتے ہیں اور آپ کے اہل بیت سے۔ محیط میں ہے کہ شیعہ ایک بڑا فرقہ ہے مسلمانوں کا جو آنحضرتؐ کے بعد حضرت علی کو امام جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی کی خلافت پر نص کر دیا تھا اور ہمیشہ امامت آپ ہی کی اولاد میں رہے گی دوسرے خاندان میں نہیں جا سکتی۔ ان کے بائیس فرقے ہیں اور تین اصول ہیں ایک غلاۃ دوسرے زیدیہ تیسرے امامیہ۔ مترجم کہتا ہے غلاۃ جو معاذ اللہ حضرت علی کی الوہیت کے قائل تھے وہ دنیا سے معدوم ہوگئے شاید کہیں دو چار باقی ہوں، اب دو فرقے شیعوں کے موجود ہیں ایک تو زیدیہ اطراف یمن میں دوسرے امامیہ جو ایران اور عرب اور ہند میں بکثرت ہیں۔ ان کے پھر دو فرقے ہیں ایک اثنا عشریہ دوسرے اسماعیلیہ اکثر شیعہ ہمارے زمانہ کے اثناعشری ہیں)۔

اِنِّیْ لَاَرٰی مَوْضِعَ الشَّهَادَةِ لَوْ تُشَایِعُنِیْ نَفْسِیْ میں تو شہادت کا مقام دیکھ رہا ہوں اگر میرا نفس مانے اور میری اطاعت کرے۔

لَمَّا نَزَلَتْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّ يُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ اَهْوَنُ وَاَيْسَرُ جب یہ آیت (سورۃ انعام کی) اتری: اویلبسکم شیعا الخ تو آپ نے فرمایا یہ دونوں باتیں (یعنی کئی گروہ ہو جانا اور ایک دوسرے کی مار چکھانا) آسان ہیں بہ نسبت اوپر سے عذاب اترنے کے یا نیچے سے عذاب آنے کے (کیونکہ اوپر اور نیچے کے عذاب سے تو یکبارگی سب کے ہلاک ہو جانے کا ڈر ہے)۔

نُهِيْنَا اَنْ نَّقُوْلَ فِيْ هَاتَيْنِ الشِّيْعَتَيْنِ شَيْئًا۔ ہم کو منع ہوا کہ ان دونوں گروہوں کے باب میں کچھ کہیں (بلکہ سکوت اولیٰ ہے گو اس میں شک نہیں کہ حضرت علی کا گروہ ہر جنگ میں حق پر تھا اور مخالف گروہ باغی اور خاطی تھا — جو شخص کسی کی مدد کرے، اس کی جماعت میں شریک ہو جائے وہ اس کا شیعہ کہلائے گا (جیسے امام حسینؑ نے ابن زیاد کے لشکر والوں کو شیطان کا شیعہ یعنی گروہ فرمایا)۔

نَهٰى عَنِ الْمُشَيِّعَةِ۔ آپ نے اس بکری کی قربانی سے منع فرمایا جو ہمیشہ بکریوں کے پیچھے رہتی ہے (لاغری اور ناتوانی سے دوسری بکریوں کے ساتھ چل نہیں سکتی)۔

اِنَّهٗ كَانَ رَجُلًا مُشَيَّعًا۔ خالد بن ولید بہادر شخص تھے۔

وَاِنَّ حَسَكَةَ كَانَ رَجُلًا مُشَيَّعًا۔ حسکہ بڑا جلد باز شخص تھا یہ شَيَّعْتُ النَّارَ سے نکلا ہے یعنی میں نے آگ کو روشن کیا اس پر ایندھن ڈال کر۔

اَللّٰهُمَّ اَعِشْهُ بِغَيْرِ رَضَاعٍ وَّتَابِعْ بَيْنَهٗ بِغَيْرِ شِيَاعٍ۔ یا اللہ ٹڈیوں کو بے دودھ پلائے زندہ رکھ اور ان کو بن بلائے اور آواز دیئے ایک

جگہ جمع رکھ (یہ حضرت مریم نے ٹڈیوں کو دعا دی ۔ باجے اور ستار کی آواز کو شیاع کہتے ہیں اور اونٹ والے جو آواز کر کے اونٹوں کو اکٹھا کرتے ہیں اس آواز کو بھی) ۔

اُمِرْنَا بِکَسْرِ الْکُوْبَةِ وَالْکَنَّارَةِ وَالشِّیَاعِ عود اور طنبورہ اور ستار ان سب کو توڑ ڈالنے کا ہم کو حکم ہوا (یعنے آلات لہو، اس میں سب قسم کے باجے آگئے مگر شادی بیاہ اور خوشی کی رسموں میں ان کا جواز دوسری حدیث سے ثابت ہے اور بعضوں نے کہا سوا دَف کے وہ بھی شادی بیاہ میں، دوسرا کوئی باجہ بجانا درست نہیں مگر امام ابن حزم اور ظاہریہ نے سب باجوں کو درست رکھا ہے) ۔

اَلشِّیَاعُ حَرَامٌ کثرتِ جماع پر فخر کرنا حرام ہے۔ (جیسے اکثر جاہلوں کا شیوہ ہے اپنی مردمی لوگوں سے فخریہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اتنی بار یا اتنی عورتوں سے ایک دن میں صحبت کی۔ ایک روایت میں سین مہملہ سے ہے اس کا ذکر اوپر گذر چکا) ۔

اَیُّمَا رَجُلٍ اَشَاعَ عَلٰی رَجُلٍ عَوْرَةً ۔ جس نے کسی دوسرے کا مخفی عیب ظاہر کیا اس کو لوگوں میں پیش کیا۔

هَلْ لَکَ مِنْ شَاعَةٍ ۔ کیا تمہاری کوئی جورو ہے۔ (جورو کو شاعہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ رہتی ہے اس کی متابعت کرتی ہے) ۔

بَعْدَ بَدْرٍ بِشَهْرٍ اَوْ شَیْعِهٖ ۔ جنگِ بدر کے ایک مہینے یا ایک مہینے کے قریب بعد عرب لوگ کہتے ہیں: اَقَمْتُ بِهٖ شَهْرًا اَوْ شَیْعَ شَهْرٍ ۔ میں وہاں ایک مہینہ یا ایک مہینہ کے قریب کچھ کم و بیش ٹھہرا۔

اَنْتُمْ مُشَیِّعُوْنَ ۔ تم جنازے کو پہنچانے والے ہو (اسکے سامنے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں چلو) ۔

اَنْتُمْ مُشَیَّعُوْنَ ۔ تمہارے ساتھ لوگ چل رہے ہیں (یعنی جن و انس اور ملائکہ) ۔

مَا هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِیْنَ حَوْلَهٗ کَالنُّجُوْمِ قُلْتُ شِیْعَتُهٗ فَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ شِیْعَةِ عَلِیٍّ فَاَتٰی جِبْرَئِیْلُ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ وَ اِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرَاهِیْمُ (آنحضرتؐ ایک رات کو اپنے اصحاب سے باتیں کر رہے تھے مسجد میں، اتنے میں آپ نے فرمایا لوگو جب تم اگلے پیغمبروں کا ذکر کرو تو پہلے مجھ پر درود بھیجو پھر ان پر (یعنی یوں کہو علٰی نبینا وعلیہ السلام) لیکن جب میرے باپ ابراہیم کا ذکر کرو تو پہلے ان پر درود بھیجو پھر مجھ پر، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ابراہیم کو یہ درجہ کیسے ملا۔ آپ نے فرمایا معراج کی رات کو میں آسمان پر گیا جب تیسرے آسمان پر پہنچا تو نور کا ایک منبر میرے لئے رکھا گیا۔ میں اس منبر کے اوپر بیٹھا اور ابراہیم ایک سیڑھی نیچے مجھ سے بیٹھے، باقی سب پیغمبر منبر کے گرداگرد بیٹھے اتنے میں علیؑ نور کی ایک اونٹنی پر سوار آئے ان کا منہ چاند کی طرح چمک رہا تھا اور ان کے ساتھی تاروں کی طرح ان کے گرداگرد تھے تو ابراہیم نے مجھ سے پوچھا یہ کون ہے کیا کوئی بڑا پیغمبر ہے یا مقرب فرشتہ ہے۔ میں نے کہا نہ پیغمبر ہے نہ مقرب فرشتہ ہے یہ میرا بھائی میرے چچا کا بیٹا میرا داماد میرے علم کا وارث علی بن ابی طالب ہے۔ ابراہیم نے کہا) یہ لوگ جو اسکے گرداگرد ہیں تاروں کی طرح وہ کون ہیں میں نے کہا وہ اسکے شیعہ (یعنی گروہ محبینِ علیؓ) ہیں اس وقت حضرت ابراہیم نے یوں دعا کی یا اللہ مجھ کو بھی علی کے شیعہ میں سے کر، اسکے بعد حضرت جبرئیل یہ آیت لائے "وان من شیعتہ لابراہیم"۔ مُترجم کہتا ہے یہ روایت حضرات امامیہ کی کتابوں میں سے ہے لیکن اہلِ سنت کی کتابوں میں میں نے

نہیں دیکھی۔

طَالَ مَا اتَّكَوْا عَلَى الْاَرَائِكِ وَقَالُوْا نَحْنُ مِنْ شِيْعَةِ عَلِيٍّ ۔ مدت سے مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم علی کے شیعہ (گروہ) ہیں۔

مَنْ سَافَرَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مُشَيِّعًا لِسُلْطَانٍ جَائِرٍ ۔ جو شخص سفر کرے وہ نماز میں قصر کرے مگر جب کسی ظالم بادشاہ کے ساتھ (اس کو سپاہیوں اور تابعین میں ہو)۔

فُلَانٌ مِّنْ اَشْيَاعِ السُّلْطَانِ ۔ وہ بادشاہ کے تابعداروں اور ساتھیوں میں سے ہے۔

شَيَّعْتُ الضَّيْفَ ۔ میں نے مہمان کو پہنچا دیا، رخصت کے وقت اسکے ساتھ گیا (جیسا دستور ہوتا ہے تھوڑی دور تک مہمان کو پہنچا کر آتے ہیں)۔

شَيْقٌ : باندھنا، مضبوط کرنا۔

شِيْقٌ ۔ پہاڑ کی چوٹی یا اس کا دشوار گذار مقام۔

شَيْلٌ : اٹھانا، اپنی جگہ سے ہٹانا (حال کے محاورہ میں بہت مستعمل ہے)۔

شِلْ یعنے اُٹھا۔ شِيْلْ بھی کہتے ہیں۔

حَيَّ شِيْلُوْا ۔ اچھا اٹھاؤ۔

شَيْمٌ : تلوار سونتنا، نیام میں کرلینا (دونوں معنوں میں آیا ہے)، بجلی کو دیکھنا، کہاں جاتی ہے، کہاں برستی ہے، آنکھ لگانا، انتظار کے طور پر چھپانا، داخل کرنا، جیسے شُيُوْمٌ ہے۔

تَشْيِيْمٌ ۔ کسی کے سر یا کپڑے کو پکڑ کر اندر جانا، اس سے لڑنے کے لئے۔

شَامَ الشَّيْئَ ۔ اندازہ کیا، تخمینہ کیا۔

اِشَامَةٌ ۔ داخل ہونا جیسے اِنْشِيَامٌ اور اِشْتِيَامٌ ہے۔

شَائِمُ بَرْقِهٖ ۔ اس سے خیر کی امید رکھنے والا۔

مَشِيْمَةٌ ۔ وہ جھلی جس کے اندر بچہ ہوتا ہے۔ ولادت کے وقت وہ باہر نکلتی ہے (بچہ اس کو پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے)۔

لَا اَشِيْمُ سَيْفًا سَلَّهُ اللّٰهُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ (خالد بن ولید کی لوگوں نے ابوبکرؓ سے شکایت کی انہوں نے کہا) میں تو اس تلوار کو نیام میں کرنے والا نہیں جو اللہ تعالیٰ نے مشرکوں پر سونتی ہے (یعنی خالد کو معزول نہیں کروں گا۔ وہ اللہ کی تلوار ہیں)۔

شِمْ سَيْفَكَ وَلَا تَفْجَعْنَا بِنَفْسِكَ (جب ابوبکر صدیقؓ اپنی تلوار سونت کر اکیلے ہی مرتدوں سے لڑنے کے لئے نکلے تو حضرت علیؓ نے ان سے کہا) اپنی تلوار نیام میں کرو اور اپنی جان کھو کر ہم کو مصیبت میں نہ ڈالو (یعنے تم مارے جاؤ گے تو سارا انتظام بگڑ جائے گا۔ مسلمان ایک آفت اور مصیبت میں گرفتار ہو جائیں گے)۔

فَشَامَهٗ ۔ آخر آپ نے تلوار نیام میں کرلی (اور اس گنوار کو سزا نہ دی جس نے غفلت میں آپ کی تلوار کو سونت کر آپ کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے: تلوار سونت لی وہ گنوار تلوار کی خوبی دیکھنے میں مصروف ہو گیا اور جس بات کا ارادہ تھا اس کو بھول گیا)۔

وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَّ طَفِيْلُ (یہ بلال کے شعر کا ایک مصرعہ ہے) یعنے کیا مجھ کو شامہ اور طفیل پھر دکھلائی دیں گے، جو دونوں مکہ کے پہاڑ ہیں مجنہ چشمہ کے سامنے۔ مطلب یہ ہے کہ پھر کبھی مکہ میں مجھ کو جانا اور مجنہ کا پانی پینا نصیب ہو گا یا نہیں۔

شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ ۔ آپ کی خصلت وفاداری تھی (یعنی وعدے کا پورا کرنا، جس نے احسان کیا ہو اس کا احسان ماننا، اس سے نیک سلوک کرنا)۔

شِيْمَتُهُ الْحَيَاءُ ۔ آپ کی خصلت حیا اور شرم تھی۔

اس کی جمع شِیَمٌ ہے)۔
شَیِّمٌ۔ وہ زمین جو کبھی کھودی نہ گئی ہو۔
شِیَامٌ۔ مٹی۔
شَیَامٌ۔ برابر زمین اور مٹی۔
شِیْمٌ۔ ایک قسم کی مشک۔
شَیْنٌ: عیب کرنا۔
تَشْیِیْنٌ۔ شین لکھنا۔
مَشَائِن۔ عیب بمعنی مَعَایِب اور مَثَالِب ہے۔
مَاشَانَهُ اللّٰهُ بِبَیْضَاءَ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بالوں کو سفیدی سے عیب دار نہیں کیا (حالانکہ سفیدی عیب نہیں ہے بلکہ نور ہے اور وقار جیسے دوسری حدیث میں ہے مگر انسؓ اس حدیث کے راوی نے شاید وہ حدیث نہیں سُنی اور آنحضرتؐ کا وہ فرمان سنا جو آپ نے ابوقحافہ ابوبکر صدیقؓ کے والد کے حق میں فرمایا تھا جب ان کا سر ثغامہ گھانس کی طرح سفید تھا کہ اس کی سفیدی بدلو یعنے خضاب کر کے اور سفیدی کو مکروہ سمجھا اسی لئے فرمایا غَیِّرُوا الشَّیْبَ یعنے سفیدی کو بدلو (خضاب کر کے)۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک حدیث دوسرے کی ناسخ ہو، واللہ اعلم کذا فی النہایہ)۔
یُرِیْدُ شَیْنَهٗ۔ وہ اس کا عیب کرنا چاہتا تھا۔
شَیْلَةٌ: نظر لگانا۔
فَاَمَرَ لَهَا بِشِیَاهِ غَنَمٍ۔ آپ نے اس کو چند بکریاں دینے کا حکم دیا۔ (شِیَاهٌ جمع ہے شَاةٌ کی جو اصل میں شَاهَةٌ تھا)۔
لَا یُنْقَضُ عَهْدُهُمْ عَنْ شِیَةِ مَاحِلٍ۔ کسی چغلخور کی چغلی کھانے سے ان کا عہد نہیں ٹوٹتا۔ (شِیَةٌ اصل میں وَشْیٌ تھا یعنے چغلی کھانا، اس کا اصلی باب الواو مع الشین تھا مگر یہاں مناسبتِ لفظی سے بمتابعت صاحب نہایہ ہم نے ذکر کیا)۔

فَاِنْ لَمْ یَکُنْ اَدْهَمَ فَکُمَیْتٌ عَلٰی هٰذِهِ الشِّیَةِ۔ اگر مشکی نہ ہو تو اسی رنگ کا کمیت ہو۔
لَیْسَ فِیْهِ شِیَةٌ۔ اس میں کوئی داغ نہیں ہے (اصل میں شِیَةٌ جانور کے اس رنگ کو کہتے ہیں جو اس کے اکثر جسم کے رنگ کے خلاف ہو مثلاً سارا جانور سیاہ ہو اور کہیں سفیدی ہو تو سفیدی شیۃ ہوگی اسی طرح اگر سارا جانور سفید ہو اور کہیں سیاہی تو سیاہی شیۃ ہوگی)۔
یُکْرَهُ لِبَاسُ الْحَرِیْرِ وَ لِبَاسُ الْوَشْیِ۔ (مرد کے لئے) ریشمی اور بیل بوٹے کا کپڑا مکروہ ہے (مَردوں کو سادہ اور موٹا کپڑا پہننا سزاوار ہے)۔
اِشْتَرِ جُبَّةَ خَزٍّ وَ اِلَّا فَوَشْیٌ۔ ایک ریشمی جبہ خرید لے یا نقشی۔
وَشٰی بِهٖ اِلَی السُّلْطَانِ۔ بادشاہ تک اس کی چغلی کھائی۔

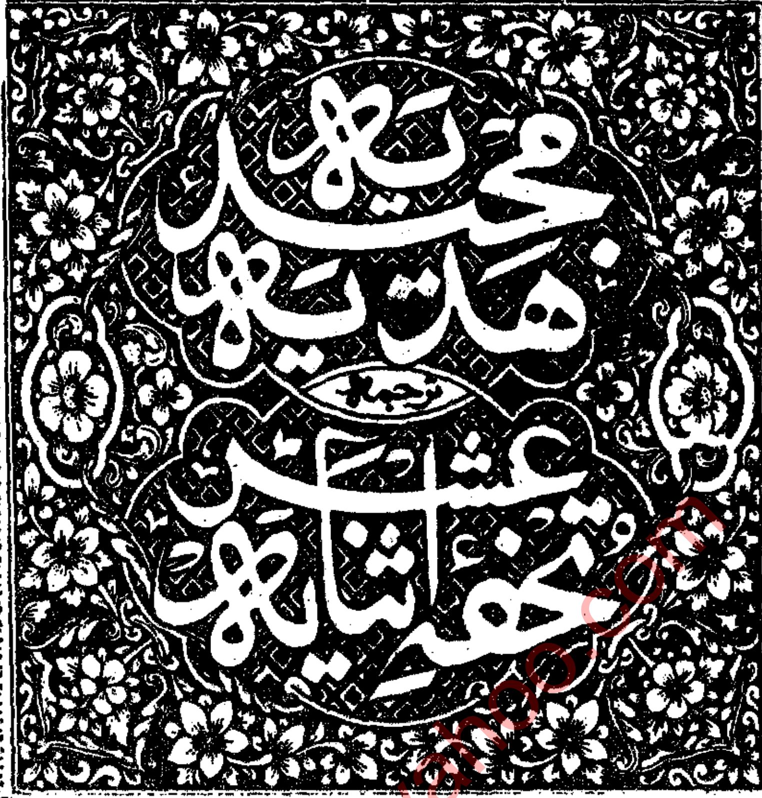
تم الجزء الثالث عشر ویتلوہ الرابع عشر ان شاء اللہ اولہ حرف الصاد

طالب دعاء
سید نذر عباس
سید احمد علی
20-2-2011

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی


تحفۂ خطاطین
عربی خوشنویسی کے اصول و قواعد دلآویز
مفردات اور دیدہ زیب مرکبات با کمال و بلند پایہ
اساتذہ کے دلکش اور نادر نمونے، اصحاب
شائقین فن کے لئے حسین و جمیل مرقع،
ناشران
میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بارھویں صدی ہجری کی لاجواب و نادر روزگار تالیف



مؤلفہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ ابن حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

ترجمہ۔ مولانا محمد عبدالمجید خاںؒ

پیدائش و تاریخ مذہب شیعہ۔ ان کی مختلف شاخیں۔ ان کے اسلاف علماء اور کتب کا بیان۔ الوہیت، نبوت، امامت اور معاد کے بارے میں ان کے عقائد۔ ان کے مخفی مسائل فقہیہ۔ صحابہ کرام، ازواج مطہرات اور اہل بیت کے حق میں ان کے اقوال و افعال اور مطاعن۔ مکائد شیعہ کی تفصیل۔ ان کے اوہام، تعصبات اور ہفوات کا بیان۔ تولّا اور تبرّا کی حقیقت۔ یہ باتیں مذہب شیعہ کی معتبر کتب سے نقل کی گئی ہیں۔

نیز ان تمام امور کا احاطہ، کمال تہذیب کے ساتھ ان پر سیر حاصل بحث بیشمار غلط فہمیوں کا ازالہ اور مدلّل جوابات اس عجیب و غریب پیرایہ میں قلمزد کیئے گئے ہیں جو فی الحقیقت شاہ صاحب ہی کا حق تھا۔

اس تالیف سے ہزارہا بندگان خدا کے شکوک مٹ گئے اور عقائد درست ہو گئے۔
یہ کتاب متلاشیان حق کے لئے مشعل راہ ہے۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

تازیانے ترجمہ المنبہات

طول ½ ۷، انچ، عرض ۵، انچ، جملہ صفحات ۲۸۸ (عربی معہ اردو ترجمہ و تشریحات)

یہ کتاب پند و موعظت اور حکمت و نصیحت کا ایک بیش بہا گنجینہ ہے جس کو عامۃ المسلمین کی نصیحت کی خاطر نہایت دل نشیں اور مرغوب انداز میں جمع کیا گیا ہے۔

پوری کتاب میں نو باب ہیں اور ہر باب نصائح کی تعداد کے اعتبار سے معنون ہے یعنی اگر اسمیں نصیحت کے دو بول ہیں تو "باب الثنائی" اور اگر تین ہیں تو "باب الثلاثی" اس طرح آخری باب "باب العشاری" ہے جسمیں نصیحت کی دس باتیں مذکور ہیں ہر باب میں رسول اللہ کی احادیث مبارکہ صحابہؓ کرام کے ارشادات بزرگان دین اور حکماء عالم کے اقوال میں سے نصائح اور مواعظ کا وہ انتخاب درج ہے کہ جو دل میں اتر جائے اور قلب کو مسخر کرے۔

عام حضرات کے علاوہ عربی داں حضرات بھی اسکے مطالعہ سے ذوقِ عربیت محسوس کریں گے بلکہ یہ کتاب فصاحتِ زبان اور خوبی مضامین دونوں لحاظ سے اس قابل ہے کہ اسے داخلِ نصاب کیا جائے اور عربی کی ابتدائی تعلیم میں ایک ریڈر کی حیثیت سے اسکو رواج دیا جائے ——— فی الحقیقت یہ دعوتی انداز کی کتاب ہے اس میں فطرت انسانی کو ایسے امور کی انجام دہی پر ابھارا گیا ہے جو مرغوب اور مطلوب ہیں اور ان باتوں سے روکا گیا ہے جو نامرغوب اور غیر مطلوب ہیں۔

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی